مشکل مجرم

اشتیاق احمد

www.urdufanz.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرخ ندیم احمد کا خصوصی نوٹ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

مہمان آمد
آصف آفتاب فرحت اور انسپکٹر کامران مرزا
+
شوکی برادران نے

محمود، فاروق، فرزانہ اور انسپکٹر جمشید سیریز (52)

مشکل مجرم

اشتیاق احمد

www.Urdufanz.com

خوب
اور خوبصورت کتابیں

حقوق اشاعت محفوظ

ناشر	----------	اشتیاق احمد
تزئین	----------	محمد سعید نادار
سرکولیشن	----------	محمد یار میجر
کمپیوٹر کمپوزر	----------	ظہیر غوری
قیمت	----------	66 روپے

گنج شکر پرنٹرز سے چھپوا کر انداز بک ڈپو لاہور سے شائع کیا۔

انداز بک ڈپو 3 عابد مارکیٹ مجوائے شاہ روڈ ۔ ساندہ کلاں لاہور
فون 7112969 - 7246356

اسٹینڈرڈ بک ہاؤس نیوز ایجنسی
بالمقابل تحصیل [illegible] گوجرانوالہ

احادیثِ مُبارکہ

۱ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم سے پہلی اُمتوں میں محدث ہوا کرتے تھے ۔ پس اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وُہ عمرؓ ہے ۔ اور اسی حدیث کے دوسرے الفاظ میں یہ ہے کہ تم میں سے پہلے بنی اسرائیل میں کچھ متکلم ہوا کرتے تھے، بغیر اس بات کے وُہ نبی ہوں ۔ پس اگر ان میں سے کوئی میری امت میں بھی ہو سکتا ہے تو وُہ عمرؓ ہے ۔

(صحیح بخاری ص ۱۰۵ جلد اوّل ، مسلم)

وضاحت :

محدث اور متکلم ایسے لوگوں کو کہا جاتا ہے جنہیں اللہ کی طرف سے الہام ہوتا ہے یا حق بات سمجھا دی جاتی ہے ، لیکن وُہ نبی نہیں ہوتے ۔ گویا محدث کسی صورت بھی نبی نہیں ہوتا۔

دو باتیں

السلام علیکم! ہمارے دوست محمد زبیر ظہیر صاحب نے اس بار ایک خوفناک خبر ارسال کی ہے.... وہ خبر اس بار آپ دو باتیں میں پڑھ رہے ہیں.... لیجیے ان کا خط حاضر ہے.... یہ تفصیل پڑھ کر آپ ذرا سوچیں.... غور کریں.... اسلام دشمن دنیا.... کیا کیا حربے اختیار کر رہی ہے.... اور کتنا بغض وہ اپنے سینوں میں بھرے بیٹھی ہے.... لیکن ایک بات لکھ لیں.... یہ لوگ اسلام کو مٹا نہیں سکتے.... اسلام تو اللہ کا پسندیدہ ترین دین ہے اور اس کو تو قیامت تک رہنا ہے.... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں.... ہم آخری امت ہیں.... لہٰذا یہ دین قیامت تک رہے گا.... اسے مٹانے کی کوشش کرنے والے خود مٹ جائیں گے.... لیکن ہمیں تو بہرحال خبردار رہنا چاہیے.... چوکنا رہنا چاہیے.... اور کچھ نہیں تو ان سے نفرت تو کریں.... کہ یہ غیرت ایمانی کا تقاضا ہے.... یہود اور نصاریٰ ہمارے دوست نہیں ہو سکتے.... قرآن کریم نے یہ واضح طور پر فرما دیا ہے.... بعض لوگ عید وغیرہ کے موقعے پر یا کرسمس کے موقع پر یہ جملہ بول دیتے ہیں.... عیسائی بھائی.... عیسائی ہمارے بھائی ہرگز نہیں ہیں.... یہ تو صرف مشرک ہیں.... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں.... اس سے بڑا شرک اور کیا ہو گا.... لہٰذا آپ خبردار رہیں.... اور اب خط پڑھیں۔

"محترم جناب اشتیاق احمد صاحب

السلام علیکم [illegible] اللہ کی کرم نوازی سے آپ مع الخیر

"بھائی صاحب! کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں؟"

نرم گرم آواز نے خاور چاولہ کو چونکا دیا.... وہ اس شہر میں کاروباری دورے پر آیا تھا.... شہر میں چاندنی ہوٹل کی بہت شہرت تھی، لہٰذا جب بھی وہ یہاں آتا، اسی ہوٹل میں ٹھہرتا.... اب تو وہ اس ہوٹل کا ایک جانا پہچانا گاہک بن گیا تھا.... اس وقت ہوٹل کے ہال میں کھانا

تک دو باتیں تو باقاعدگی سے پڑھتا ہوں لیکن اس بار خاص نمبر کو دیکھتے ہی شروع کیا تو جوں جوں صفحات پڑھتا گیا سسپنس کی تمام حدیں پھلانگتا گیا اور آخر تقریباً "دس روز" کے طویل عرصے میں خاص نمبر اپنے اختتام کو پہنچا۔ واقعتاً" اس بار تمام اندازے دھرے کے دھرے رہ گئے اور نوبا نے تینوں پارٹیوں کو صحیح معنوں میں انگلی کا ناچ نچایا۔ بہرحال عرصہ دراز بعد اس قدر زبردست خاص نمبر لکھنے پر میری جانب سے بے حد مبارکباد قبول ہو۔

دوسری بات جس کی طرف میں آپ کی اور تمام قارئین کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں، کل کالج میں کمپیوٹر پر دنیا کا انسائیکلو پیڈیا

www.Urdufanz.com

چلانے کا اتفاق ہوا' اس میں ساری دنیا کی مختلف قسم کی تفصیلات درج ہیں۔ اسلام کے بنیادی ارکان اور ان کی تفصیل بھی تقریباً صحیح صحیح لکھی ہوئی ہے لیکن جس چیز نے مجھے پریشان کیا' اس میں ایک جگہ لکھا ہوا تھا Islamic Song میں نے جب اس کو Click کیا تو اس میں اذان بھری ہوئی تھی۔ میں بھنا اٹھا آگے اس کی جو تفصیل لکھی ہوئی ہے وہ میں نقل

السلام علیکم! ہمارے دوست محمد زبیر ظہیر صاحب نے اس بار ایک خوفناک خبر ارسال کی ہے.... وہ خبر اس بار آپ دو باتیں میں پڑھ رہے ہیں.... لیجئے ان کا خط حاضر ہے.... یہ تفصیل پڑھ کر آپ ذرا سوچیں.... غور کریں.... اسلام دشمن دنیا.... کیا کیا حربے اختیار کر رہی ہے.... اور کتنا بغض وہ اپنے سینوں میں بھرے بیٹھی ہے.... لیکن ایک

پتے ارسال کر دیں' میں ان کو خط لکھ کر ان کی توجہ اس کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔

والسلام

زبیر ظہیر

۶۔ مسلم روڈ (پاک ٹافی ہاؤس)

سمن آباد لاہور"

شکریہ

اشتیاق احمد

لاکٹ

"بھائی صاحب! کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں؟"

نرم گرم آواز نے خاور چاولہ کو چونکا دیا.... وہ اس شہر میں کاروباری دورے پر آیا تھا.... شہر میں چاندنی ہوٹل کی بہت شہرت تھی' لہٰذا جب بھی وہ یہاں آتا' اسی ہوٹل میں ٹھہرتا.... اب تو وہ اس ہوٹل کا ایک جانا پہچانا گاہک بن گیا تھا.... اس وقت ہوٹل کے ہال میں کھانا کھا رہا تھا کہ یہ الفاظ کانوں میں پڑے' اس نے نظریں اٹھا کر دیکھا اور پھر اسے ایک زبردست جھٹکا لگا.... اس کے سامنے ایک خوبصورت نوجوان کھڑا تھا.... اس کے چہرے پر دل کش مسکراہٹ تھی.... جب کہ اس نوجوان کو دیکھنے کے بعد وہ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھا تھا.... اس کے منہ سے ایک دل دوز چیخ نکلی اور وہ کرسی سمیت فرش پر آ رہا۔

لوگ گھبرا کر کھڑے ہو گئے.... ہوٹل کا عملہ اس طرف دوڑ پڑا.... اسے اٹھا کر اس کے کمرے میں لایا گیا.... ڈاکٹر کو بلایا گیا.... ڈاکٹر کی چند منٹ کی کوشش سے ہی وہ ہوش میں آ گیا۔

"وہ.... وہ کہاں گیا؟" اس کے منہ سے نکلا۔

www.Urdufanz.com

"وہ کون جناب؟" ڈاکٹر نے پوچھا.... وہ اس ہوٹل کا مستقل ڈاکٹر تھا.... ہر وقت ہوٹل میں اس کی ڈیوٹی تھی۔

"وہ جس نے مجھ سے بیٹھنے کی اجازت مانگی تھی"۔

"آپ سے اجازت مانگی تھی"۔ ڈاکٹر کے پاس کھڑے بیرے نے کہا۔

"ہاں ایک خوبصورت نوجوان میری میز پر آیا تھا، اس نے مجھ سے میز پر بیٹھنے کی اجازت مانگی تھی، اسی کو دیکھ کر میں بے ہوش ہو گیا تھا"۔

"اس میں ایسی کیا بات تھی کہ آپ بے ہوش ہو گئے تھے؟" ڈاکٹر نے حیران ہو کر کہا۔

"میں نے اس نوجوان کو مرتے دیکھا ہے"۔

"کیا کہا.... مرتے دیکھا ہے"۔ ڈاکٹر اور بیرا اور مینیجر چلا اٹھے۔

"ہاں! اسی لیے تو میں بے ہوش ہوا تھا"۔

"ایک منٹ.... میں ابھی ہال میں دیکھتا ہوں"۔ بیرے نے بوکھلا کر کہا اور باہر کی طرف دوڑ پڑا۔

"لیکن بھئی.... تم کیا دیکھو گے.... تمہیں کیا پتا.... یہ کس نوجوان کی بات کر رہے ہیں؟" ڈاکٹر نے حیران ہو کر کہا۔

بیرا اس وقت تک لفٹ میں داخل ہو چکا تھا اور نیچے جانے کے لیے بٹن دبا چکا تھا۔

"یہ بات تو سمجھ میں نہیں آئی چاولہ صاحب"۔ مینیجر بولا۔

"بھاٹیہ صاحب.... تو میری سمجھ میں کب آئی ہے یہ بات"۔

"آپ نے اس نوجوان کو کب اور کہاں مرتے دیکھا تھا؟" ڈاکٹر صاحب نے پوچھا۔

"اپنے شہر میں.... اپنی کوٹھی کے بالکل نزدیک.... وہ ایک حادثے میں میری آنکھوں کے سامنے مرا تھا.... سڑک پر دوڑ رہا تھا.... کہ پیچھے سے آنے والی ایک تیز کار اچانک بے قابو ہو گئی اور اسے کچل کر آگے نکل گئی.... لوگ جب اس کے نزدیک پہنچے تو وہ دم توڑ چکا تھا.... میں ان لوگوں میں شامل تھا.... پھر وہاں پولیس آئی اور لاش کو اٹھا کر لے گئی.... دوسرے دن پولیس نے اس کی تصویر اخبار میں شائع کی تھی کہ ایک نوجوان کی لاش ملی ہے.... جس گھرانے سے اس کا تعلق ہو، وہ پولیس سے رابطہ کرے.... گویا اس کے کپڑوں سے کوئی کاغذات نہیں ملے تھے.... اس کے بعد مجھے معلوم نہیں.... اس نوجوان کا کیا بنا تھا"۔

"اب بات سمجھ میں آئی"۔ ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا۔

"اور وہ کیا.... فاضل صاحب؟" مینیجر بھاٹیہ نے ڈاکٹر سے پوچھا۔

"انہوں نے اس نوجوان کا کوئی ہم شکل دیکھا ہے"۔ ڈاکٹر فاضل بولے۔

"جی نہیں.... یہ بات نہیں ہے"۔ خاور چاولہ مسکرایا۔

"تب پھر.... کیا بات ہے؟"

www.Urdufanz.com

"میں نے اسی نوجوان کو دیکھا ہے۔"

"یہ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں... آپ نے ایک نوجوان کو سڑک پر دیکھا... وہ ایک کار کے نیچے آ کر کچلا گیا... اور پولیس اسے اٹھا لے گئی... اب آپ کہتے ہیں... آپ نے اسی نوجوان کو زندہ حالت میں دیکھا ہے... آخر یہ کیسے کہہ دیا آپ نے... جب کہ ملتی جلتی شکلوں والے اکثر لوگ اس دنیا میں موجود ہیں۔"

"یہی تو مشکل ہے۔" اس نے منہ بنایا۔

"کیا مشکل ہے... اس میں کوئی مشکل کہاں سے نکل آئی؟"

"یہ کہ اس نوجوان کی شکل و صورت ایسی ہے کہ اسے ایک بار دیکھ کر کوئی اس کی شکل و صورت کو نہیں بھلا سکتا... میری آنکھوں کے سامنے جب اس نے دم توڑا تھا تو اس کا چہرہ میرے دماغ میں اس قدر محفوظ ہو گیا تھا کہ میں اب بھی اس کی تصویر بنا سکتا ہوں۔"

"کیا مطلب... آپ اس کی تصویر بنا سکتے ہیں... جہاں تک ہمیں معلوم ہے، آپ ایک تاجر ہیں اور غالباً کپڑے کے تاجر ہیں... ایک تاجر تصویریں بنانا کیا جانے؟"

"اسکول اور کالج کے زمانے میں مجھے صرف ڈرائنگ میں اچھے نمبر ملا کرتے تھے... بلکہ بہت اچھے... پھر یونیورسٹی میں میں نے فائن آرٹ کا مضمون لیا... اور اس میں مہارت حاصل کی... تو میں آپ کو اس نوجوان کا چہرہ بنا کر دکھاؤں... صرف چند منٹ میں بنا سکتا ہوں۔"

اس نے کہا۔

"ہاں! دکھائیں ذرا... اب تو ہمیں بھی اس معاملے میں دلچسپی محسوس ہو رہی ہے۔"

خاور چاولہ نے پنسل اور کاغذ سنبھال لیا... ڈاکٹر اور منیجر اس کے آس پاس کرسیوں پر بیٹھ گئے... اور اسے تصویر بناتے ہوئے حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگے... تصویر مکمل ہونے میں صرف دو منٹ لگے۔

"یہ دیکھئے... دیکھئے اس نوجوان کی تصویر۔" یہ کہہ کر اس نے تصویر ان کے سامنے کر دی... جونہی منیجر کی نظریں اس چہرے پر پڑیں... وہ بہت زور سے اچھلا... اس کی آنکھوں میں حیرت دوڑ گئی... ادھر ڈاکٹر کی بھی یہی حالت... حیرت کے مارے برا حال نظر آ رہا تھا... یہ دیکھ کر خاور چاولہ بھی پریشان ہو گیا... اس نے بوکھلا کر کہا:

"کیا... آپ کو کیا ہوا؟"

عین اس وقت بیرا اندر داخل ہوا... اس کے چہرے پر بدحواسی کے آثار تھے۔

"سر... ان صاحب کا دماغ خراب ہو گیا ہے... یہ تو اپنے چھوٹے صاحب کی بات کر رہے ہیں... ان کی جگہ پر تو ابھی چھوٹے صاحب بیٹھے ہیں... اور میرے پوچھنے پر انھوں نے بتایا ہے کہ انھوں نے ہی ان سے یہاں بیٹھنے کی اجازت مانگی تھی... اور اس کے فوراً بعد

www.Urdufanz.com

وہ ان کی طرف دیکھتے ہی بے ہوش ہو گئے تھے۔"

"اف مالک! یہ کیا چکر ہے.... آپ اس نوجوان کو چھوٹے صاحب کیوں کہہ رہے ہیں؟" خاور چاولہ نے چیخ کر کہا۔

"ارے! یہ کیا.... چھوٹے صاحب کی تصویر.... یہ کس نے بنائی.... بڑی زبردست تصویر بنی ہے.... ہو بہو چھوٹے صاحب لگ رہے ہیں۔"

"بیٹھ جاؤ کمال خان۔" بھاٹیہ نے پریشان آواز میں کہا۔

وہ حیرت زدہ سا بیٹھ گیا۔

"یہ میرے بیٹے کی تصویر ہے۔" بھاٹیہ بولے۔

"یہ تو میں سمجھ چکا ہوں.... لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے.... آپ کے ہاں اخبارات کا ریکارڈ ہوتا ہے۔"

"ہاں! ہم اخبارات کی فائل رکھتے ہیں.... لیکن صرف تین سال تک.... یعنی ہر تین سال بعد تیسرے سال فائل جلا دیتے ہیں.... گویا ہمارے پاس تین سال تک کا ریکارڈ موجود ہے۔"

"تو 9 جون کا اخبار پچھلے سن کا نکلوایئے.... یہ دس جون کا.... کیونکہ دارالحکومت سے شائع ہونے والے اخبارات میں وہ خبر نو جون کو شائع ہوئی تھی.... یہاں ہو سکتا ہے.... دس جون کو شائع ہوئی ہو۔"

"اچھی بات ہے.... کمال خان.... ذرا تم یہ کام بھی کر ڈالو۔"

"جی.... جی.... اچھا۔"

وہ چلا گیا.... چند منٹ بعد وہ واپس آیا' اس کے ہاتھ میں تین اخبار تھے' آٹھ' نو اور دس جون کے.... ان کو اچھی طرح دیکھا گیا.... لیکن ان میں وہ خبر نہیں تھی۔

"اب آپ کیا کہتے ہیں؟" بھاٹیہ نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"اب مجھے دارالحکومت میں اپنے دفتر سے اخبار نکلوانا پڑے گا۔"

"اور یہ کام آج نہیں ہو سکے گا.... لہٰذا جب اخبار آ جائے' آپ ہمیں بلوا لیجیے گا۔"

"ضرور.... کیوں نہیں.... ویسے کیا یہ بہتر نہیں ہو گا کہ آپ پہلے اس نوجوان کو ادھر بلوا لیں.... میں ان سے چند باتیں پوچھوں گا۔"

"نہیں جناب! میں اپنے بیٹے کو بلاوجہ پریشان نہیں کر سکتا.... پہلے آپ اخبار منگوا لیں.... پھر اگر اخبارات میں اس کی تصویر ہوئی.... تب ہم اس سے بات کریں گے۔"

"او کے.... میں ابھی اپنے منیجر کو فون کرتا ہوں.... میں نے اس خبر پر نشان لگایا تھا۔"

یہ کہہ کر اس نے اپنے منیجر کو فون کیا اور پھر دوسرے دن اخبار پہنچ گیا.... اس نے کھول کر دیکھا.... خبر اور تصویر موجود تھی.... اس نے فوراً منیجر کو اپنے کمرے میں بلا لیا۔

"یہ دیکھئے.... آپ مجھے پاگل خیال کر رہے تھے.... اب آپ کیا

www.Urdufanz.com

وہ ان کی طرف دیکھتے ہی بے ہوش ہو گئے تھے"۔

"اف مالک! یہ کیا چکر ہے.... آپ اس نوجوان کو چھوٹے صاحب کیوں کہہ رہے ہیں؟" خاور چاولہ نے چیخ کر کہا۔

"ارے! یہ کیا.... چھوٹے صاحب کی تصویر.... یہ کس نے بنائی.... بڑی زبردست تصویر بنی ہے.... ہو بہو چھوٹے صاحب لگ رہے ہیں"۔

"بیٹھ جاؤ کمال خان"۔ بھاٹیہ نے پریشان آواز میں کہا۔

وہ حیرت زدہ سا بیٹھ گیا۔

"یہ میرے بیٹے کی تصویر ہے"۔ بھاٹیہ بولا۔

"یہ تو میں سمجھ چکا ہوں.... لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے.... آپ کے ہاں اخبارات کا ریکارڈ ہوتا ہے"۔

"ہاں! ہم اخبارات کی فائل رکھتے ہیں.... لیکن صرف تین سال تک.... یعنی ہر تین سال بعد تیسرے سال فائل جلا دیتے ہیں.... گویا ہمارے پاس تین سال تک کا ریکارڈ موجود ہے"۔

"تو ۹ جون کا اخبار پچھلے سال کا نکلوائیے.... یا دس جون کا.... کیونکہ دارالحکومت سے شائع ہونے والے اخبارات میں وہ خبر نو جون کو شائع ہوئی تھی.... یہاں ہو سکتا ہے.... دس جون کو شائع ہوئی ہو"۔

"اچھی بات ہے.... کمال خان.... ذرا تم یہ کام بھی کر ڈالو"۔

"جج.... جی.... اچھا"۔

وہ چلا گیا.... چند منٹ بعد وہ واپس آیا' اس کے ہاتھ میں تین اخبار تھے' آٹھ' نو اور دس جون کے.... ان کو اچھی طرح دیکھا گیا.... لیکن ان میں وہ خبر نہیں تھی۔

"اب آپ کیا کہتے ہیں؟" بھاٹیہ نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"اب مجھے دارالحکومت میں اپنے دفتر سے اخبار نکلوانا پڑے گا"۔

"اور یہ کام آج نہیں ہو سکے گا.... لہٰذا جب اخبار آ جائے' آپ ہمیں بلوا لیجیے گا"۔

"ضرور.... کیوں نہیں.... ویسے کیا یہ بہتر نہیں ہو گا کہ آپ پہلے اس نوجوان کو اوپر بلوا لیں.... میں ان سے چند باتیں پوچھوں گا"۔

"نہیں جناب! میں اپنے بیٹے کو بلاوجہ پریشان نہیں کر سکتا.... پہلے آپ اخبار منگوا لیں.... پھر اگر اخبارات میں اس کی تصویر ہوئی.... تب ہم اس سے بات کریں گے"۔

"او کے.... میں ابھی اپنے مینیجر کو فون کرتا ہوں.... میں نے اس خبر پر نشان لگایا تھا"۔

یہ کہہ کر اس نے اپنے مینیجر کو فون کیا اور پھر دوسرے دن اخبار پہنچ گیا.... اس نے کھول کر دیکھا.... خبر اور تصویر موجود تھی.... اس نے فوراً مینیجر کو اپنے کمرے میں بلا لیا۔

"یہ دیکھئے.... آپ مجھے پاگل خیال کر رہے تھے.... اب آپ کیا

www.Urdufanz.com

کہیں گے"۔

بھائیہ نے اخبار میں تصویر دیکھی تو دھک سے رہ گیا.... اور پھر اس نے جلدی جلدی ساری خبر پڑھ ڈالی.... اس نوجوان کی لاش کو لاوارث لاش کے طور پر دفن کر دیا گیا تھا.... کیونکہ اعلان کے باوجود کوئی وارث نہیں پہنچا تھا۔

"اب کیا خیال ہے آپ کا؟"

"ہم.... میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا.... میں ڈاکٹر صاحب کو اور گوگی کو بلاتا ہوں"۔

"گوگی کون؟"

"میرے بیٹے کا نام گوگی ہے"۔

"اوہ اچھا"۔ خاور چاولہ بولے۔

پھر وہ لوگ وہاں آ گئے.... نوجوان تو اس خبر کو پڑھ کر اور تصویر دیکھ کر دھک سے رہ گیا.... ڈاکٹر صاحب کو بھی جیسے سکتہ ہو گیا۔

"ک.... کیا یہ میری تصویر ہے.... لیکن میں تو زندہ ہوں"۔ اس نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

"سوال یہ ہے کہ پھر مرنے والا کون تھا.... اس کے وارثوں کا پتا کیوں نہیں چل سکا.... ہمارے اخبار میں خبر کیوں نہ آ سکی"۔

"اخبار کے دفتر سے بات کرتا ہوں.... اس اخبار کے دفتر میں تو میرا ایک دوست بھی لگا ہوا ہے"۔ بھائیہ نے کہا اور فون کرنے لگا....

پھر بات سن کر اس نے ریسیور رکھ دیا اور بولا۔

"اس کا کہنا ہے.... خاص خبریں ضرور ہر شہر میں شائع کی جاتی ہیں.... لیکن عام خبریں ہر شہر کے اخبار میں نہیں لگائی جاتیں.... جس شہر سے اس کا تعلق ہوتا ہے.... بس اسی میں لگائی جاتی ہیں.... اب یہ واقعہ چونکہ دارالحکومت کا ہے.... اس لیے وہیں کے اخبار میں لگ گئی ہو گی اور بس"۔

"ہوں! اس کا مطلب تو پھر یہ ہوا کہ وہ نوجوان جو مرا.... ہمارے گوگی کا ہم شکل تھا"۔

"اس کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے"۔ بھائیہ نے کہا۔

"بہرحال.... ہمیں چاولہ صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہیے.... کہ انھوں نے ہمارے لیے اس قدر پریشانی اٹھائی"۔ ڈاکٹر فضل بولے۔

"نہیں.... ایسی کوئی بات نہیں.... میں نے تو اس طرح اپنی تسلی کی ہے"۔

"پھر بھی آپ کا شکریہ"۔

اور یہ میٹنگ برخاست ہو گئی.... دوسرے دن بھی خاور چاولہ ہال میں بیٹھا تھا کہ گوگی گزرتا نظر آیا.... اس نے ہاتھ کے اشارے سے میز پر بلا لیا۔

"کل آپ نے مجھ سے یہاں بیٹھنے کی اجازت مانگی تھی.... آج میں آپ کو خود دعوت دے رہا ہوں"۔

www.Urdufanz.com

"شکریہ"۔ نوجوان مسکرایا۔

دونوں چائے پینے لگے۔

"ویسے آپ ۸ جون کو کیا دارالحکومت میں نہیں تھے"۔

"یہ تو مجھے اب یاد نہیں.... اتنا ہے کہ میں اکثر دارالحکومت جاتا رہتا ہوں.... ہوٹل کی بہت سی چیزیں خریدنے کے لیے مجھے جانا پڑتا ہے"۔

"کیا آپ ڈائری نہیں لکھتے؟"

"نہیں.... میں نے یہ شوق نہیں پالا"۔ اس نے بھنوئیں اچکائیں۔

نہ جانے کیوں اس لمحے خاور چاولہ کو اپنے رونگٹے کھڑے ہوتے ہوئے محسوس ہوئے.... تاہم اس نے چہرے سے یہ بات ظاہر نہ ہونے دی.... چائے پی کر نوجوان اٹھ گیا۔

اس کے بعد خاور نے اپنا اس شہر کا دورہ مختصر کر دیا.... اور جلد فارغ ہو کر دارالحکومت پہنچنے کی کوشش کی.... گھر کے افراد سے ملنے کے بعد وہ اپنی کار میں بیٹھا اور ایک سمت میں روانہ ہو گیا.... پھر ایک گھر کے دروازے پر دستک دی۔

"جی فرمایئے"۔

"ہم.... مجھے انسپکٹر جمشید صاحب سے ملنا ہے"۔

"اچھی بات ہے.... میں آپ کے لیے ڈرائنگ روم کا دروازہ

کھولتا ہوں"۔

اسے ڈرائنگ روم میں بٹھا کر لڑکا اندر چلا گیا.... جلد ہی انسپکٹر جمشید اندر داخل ہوئے.... دونوں نے ہاتھ ملائے۔

"فرمایئے.... میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟"

"کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا.... کہ بات کہاں سے شروع کروں.... دراصل میں اس الجھن میں ہوں کہ مجھے اس سلسلے میں یہاں آنا بھی چاہیے تھا یا نہیں"۔

"کوئی فکر نہ کریں.... میں برا نہیں مانوں گا.... اگر آپ کو یہاں نہیں آنے چاہیے تھا اور آپ آ گئے ہیں.... تب بھی کوئی بات نہیں"۔ انہوں نے نہایت خوشگوار انداز میں کہا۔

"آپ.... آپ بہت اچھے ہیں.... جیسا آپ کے بارے میں سنا تھا.... اس سے بڑھ کر آپ خوش اخلاق ہیں"۔

"اس بات کو چھوڑیں.... مجھے اپنی تعریف سننا بالکل اچھا نہیں لگتا.... اس لیے کہ تمام تعریفیں تو بس اللہ تعالیٰ جل شانہ کے لیے ہیں"۔

"بہت بہت شکریہ! اب میں اپنی بات شروع کرتا ہوں.... پہلے تو آپ ذرا اس خبر کو پڑھ لیں اور اس تصویر کو غور سے دیکھ لیں"۔

انہوں نے تصویر کو دیکھا.... خبر کو پڑھا.... پھر بولے۔

"فرمایئے.... اس کے بارے میں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں"۔

www.Urdufanz.com

"جمال کوٹ شہر میں یہ نوجوان زندہ سلامت ہے"۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے..... وہ اس کا کوئی ہم شکل ہو گا"۔

"نہیں جناب..... بالکل یہی..... نوجوان"۔

"آخر کیسے..... یہ کیسے ممکن ہے؟"

"مجھے نہیں معلوم..... یہ کیسے ممکن ہے..... ویسے کیا دو صورتیں سو فیصد ایک جیسی ہو سکتی ہیں؟"

"امکانات تو نہیں ہیں..... ویسے کہانیوں میں اور فلموں وغیرہ میں ایسی باتیں سننے میں آتی ہیں..... عام زندگی میں تو کوئی مثال سامنے نہیں آئی"۔

"آئی کیوں نہیں اباجان..... کیا روتان تین کی شکل میں نہیں سامنے آئی ہمارے"۔ محمود کی آواز سنائی دی..... وہ کمرے کے باہر سے بولا تھا۔

"اوہ..... تو تم بھی سن رہے ہو..... تب پھر یہیں آ جاؤ"۔

"جی شکریہ اباجان"۔ تینوں ایک ساتھ بولے۔

"ہاں! یہ ٹھیک ہے..... روتان تین سو فیصد ایک دوسرے سے ملتے ہیں، لہٰذا ہو سکتا ہے..... جس نوجوان کو انہوں نے دیکھا ہے..... وہ بالکل ویسا ہی ہو..... جیسا کہ یہ مرنے والا"۔

"تب تو بات ختم"۔ فاروق مسکرایا۔

"یہی تو مشکل ہے"۔ خاور نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

"کیا مشکل ہے؟"

"ایک بات میں نے ان لوگوں کو نہیں بتائی تھی..... اپنے تک رکھی تھی"۔

"کن لوگوں کو..... بھاٹیہ وغیرہ کو؟"

"جی ہاں!" اس نے کہا۔

"اور وہ کیا؟"

"اس کے گلے میں ایک لاکٹ تھا..... بالکل ایسا ہی ایک لاکٹ میں نے زندہ گوگی کے گلے میں بھی دیکھا ہے"۔

"اوہ! یہ بات تو واقعی بہت زیادہ عجیب اور چونکا دینے والی ہے"۔ انسپکٹر جمشید نے چونک کر کہا۔

"جی ہاں! اسی لیے میں آپ کے پاس آیا ہوں..... مجھے اس معاملے میں ضرور کوئی گڑبڑ لگتی ہے..... دیکھئے نا..... اگر مرنے والا اس کا صرف ہم شکل تھا اور اس کا اس زندہ نوجوان گوگی سے کوئی تعلق ذرا سا بھی نہیں تھا تو پھر اس کے گلے میں بالکل ویسا ہی لاکٹ کیوں ہے؟"

"اس میں شک نہیں..... یہ بات واقعی بہت زیادہ حیرت میں مبتلا کر دینے والی ہے"۔ انہوں نے سر ہلایا۔

"تب پھر..... اب آپ اس سلسلے میں کیا کر سکتے ہیں؟"

"ہم اس کیس پر کام کریں گے..... آپ فکر نہ کریں، آپ نے اپنا فرض پورا کر دیا..... اب اس کا جو نتیجہ بھی نکلا..... ہم آپ کو خبر

کریں گے.... آپ اپنا پتا اور فون نمبر لکھوا دیں"۔

"بہت بہت شکریہ"۔ اس نے کہا اور پتا اور فون نمبر لکھوا دیا۔

"۸ جون کی تاریخ تھی نا.... یعنی حادثے کی تاریخ"۔

"جی ہاں"۔

"ٹھیک ہے.... آپ کا مشاہدہ بہت تیز ہے.... اس کی داد دینا پڑتی ہے"۔

"اس کی ایک وجہ ہے.... یہ کہ میں بنیادی طور پر ایک آرٹسٹ ہوں.... جس طرح ایک سراغرساں کا مشاہدہ تیز ہوتا ہے.... اسی طرح ایک آرٹسٹ کا بھی تیز ہوتا ہے"۔

"ان میں ایک اور قسم شامل کر لیں"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"جی وہ کون سی؟"

"ادیب اور شاعر لوگ.... ان کا مشاہدہ بھی بہت تیز ہوتا ہے"۔

"اوہ ہاں! یہ لوگ حساس بھی بہت زیادہ ہوتے ہیں، اب میں اجازت چاہوں گا"۔

"ٹھیک ہے"۔

اور وہ رخصت ہو گیا.... چند سیکنڈ تک وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہے.... پھر لائبریری میں چلے آئے.... ایک سال پہلے، ۸ جون کے اخبارات نکالے گئے.... ان میں اس نوجوان کے مارے جانے کی خبر موجود تھی.... اس کی تصویر بھی شائع کی گئی تھی.... پولیس کی

طرف سے یہ اعلان بھی تھا کہ اس نوجوان کے رشتہ دار پولیس سے رابطہ کریں تاکہ نعش ان کے حوالے کی جائے.... تصویر کے گلے میں لاکٹ بھی نظر آ رہا تھا۔

"محمود.... نمبر ملاؤ"۔

"جی اچھا"۔ اس نے کہا اور نمبر ملانے لگا۔

جلد ہی متعلقہ پولیس اسٹیشن کے انچارج کی آواز سنائی دی.... محمود نے ریسیور ان کی طرف بڑھا دیا۔

"انسپکٹر جمشید بات کر رہا ہوں"۔

"یس سر"۔ دوسری طرف سے بوکھلا کر کہا گیا۔

"پچھلے سال ۸ جون کو ایک حادثے میں ایک نوجوان مارا گیا تھا، یہ حادثہ آپ کے علاقے میں ہوا تھا، سنا ہے اس کے رشتے دار بھی نہیں مل سکے تھے اور پولیس نے اسے لاوارث کے طور پر دفن کر دیا تھا.... آپ ذرا اس کی فائل لے کر میرے گھر آ جائیں.... اور جلدی"۔

"جی بہت بہتر"۔ انچارج نے کہا۔

ایک گھنٹے بعد انچارج پہنچ گیا.... انہوں نے فائل کا مطالعہ کیا.... اس میں بھی نوجوان کی تصاویر موجود تھیں.... نوجوان کے پاس سے جو سامان ملا تھا، اس کی فہرست بھی موجود تھی.... اس فہرست میں ایک عدد لاکٹ سنہری رنگ کا.... جس میں نگینہ بھی جڑا ہوا تھا، ایک سگریٹ کا

www.Urdufanz.com

پیکٹ' ایک لائٹر اور ایک پرس.... پرس میں ہزار' پانچ سو اور سو روپے والے کرنسی نوٹ' جن کی کل مالیت تیرہ ہزار تین سو روپے تھی.... یہ کل سامان ملا تھا اس کے پاس سے"۔

"مجھے آپ یہ لاکٹ لا دیں"۔

"جی.... لاکٹ"۔ اس نے پریشان ہو کر کہا۔

"ہاں! کیوں.... کیا یہ لاش کے ساتھ نہیں ملا تھا آپ کو.... فہرست میں اس کا ذکر موجود ہے"۔

"جی بالکل ملا تھا.... میں ابھی لا دیتا ہوں"۔ اس نے الجھن کے عالم میں کہا اور چلا گیا۔

انسپکٹر جمشید مسکرا دیے۔

"جانتے ہو.... یہ کیوں پریشان ہو گیا؟"

"شاید اس نے لاکٹ فروخت کر دیا اور اس کی رقم خود اڑا گیا"۔

"نہیں.... بلکہ اس نے وہ لاکٹ اپنی بیوی کو بطور تحفہ دے دیا تھا.... اب اس سے واپس لینا اسے مشکل لگ رہا ہے"۔ انہوں نے ہنس کر کہا۔

اور پھر وہ لاکٹ لے آیا.... انہوں نے اس کا بغور جائزہ لیا.... ان کی آنکھوں میں حیرت دوڑ گئی۔

"یہ آپ کہاں سے لائے؟"

"جی پولیس اسٹیشن کے لاکر سے.... جس میں ایسی چیزیں رکھی جاتی ہیں"۔

"لیکن اس کی چمک دمک بتا رہی ہے.... یہ کسی کے استعمال میں رہا ہے.... بلکہ اسے کسی سنار سے پالش بھی کرایا گیا ہے"۔

انچارج نے بوکھلا کر ان کی طرف دیکھا.... جواب کچھ نہ دے سکا۔

"آپ نے جواب نہیں دیا.... میرا اندازہ غلط ہے یا درست"۔

"جج.... جی .... درست ہے"۔

"آپ نے امانت میں خیانت کی.... آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا.... خیر فی الحال یہ لاکٹ میرے پاس رہے گا.... میں اس کیس پر کام کر رہا ہوں"۔

"جی.... کیا فرمایا' آپ اس کیس پر کام کر رہے ہیں"۔ اس نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہاں! کیوں.... کیا بات ہے"۔

"یہ تو سیدھا سادا ایک حادثے کا کیس تھا.... ان گنت لوگوں کے سامنے حادثہ ہوا تھا"۔

"وہ کار جس کے نیچے آ کر یہ کچلا گیا.... کیا پکڑی گئی تھی.... کچلنے والا گرفتار ہوا تھا؟"

"جی نہیں.... کوئی اس کار کا نمبر نوٹ نہیں کر سکا تھا' اس بنا پر

www.Urdufanz.com

ہم اس کو تلاش نہیں کر سکے تھے"۔

"لیکن اب ہم اس کو تلاش کریں گے"۔

"جی.... کیا مطلب.... ایک سال بعد آپ اس کار کو کس طرح تلاش کریں گے بھلا"۔ انچارج کے لہجے میں زمانے بھر کی حیرت سمٹ آئی۔

"ہم ایسے کام کرنے کے عادی ہیں' آپ فکر نہ کریں"۔

"بہت بہتر جناب.... اس کی رسید لکھ دیں"۔

"ہاں ضرور.... ویسے جب آپ نے اس کو گھر میں رکھا تھا.... تو کیا رسید لکھ کر فائل میں لگائی تھی؟" انہوں نے مسکرا کر پوچھا۔

وہ شرمندہ ہو کر رہ گیا.... انسپکٹر جمشید نے اس کو رسید لکھ دی تو وہ اٹھ کر خاموشی سے چلا گیا۔

"اسے لاکٹ واپس کرنا مشکل لگا اور بس.... اور کوئی بات نہیں ہے"۔

"کیا یہ لاکٹ کچھ قیمتی سا نہیں لگ رہا ابا جان"۔

"ہاں! جہاں تک میرا اپنا خیال ہے.... اس میں لگا ہوا نگینہ' نگینہ نہیں.... ہیرا ہے"۔

"کیا!!!" وہ ایک ساتھ چلائے۔

"ہاں! یہی بات ہے.... لیکن اس بات کا خیال انچارج صاحب کو بھی نہیں آیا.... ورنہ وہ پتا ہے.... کیا کرتے؟"

"کک.... کیا کرتے؟"

"ہیرے کی جگہ ایک نگینہ اس میں لگوا کر لاکر میں رکھ دیتے...
اور ہیرے کو فروخت کر دیتے"۔ انہوں نے کہا۔

"اوہ ہاں.... جو شخص لاکٹ کو لاکر سے نکال کر اپنے گھر لے
سکتا ہے.... وہ اس کے ہیرے کو فروخت کیوں نہیں کر سکتا"۔

"آؤ بھئی.... اب ذرا ہم اس نوجوان سے ملاقات کریں گے"۔

"آپ کے خیال میں وہ نقلی نوجوان ہے.... جو بھائیہ کا بیٹا بن ک
اس کے ساتھ رہ رہا ہے"۔

"اس کا امکان ہے.... لیکن ضروری نہیں کہ بات یہی ہو.... ا
لاکٹ کی وجہ سے ہی ایسا سوچنے پر مجبور ہوا ہوں میں"۔

"تب پھر انکل خان رحمان اور پروفیسر انکل کو بھی فون کر لیں۔
ان کے بغیر تو اب کہیں جانے میں مزا ہی نہیں آتا"۔ فاروق نے م
بنایا۔

وہ مسکرا دیے.... انہیں فون کیا گیا اور پھر وہ اس شہر کی طرف
روانہ ہو گئے.... انہوں نے خان رحمان کی بڑی گاڑی میں سفر کرنا پ
کیا تھا.... شہر پہنچ کر وہ ہوٹل چاندنی میں آ گئے.... ہوٹل چاندنی میں
بڑے کمرے کرائے پر لے گئے.... پھر صابر بھائیہ کو انہوں نے ا
کمرے میں بلا لیا۔

"جی فرمائیے.... کیا خدمت کر سکتا ہوں.... آپ لوگ تو ش

www.Urdufanz.com

ابھی ابھی آئے ہیں؟"

"آپ کا خیال درست ہے.... ہم دراصل اس لاکٹ کے سلسلے میں آئے ہیں"۔

یہ کہہ کر انھوں نے لاکٹ جیب سے نکالا اور اس کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

وہ لاکٹ کو دیکھ کر بہت زور سے اچھلا، آنکھوں میں حیرت دوڑ گئی۔

○☆○

گوگی

"یہ.... یہ لاکٹ آپ کو کہاں سے ملا؟"

"پہلے آپ بتائیں.... یہ کس کا ہے؟"

"میرے بیٹے کا.... اور کس کا ہو سکتا ہے"۔

"اس کا مطلب ہے.... یہ لاکٹ گوگی کا ہے"۔

"اوہ! آپ تو میرے بیٹے کا نام بھی جانتے ہیں.... یہ کیا چکر ہے، اس کا لاکٹ آپ کے پاس کیوں ہے.... ارے ہم.... مگر ابھی تھوڑی دیر پہلے تو میری اس سے ایک کاروباری بات چیت ہوئی ہے.... اور یہ لاکٹ اس کے گلے میں تھا"۔

"آپ ذرا انھیں یہاں بلائیں"۔ انسپکٹر جمشید نے بغور اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میری الجھن بڑھتی جا رہی ہے.... کیا اسے بلانے سے پہلے آپ وضاحت نہیں کر سکتے کہ بات کیا ہے؟"

"نہیں.... بالکل نہیں کر سکتے"۔ انسپکٹر جمشید بولے۔

"آپ.... آپ کون ہیں؟" وہ بولا۔

www.urdufanz.com

"انسان"۔ فاروق نے فوراً جواب دیا۔
اس نے فاروق کو تیز نظروں سے دیکھا.... پھر خاموشی سے باہر چلا گیا.... وہ اسے جاتے ہوئے دیکھتے رہے۔
"بے چارہ"۔ انسپکٹر جمشید کے منہ سے نکلا۔
"تم نے اسے بے چارہ کہا جمشید.... یہ تو پورے ایک ہوٹل کا مالک ہے"۔ پروفیسر داؤد نے کہا۔
"ہاں! لیکن ہے پھر بھی بے چارہ"۔
"آخر تمہارے ذہن میں کیا ہے؟"
"میرا خیال ہے.... مرنے والا اس کا بیٹا تھا اور جو یہاں موجود ہے.... وہ اس کا بیٹا نہیں ہے"۔
"بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے.... شکل اگر پلاسٹک سرجری کے ذریعے بالکل ایک جیسی بنا بھی دی جائے.... تو کیا عادات و اطوار بھی ایک جیسے بنائے جا سکتے ہیں"۔
"آج کے دور میں یہ بھی مشکل نہیں"۔
"خیر دیکھتے ہیں.... تمہارے اس اندازے کو بھی"۔ خان رحمان مسکرائے۔
"میں نے یہ آج تک نہیں کہا کہ میرا اندازہ غلط ہو ہی نہیں سکتا"۔
"ہاں! یہ تو خیر ٹھیک ہے.... اباجان تو ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ یہ میرا

اندازہ ہے، جو غلط بھی ہو سکتا ہے"۔
عین اس وقت قدموں کی آواز سنائی دی.... اور پھر ایک پولیس آفیسر چند کانسٹیبلوں کے ساتھ آتا نظر آیا.... ان کے پیچھے بھالیہ تھا۔
"یہ کیا! آپ تو پولیس کو لے آئے.... ہم نے تو کہا تھا اپنے بیٹے کو لے آئیں"۔
"اے مسٹر! آپ مجھ سے بات کریں"۔ پولیس آفیسر نے چھڑی ان کے چہرے کی طرف اٹھائی۔
"جی بہتر.... آپ سے بات کر لیتے ہیں"۔
وہ لاکٹ کہاں ہے؟"
"یہ رہا"۔ انہوں نے لاکٹ جیب سے نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا۔
اس نے لاکٹ ان سے لے لیا.... پھر بولا۔
"میرا نام انسپکٹر جیدا ہے.... سمجھے"۔
"جی ہاں! اتنی بات تو ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ آپ کا نام انسپکٹر جیدا ہے"۔
"یہ لاکٹ تم نے کہاں سے لیا؟"
"پہلے آپ اسے بلائیں.... جس کا یہ لاکٹ ہے.... پھر وضاحت کریں گے.... اور بھالیہ صاحب.... اس معاملے میں ان لوگوں کو تو آپ نے بلاوجہ زحمت دی.... ہم چور وور نہیں ہیں.... چور دوسرے

www.Urdufanz.com

پرزے اس طرح نہیں دکھاتے پھرتے"۔

"اے.... تم مجھ سے بات کرو"۔ انسپکٹر جیدا غرایا۔

"آپ تمیز سے بات نہیں کر سکتے؟"

"ابھی تک تو میں نے کسی بد تمیزی کا مظاہرہ کیا نہیں.... اگر آپ نے سیدھی طرح اس لاکٹ کے بارے میں نہ بتایا تو پھر ضرور میں اپنی بد تمیزی کا نمونہ تمہیں دکھاؤں گا"۔

"او کے.... یہ ہم دارالحکومت کے ایک پولیس اسٹیشن سے لے کر آ رہے ہیں"۔

"کیا مطلب؟" وہ زور سے چونکا۔

"اس جملے میں سے آپ کس لفظ کا مطلب پوچھنا چاہتے ہیں؟"

انسپکٹر جیدا انہیں گھور کر رہ گیا.... پھر پھنکار کر بولا۔

"آپ آخر کون ہیں؟"

"خادم کو انسپکٹر جمشید کہتے ہیں.... ہم اس لاکٹ کے سلسلے میں یہاں آئے ہیں.... ایک کیس پر کام کر رہے ہیں.... بھاٹیہ صاحب کا کہنا ہے کہ یہ لاکٹ ان کے بیٹے کا ہے.... اب ہمارا مطالبہ صرف اتنا ہے کہ یہ انہیں یہاں بلائیں.... ہم ان سے چند سوال کرنا چاہتے ہیں.... اس میں لڑائی جھگڑے والی کون سی بات ہے"۔

"آپ.... آپ نے کیا کہا.... آپ انسپکٹر جمشید ہیں"۔

"جی ہاں! یہ رہا میرا کارڈ.... اور اب ان سے کہیں.... یہ گوگی کو

یہاں بلا لائیں"۔

"آپ گوگی کو لے آئیں"۔ اس نے کارڈ دیکھتے ہی کہا۔

"اچھی بات ہے"۔ بھاٹیہ نے کہا اور چلا گیا۔

اس بار گوگی اس کے ساتھ تھا.... اس کے چہرے پر الجھن ہی الجھن تھی۔

"یہ لاکٹ مسٹر گوگی آپ کا ہے؟"

"ہاں! یہ آپ کو کہاں سے ملا؟"

"پہلے آپ بتائیں.... یہ آپ سے گم کیسے ہوا تھا؟"

"ایک سال پہلے یہ مجھ سے کہیں گر گیا تھا.... میں نے اس کی رپورٹ بھی درج کروائی تھی.... اور رپورٹ انسپکٹر جیدا صاحب نے ہی درج کی تھی"۔

"بالکل کی تھی.... اسی لیے تو ان لوگوں نے لاکٹ دیکھتے ہی مجھے بلا لیا"۔

"کیا آپ کا پولیس اسٹیشن یہاں سے نزدیک ہی ہے"۔

"جی نہیں.... کچھ فاصلے پر ہے"۔

"پھر آپ اس قدر جلد کیسے آ گئے؟"

"میں اتفاق سے اس وقت ہوٹل میں کھانا کھا رہا تھا"۔

"ان سمیت؟" انسپکٹر جمشید نے کانسٹیبلوں کی طرف اشارہ کیا۔

"ہاں! یہ بھی میرے ساتھ کھانا کھا رہے تھے.... یہ کیوں پوچھا

www.Urdufanz.com

آپ نے.... کیا کسی ہوٹل میں کھانا کھانا منع ہے"۔

"ہاں! ڈیوٹی کے اوقات میں کھانا منع ہے"۔

"اوہ ہاں! واقعی.... ہم سے یہ بھول ہوئی"۔

"یہ بھول تو آپ روز کرتے ہیں"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"کیا مطلب؟"

"کیا یہ بات درست نہیں کہ آپ روزانہ کھانا یہیں کھاتے ہیں"۔

"اوہ ہاں! واقعی.... یہ بات ہے"۔

"اور آپ کھانے کا بل بھی نہیں دیتے"۔

"یہ.... یہ آپ نے کیا کہہ دیا"۔ وہ اچھل پڑا.... آنکھوں میں غصہ نظر آنے لگا۔

"کیا یہ غلط ہے؟"

"ہاں! بالکل.... آپ بھابیہ سے پوچھ لیں"۔

"ہاں بتائیں بھابیہ صاحب.... کیا یہ آپ کو روزانہ آپ کے کھانے کا بل دیتے ہیں؟"

"بالکل دیتے ہیں جناب"۔

"مہربانی فرما کر نیچے جائیں اور بل بک لے آئیں.... ہم چیک کرنا چاہتے ہیں"۔

"حد ہو گئی.... یہ آپ کس چکر میں پڑ گئے.... یہ ہمارا آپس کا

معاملہ ہے.... اگر یہ میرے ہوٹل سے مفت کھانا کھا لیتے ہیں تو اس میں آپ کو کیا اعتراض ہے؟"

"اعتراض ہے.... یہ رشوت ہے.... اور رشوت لینے والا مجرم ہے.... لہٰذا مسٹر جیدا آپ خود کو قانون کے حوالے کر دیں.... اپنے کانسٹیبلوں کو حکم دیں کہ وہ آپ کو گرفتار کر لیں"۔

"حد ہو گئی.... بات کہاں کی کہاں پہنچ گئی.... دیکھئے جناب! آپ انسپکٹر ہیں دارالحکومت کے.... یہاں آپ کا حکم نہیں چل سکتا.... لہٰذا کام کی بات کریں آپ.... یہ لاکٹ گم ہو گیا تھا.... انہوں نے گم شدگی کی رپورٹ بھی درج کرائی تھی"۔

"چلیے پھر پولیس اسٹیشن.... وہاں دکھائیے گم شدگی کی رپورٹ"۔

"ضرور چلیے"۔ اس نے کہا۔

وہ اسی وقت پولیس اسٹیشن پہنچے.... ایک سال پہلے کا ریکارڈ دیکھا گیا.... اس میں گم شدگی کی رپورٹ واقعی درج تھی۔

"ٹھیک ہے.... رپورٹ درج ہے.... آپ پر رشوت کا الزام ہے.... لہٰذا آپ کو گرفتار کیا جاتا ہے"۔

"رشوت کا الزام.... یہ آپ سے کس نے کہہ دیا؟"

"میں آپ سے کہہ رہا ہوں.... مجھ سے کون کہتا"۔

"تب پھر آپ پہلے ثابت کریں"۔

"اپنے سب انسپکٹر کو بلائیں"۔

www.Urdufanz.com

اس نے گھنٹی بجائی.... ایک کانسٹیبل اندر داخل ہوا۔

"افضل ملک کو بلا لاؤ"۔ اس نے اکڑ کر کہا۔

"یس سر"۔ اس نے کہا اور چلا گیا۔

جلد ہی ایک سب انسپکٹر وہاں موجود تھا۔

"یس سر.... کیا حکم ہے"۔

"یہ تم سے کچھ کہنا چاہتے ہیں"۔

"یہ کون لوگ ہیں سر؟"

"انسپکٹر جمشید اور ان کے ساتھی.... دارالحکومت سے"۔

"کیا!!!" وہ اچھل پڑا۔

"ہاں جناب! آپ اپنے آفیسر کو ہتھکڑیاں لگائیں.... اور ان کے ساتھ جو کانسٹیبل گئے تھے.... انہیں بھی.... یہ ایک ہوٹل سے بطور رشوت کھانا کھاتے پکڑے گئے ہیں"۔

"اوہ.... آپ شاید ہوٹل چاندنی کی بات کر رہے ہیں.... بھائیہ صاحب تو ہم لوگوں کے دوست ہیں"۔

"اوہ.... تو آپ بھی وہاں کھانا کھاتے ہیں"۔ وہ چونک اٹھے۔

"جی ہاں! کیوں نہیں.... دوست جو ٹھہرے"۔

"او کے"۔

اب انہوں نے کسی کے نمبر ڈائل کیے.... پھر بولے۔

"سر! انسپکٹر جمشید بات کر رہا ہوں.... آپ کے انسپکٹر جیدا گے

پولیس اسٹیشن ہے"۔

دوسری طرف کا جواب سن کر انہوں نے شکریہ کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔

"یہ آپ نے کس کو فون کیا"۔

"آپ کے ایس پی صاحب کو"۔

"نن نہیں"۔ وہ چلائے۔

"اب وہ آپ کو گرفتار کریں گے"۔

"نن نہیں"۔ وہ پھر چیخے۔

"آپ کے پاس کیا ثبوت ہے.... ہم ان کے سامنے فوراً انکار کر دیں گے"۔

"وہ میری بات پر یقین کر لیں گے"۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔

"بس دیکھتے جائیے"۔

اب وہاں سناٹا چھا گیا.... پھر ایس پی صاحب وہاں آ گئے.... انہوں نے ساری بات سن کر ان کی طرف دیکھا۔

"یہ بات بالکل غلط ہے جناب عالی.... ہم نے آج تک وہاں سے کھانا نہیں کھایا"۔

"اچھا! یہ بات ہے.... تو پھر لیجیے سر.... آپ ہوٹل میں اور یہاں ہونے والی بات چیت سنیے.... انسپکٹر جمشید نے یہ کہہ کر اپنی گھڑی کا بٹن

www.Urdufanz.com

دبا دیا۔

پھر جونہی گفتگو شروع ہوئی.... ان کے رنگ اڑتے نظر آئے.... ادھر ایس پی انہیں خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا.... ساری گفتگو سن کر وہ بولے۔

"آپ کا جرم ثابت ہے.... آپ ہتھکڑیاں پہن لیں اور حوالات میں خود کو بند کروالیں.... آپ اپنی ضمانتیں کروا سکتے ہیں.... بعد میں یہ کیس چلتا رہے گا"۔

"یس.... یس سر"۔

"اور اب ہمارا کیس سر.... یہ معاملہ تو بس یونہی درمیان میں نکل آیا.... بھائیہ کے بیٹے گوگی کا یہ لاکٹ ہمیں دارالحکومت سے ملا ہے.... ان کا بیان ہے.... ایک سال پہلے یہ لاکٹ گم ہو گیا تھا.... اور گوگی نے اس کی گمشدگی کی رپورٹ درج کرائی تھی.... ہم وہ رپورٹ دیکھنا چاہتے ہیں.... اور گوگی سے چند سوالات کرنا چاہتے ہیں.... مہربانی فرما کر آپ ان باپ بیٹے کو یہیں بلا لیں"۔

"اچھی بات ہے.... لیکن یہ لاکٹ کا معاملہ کیا ہے"۔

"ابھی وضاحت کر دیتے ہیں"۔

"اچھی بات ہے"۔

ایس پی صاحب نے ہوٹل چاندنی کے نمبر ملائے.... بھائیہ کو ہدایت دیں اور فون بند کر دیا۔

"وہ آ رہے ہیں"۔

"بہت بہت شکریہ.... یہ لوگ تو تعاون کر ہی نہیں رہے تھے"۔

"پتا نہیں.... ان لوگوں کو کیا ہے.... کیوں یہ لوگ ایمان داری سے کام نہیں کرتے"۔ ایس پی صاحب نے جھلا کر کہا۔

اور پھر وہاں بھائیہ اور اس کا بیٹا پہنچ گئے.... ان کے چہروں پر ناراضی ہی ناراضی تھی۔

"ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی.... کہ اس لاکٹ کے سلسلے میں ہمارے پیچھے کیوں پڑ گئے ہیں.... جب کہ یہاں ایک سال پہلے رپورٹ درج کرا چکے ہیں ہم"۔

"آپ تشریف رکھیے"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"یہ لیجیے.... بیٹھ گئے.... فرمائیے"۔ بھائیہ نے جھلا کر کہا۔

"یہ لاکٹ آپ کے بیٹے کا ہے.... ایک سال پہلے یہ گم ہو گیا تھا.... آپ نے اس کی گمشدگی کی رپورٹ درج کرائی تھی.... یہ سب باتیں تو طے ہیں.... ہم نے کب ان سے انکار کیا ہے.... سوال یہ ہے کہ آپ کے بیٹے کے گلے میں بالکل ایسا ہی لاکٹ کیوں ہے؟"

"ایک سال پہلے جب میری نظر اپنے بیٹے کے گلے پر پڑی تو لاکٹ نظر نہ آیا.... میں نے اس سے پوچھا.... بیٹا.... لاکٹ کہاں ہے.... اس نے بتایا کہ کہیں گر گیا ہے.... تو میں نے اسے رپورٹ درج کرانے کے لیے کہا اور ساتھ ہی اسے اس جیسا دوسرا لاکٹ بنوا دیا"۔

www.Urdufanz.com

"اس جیسا دوسرا کسی نے کس طرح بنا دیا"۔

"یہ کوئی بات نہیں.... سنار لوگ اس کام کے ماہر ہوتے ہیں"۔

"ہاں! لیکن نقل کرنے کے لیے.... ایک چیز یا اس کی تصویر ان کے سامنے ہو.... تب وہ بنا سکتے ہیں"۔

"جی ہاں! بالکل یہی بات ہے.... میں نے جس سنار سے پہلے یہ لاکٹ بنوایا تھا.... اس کی کتاب میں لاکٹ کی تصویر موجود تھی.... اس نے اس تصویر کو دیکھ کر دوسرا لاکٹ بنایا تھا"۔

"ہوں! یہ معاملہ تو ہو گیا صاف.... اب اس سے زیادہ الجھا ہوا مسئلہ.... ہمیں یہ لاکٹ ایک سال پہلے ایک حادثے میں مرنے والے شخص کے گلے سے ملا تھا"۔

"تب پھر اسی نے یہ لاکٹ چرایا ہو گا.... یا اسے کہیں پڑا مل گیا ہو گا"۔

"جی.... نہیں.... پہلے آپ اس اخبار میں خبر پڑھ لیں"۔

انہوں نے اخبار ان کے سامنے پھیلا دیا اور پھر وہ بہت زور سے اچھلے.... ان کی آنکھوں میں زمانے بھر کی حیرت دوڑ گئی۔

"یہ.... یہ.... یہ کیا.... یہ تو گوگی کی تصویر ہے"۔

"اسی لیے تو ہم یہاں آئے ہیں"۔

"نن نہیں.... گوگی تو زندہ ہے.... یہ ضرور کوئی اور تھا"۔

"مسٹر گوگی.... کیا آپ ایک سال پہلے کسی کام کے سلسلے میں

دارالحکومت گئے تھے؟"

"مجھے تو کاروبار کے سلسلے میں اکثر وہاں جانا پڑتا ہے.... ڈیڈی مجھے بھیجتے رہتے ہیں.... لہٰذا ایک سال پہلے بھی میں ضرور گیا ہوں گا.... بلکہ کئی بار گیا ہوں گا"۔

"اور کیا یہ لاکٹ وہاں گم ہوا تھا؟"

"یہ مجھے نہیں معلوم.... لاکٹ کے بارے میں تو ڈیڈی نے مجھے بتایا تھا.... مجھے تو پتا نہیں تھا کہ میرا لاکٹ کہیں گر گیا ہے.... غالباً" میں سفر سے لوٹا تھا تو انہیں وہ لاکٹ نظر نہ آیا.... تب انہوں نے مجھ سے پوچھا تھا کہ لاکٹ کہاں ہے.... اس وقت معلوم ہوا تھا کہ وہ کہیں گر گیا ہے.... چنانچہ انہوں نے مجھے رپورٹ درج کرانے کا مشورہ دیا تھا اور میں نے ایسا کیا تھا"۔

"ہوں.... ٹھیک ہے.... اب سوال یہ ہے کہ یہ ایک ایسے شخص کے گلے میں کیوں ملا.... جو بالکل آپ جیسی شکل و صورت کا تھا.... اور وہ حادثے میں ہلاک ہوا تھا.... پولیس نے اس کی تصاویر اخبارات میں شائع کرائیں تھیں.... لیکن اس کا کوئی رشتے دار پولیس تک نہ پہنچا تھا"۔

"بھلا اس بارے میں ہم کیا کہہ سکتے ہیں.... ہم تو خود چکر پر چکر کھا رہے ہیں"۔

"آپ کچھ خیال پیش کرنا پسند کریں گے سر"۔ انسپکٹر جمشید اس

www.Urdufanz.com

پی کی طرف مڑے۔

"یہ ایک انتہائی حیرت انگیز اور انوکھا معاملہ ہے.... کچھ سجھائی نہیں دے رہا"۔

"اصل مسئلہ یہ ہے کہ اس واقعے کو ایک سال کا عرصہ گزر چکا ہے.... اگر ہم اس کی قبر کھدواتے ہیں.... تو بھی کچھ نہیں معلوم ہو گا.... یوں بھی ایک سال گزرنے پر مردہ پتا نہیں کس حال کو پہنچ چکا ہوتا ہے.... للذا ہم ایسا تو کر ہی نہیں سکتے"۔ انسپکٹر جمشید بولے۔

"آخر آپ کے ذہن میں کیا بات ہے؟" بھائیہ نے الجھن کے عالم میں کہا۔

"اس معاملے میں کہیں نہ کہیں.... کوئی نہ کوئی گڑبڑ ضرور ہے.... اگر اس شخص کا حلیہ بالکل آپ کے بیٹے جیسا نہ ہوتا.... تو پھر یہ ایک عام کیس تھا.... ہم یہی کہتے کہ لاکٹ یا تو اس کو کہیں سے مل گیا تھا یا اس نے چرا لیا تھا.... اور بس.... لیکن اصل الجھن اس کے حلیے نے پیدا کی ہے"۔

"ہوں.... بالکل"۔ ایس پی بولے۔

"اگر بھائیہ صاحب ہم سے تعاون کریں تو ہم بہت جلد کسی نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں"۔

"میں بھلا کیوں تعاون نہیں کروں گا.... جب کہ ہم خود شدید الجھن محسوس کر رہے ہیں"۔

"تب پھر ہمیں اپنے گھر لے چلیے"۔

"میں اور میرے گھر کے افراد ہوٹل میں ہی رہتے ہیں.... سب سے اوپر والی منزل کا ایک پورا حصہ ہمارے لیے ہے.... یہ بھی عرض کر دوں.... کہ میں اس ہوٹل کا مینجر ہی نہیں.... مالک بھی ہوں.... اور یہ میرے اکلوتے بیٹے ہیں.... میری تو کوئی اور اولاد بھی نہیں ہے"۔

"چلیے پھر ہوٹل ہی چلتے ہیں"۔

"میرا خیال ہے.... یہی بہتر رہے گا.... بھائیہ صاحب! آپ ان کے ساتھ ہر ممکن تعاون کریں.... انسپکٹر جمشید ہمارے پورے ملک کے ایک اہم آدمی ہیں.... اور بہت زیادہ اچھی شہرت ان کے حصے میں آئی ہے"۔

"ٹھیک ہے سر.... یہ تعاون نہ کرنے کی شکایت نہیں کریں گے"۔

"او کے.... تو پھر میں بھی چلتا ہوں"۔

وہ اٹھ کھڑے ہوئے.... ان کے ساتھ ہوٹل پہنچے.... بھائیہ نے اپنے رہائشی حصے کا رخ کیا.... انہیں ساتھ لے لیا.... لفٹ کے ذریعے وہ اوپر پہنچے.... یہ ایک سات منزلہ ہوٹل تھا اور اس شہر کا سب سے بڑا ہوٹل تھا اور بھائیہ شہر کا دولت مند ترین آدمی تھا۔

"آپ ڈرائنگ روم میں تشریف رکھیں.... ہم ذرا پردہ کرا لیں.... میری بیوی غیر مردوں کے سامنے نہیں آتی.... گھر میں دو

www.Urdufanz.com

عورتیں کام کاج کے لیے رکھی ہوئی ہیں.... وہ بھی پردہ کرتی ہیں"۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے.... اسلام نے تو پردے کی بہت سخت ہدایت کی ہے.... مسلمان عورتوں کو تو بے پردہ باہر نکلنا ہی نہیں چاہیے.... بلکہ انہیں گھروں میں پردہ کرنا چاہیے"۔ انسپکٹر جمشید نے خوش ہو کر کہا۔

"جی ہاں.... بالکل"۔

پھر وہ دونوں اندر چلے گئے.... تھوڑی دیر بعد بھائیہ اندر آیا۔

"آئیے.... اب آپ ہمارے گھر کا جائزہ لے لیں"۔

ان کا گھر پانچ کمروں پر مشتمل تھا.... ایک ڈرائنگ روم.... ایک کمرہ گوگی کا.... ایک بھائیہ کا اپنا.... چوتھا بیگم بھائیہ کا.... اور ایک ان دونوں کا مشترکہ کمرہ.... جب کوئی مہمان آتا تو بھائیہ اپنے والا کمرہ مہمان کے حوالے کر دیتا تھا.... سب سے پہلے وہ انہیں اپنے کمرے میں لے آیا۔

"یہ میرا ذاتی کمرہ ہے"۔

"لیکن ہم سب سے پہلے گوگی صاحب کا کمرہ دیکھنا چاہتے ہیں.... اس لیے کہ یہ معاملہ ہے ہی گوگی صاحب کا"۔

"اچھی بات ہے.... آئیے پھر"۔

اب وہ انہیں گوگی کے کمرے کی طرف لے چلا.... دروازہ اندر سے بند تھا' بھائیہ نے دروازے پر دستک دیتے ہوئے کہا۔

"بیٹے گوگی.... دروازہ کھولو ذرا.... یہ لوگ تمہارے کمرے کا معائنہ کرنا چاہتے ہیں"۔

گوگی کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔

"گوگی.... گوگی"۔ اس نے بلند آواز میں کہا۔

اب بھی اس کی طرف سے جواب نہ ملا۔

"شاید سو گیا ہے"۔ بھائیہ نے منہ بنایا۔

"اس قدر جلد.... ابھی ابھی تو ہمارے ساتھ آئے ہیں"۔ فاروق نے حیران ہو کر کہا۔

"اس کی نیند ایسی ہی ہے.... ادھر لیٹا' ادھر اس کی آنکھ لگی"۔

"خیر جناب.... اٹھائیے پھر انہیں"۔

اب اس نے دروازے کو دھڑ دھڑا ڈالا.... لیکن گوگی کی آنکھ پھر بھی نہ کھلی.... جب دو تین بار ایسا کر چکا تو بوکھلا کر بولا۔

"کوئی گڑبڑ لگتی ہے.... ہم ذرا پائیں باغ کی طرف سے دیکھ لیں.... آئیے.... اس کمرے کی کھڑکی باغ میں کھلتی ہے"۔ اس نے جلدی جلدی کہا۔

پھر انہوں نے اس کے پیچھے دوڑ لگا دی.... سب نے کھڑکی کے پاس پہنچ کر دم لیا.... انہوں نے دیکھا.... کھڑکی کھلی تھی.... اور اندر کمرے میں گوگی نہیں تھا۔

○☆○

www.Urdufanz.com

یہ کیا

"ارے! یہ کیا.... گوگی کہاں گیا؟" بھاٹیہ چلایا۔

"ایک منٹ جناب.... آپ ذرا ایک طرف ہو جائیں.... کمرے میں داخل ہونے کی کوشش نہ کریں.... ایسا لگتا ہے.... جیسے انہیں اغوا کر لیا گیا ہے"۔

"کک.... کیا.... کیا"۔ وہ چلا اٹھا۔

"دیکھئے.... آپ ذرا پرسکون رہئے.... ہم ان شاء اللہ بہت جلد انہیں ڈھونڈ نکالیں گے"۔

"کک.... کیسے پرسکون رہ سکتا ہوں.... میرا جوان بیٹا.... اکلوتا بیٹا.... غائب ہے.... اور آپ کہہ رہے ہیں میں پرسکون رہوں.... میں تو اسی وقت ایس پی صاحب کو بلا رہا ہوں"۔

"جو آپ کے جی میں آئے.... کیجئے"۔ انہوں نے جھلا کر کہا۔

بھاٹیہ فون کرنے کے لیے دوڑ گیا۔

"یہ.... یہ یہاں کیا ہو رہا ہے اباجان"۔ محمود نے پریشان ہو کر کہا۔

"پہلے کمرے کا جائزہ لو"۔ انہوں نے خشک انداز میں کہا۔

وہ باہر رک کر اندر کا جائزہ لینے لگے.... میز اور کرسی الٹے پڑے تھے.... کمرے کی اور کئی چیزیں الٹی ہوئی تھیں.... بستر کی چادر بھی کچھ فرش پر تھی.... کچھ بستر پر.... غرض یوں لگتا تھا جیسے اندر زبردست گڑبڑ ہوئی ہو۔

"یہ تو واقعی ایسا لگتا ہے.... کہ جیسے گوگی کو اغوا کیا گیا ہے.... اس کی آمد سے پہلے ہی اغوا کرنے والے اس کے کمرے میں چھپے ہوئے تھے.... ویسے گوگی آرام سے اغوا نہیں ہوا.... کچھ دھماچوکڑی مچی ہے.... چیزیں الٹ پلٹ پڑی ہیں.... بستر کی چادر بھی فرش تک آگئی ہے.... مطلب یہ کہ خوب زور آزمائی ہوئی ہے"۔ انسپکٹر جمشید نے جلدی جلدی کہا۔

پھر بھاٹیہ واپس آگیا.... اور کمرے کے منظر کو دیکھ کر بولا۔

"اللہ اپنا رحم فرمائے.... یہ بیٹھے بٹھائے کیا ہو گیا.... میری پرسکون زندگی میں ہل چل مچ گئی"۔ بھاٹیہ نے روتے ہوئے کہا۔

"آپ پریشان نہ ہوں.... روئیں نہ.... اللہ بہتر کریں گے"۔ فاروقی نے انہیں دلاسہ دیا۔

"میرا تو خیال ہے.... یہ سب آپ لوگوں کی وجہ سے ہوا.... آپ جو لاکٹ لے کر آئے ہیں' یہ سب اس لاکٹ کا چکر ہے"۔

"ہو سکتا ہے' آپ کا خیال درست ہو.... لیکن اس میں ہمارا

www.Urdufanz.com

کوئی قصور نہیں"۔ محمود نے فوراً کہا۔

پھر ایس پی صاحب اپنے عملے سمیت وہاں پہنچ گئے.... انہوں نے آتے ہی سوال

"یہ کیسے ہوا؟"

"ہم بھی یہی سوچ رہے ہیں"۔ فاروق مسکرایا۔

وہ منہ بنا کر رہ گئے.... پھر ان کے عملے نے کام شروع کیا.... ادھر بھایہ صاحب نے ڈوبتی آواز میں کہا۔

"پیما صاحب! جلدی کچھ کریں میرا دل بیٹھا جا رہا ہے"۔

"صبر کریں صابر صاحب.... آپ تو خود صابر ہیں"۔ پیما صاحب بولے۔

کمرے سے نشانات اٹھائے گئے.... تصاویر لی گئیں.... پھر پائیں باغ والی کھڑکی پر بھی پاؤڈر چھڑک کر نشانات اٹھائے گئے.... کھڑکی کے نیچے قدموں کے نشانات تھے' ان کی بھی تصاویر لی گئیں.... جوتوں کے نشانات کم از کم تین آدمیوں کے تھے.... لیکن کھڑکی پر سے صرف گوگی کی انگلیوں کے نشانات ملے۔

"اوہو.... ہم نے ایک بات کی طرف توجہ نہیں دی"۔ ایسے میں فرزانہ بری طرح چونکی۔

"فرزانہ تم بلاوجہ اوٹ پٹانگ باتیں نہ کیا کرو.... جاؤ .... باغ میں گھوم کر آؤ"۔ انسپکٹر جمشید نے جھلائے ہوئے انداز میں کہا....

فرزانہ حیرت زدہ رہ گئی.... پھر وہ تیزی سے گھومی اور باغ کی طرف چلی گئی۔

"ناراض ہو گئی.... میں اسے مناتا ہوں"۔ محمود نے کہا اور اس کے پیچھے لپکا۔

"تب پھر میں بھی یہاں رک کر کیا کروں گا"۔

"جاؤ جاؤ تم بھی جاؤ"۔ انسپکٹر جمشید نے برا سا منہ بنایا۔

ادھر وہ تینوں باغ کے ایک دور دراز گوشے میں جا کر رکے۔

"کیا تمہیں اباجان کی بات بری لگی فرزانہ"۔

"نہیں تو.... بلکہ میں فوراً ان کا اشارہ سمجھ گئی تھی.... میرے ذہن میں جو بات آئی تھی.... اباجان چاہتے تھے کہ میں وہ بات پیما صاحب کے سامنے نہ کروں.... اس لیے انہوں نے فوراً مجھے جھاڑ پلا دی.... اس میں برا ماننے والی کون سی بات ہے"۔ وہ مسکرائی۔

"بالکل ٹھیک.... یہی بتانے کے لیے میں تمہارے پیچھے دوڑا آیا ہوں"۔ محمود بولا۔

"اور یہ صاحب کس لیے تمہارے پیچھے دوڑے آئے؟" فرزانہ نے طنزیہ انداز میں فاروق کی طرف دیکھا۔

"وہ.... خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے نا.... سو میں نے محمود کو لپکتے دیکھا تو میں بھی لپکنے لگا.... ویسے تمہیں اعتراض ہے تو میں واپس چلا جاتا ہوں"۔

www.Urdufanz.com

"بس اب رہنے دو"۔ فرزانہ جل گئی۔

"اور وہ کیا بات تھی.... جس کی طرف ہم توجہ نہیں دے سکے"۔

"وہ نوجوان جو حادثے میں مرا.... فائل میں اس کی انگلیوں کے نشانات موجود ہیں.... ادھر گوگی کے شناختی کارڈ پر گوگی کی انگلیوں کے نشانات ہونے چاہئیں.... لیکن اگر گوگی کے شناختی کارڈ پر مرنے والے کی انگلیوں کے نشانات ہوئے تو کیا ہو گا.... یہ بات میرے ذہن میں آئی تھی"۔ فرزانہ یہاں تک کہہ کر رک گئی۔

"اوہ.... بہت دور کی سوجھی.... خیر.... ابا جان فارغ ہو لیں تو پھر ہم پہلے اس طرف توجہ دیں گے"۔

اسی وقت انہوں نے انسپکٹر جمشید کو اپنی طرف آتے دیکھا.... خان رحمان اور پروفیسر داؤد بھی ان کے ساتھ تھے۔

"ہاں فرزانہ! اب بتاؤ"۔ خان رحمان نے بے چین ہو کر کہا۔

"کوئی ضرورت نہیں خان رحمان"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"کیا مطلب جمشید.... کس بات کی ضرورت نہیں"۔

"فرزانہ کا خیال پوچھنے کی.... میں جانتا ہوں' یہ انگلیوں کے نشانات کی بات کرے گی"۔

"اوہ تو اس وقت آپ یہ تک جان گئے تھے کہ میں کیا کہنے والی ہوں.... اسی لیے آپ نے مجھے وہاں سے بھگا دیا تھا"۔

"ہاں! تمام باتیں ان لوگوں کے سامنے نہیں کر سکتے ہم.... ہمیں نہیں معلوم.... یہ اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا.... ویسے مجھے بے چارے صابر بھائیہ پر ترس آ رہا ہے"۔

"کیا آپ کے خیال میں.... یہ ان کے خلاف کوئی سازش ہے"۔ محمود نے کہا۔

"ہاں! اس کا زبردست امکان ہے.... اور اس سازش میں ایس پی صاحب بھی شریک ہو سکتے ہیں.... اسی لیے ہمیں ان کے سامنے اپنے ذہن میں آنے والی کوئی بات نہیں کرنا چاہیے"۔

"بالکل ٹھیک"۔ پروفیسر بولے۔

"وہ اپنا ختم کر چکے ہیں.... کمرے سے اور کھڑکی سے صرف گوگی کے نشانات ملے ہیں.... باہر ضرور تین طرح کے جوتوں کے نشان ہیں.... گویا اس کے اغوا کا پروگرام پہلے ہی طے کر لیا گیا تھا.... یہ معاملہ بالکل سمجھ میں نہیں آ سکا.... پتا نہیں کیا چکر ہے"۔

"تب ہم کیوں نہ سب سے پہلے انگلیوں کے نشانات کی طرف توجہ دیں"۔ فرزانہ نے بے چین ہو کر کہا۔ "ایس پی صاحب کے جانے کے بعد"۔ انسپکٹر جمشید بولے۔

اور پھر ایس پی صاحب کے جانے کے بعد وہ صابر بھائیہ کے پاس آئے.... وہ بالکل ساکت تھا.... انہیں دیکھ کر اس نے برا سا منہ بنایا۔

"یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا"۔

www.Urdufanz.com

"ہاں شاید! لیکن آپ فکر نہ کریں.... گوگی صاحب کو تلاش بھی ہم ہی کریں گے.... اور بہت جلد وہ آپ کے سامنے ہوں گے.... اگر آپ نے ہمارے ساتھ تعاون کیا تو"۔

"آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟"

"آپ کے پاس گوگی کے شناختی کارڈ کی کاپی ہو گی.... ہمیں اس کی ضرورت ہے"۔

"ہاں! کیوں نہیں.... ابھی دیتا ہوں"۔

اس سے شناختی کارڈ کی کاپی لے کر وہ اپنے کمرے میں آ گئے.... اب انہوں نے اس فائل کو کھولا.... جو مرنے والے کی تھی.... اس میں مرنے والی کی انگلیوں کے نشانات تھے.... انہوں نے دونوں نشانات کو آپس میں ملا کر دیکھا.... ان میں کوئی فرق نہیں تھا.... اب تو وہ بری طرح اچھلے۔

"یہ.... یہ.... یہ کیا"۔ محمود، فاروق، فرزانہ، خان رحمان اور پروفیسر داؤد چلا اٹھے۔

"یہ اندازہ تو خیر میں پہلے ہی لگا چکا ہوں"۔

"کون سا اندازہ؟"

"ایک منٹ ٹھہرو.... نشانات ابھی مٹائے نہیں گئے.... کھڑکی پر گوگی کی انگلیوں کے نشانات موجود ہیں.... فاروق تم اپنے کمرے سے وہ نشانات اٹھا لو"۔

"جی اچھا"۔

وہ گوگی کے کمرے کی کھڑکی کی طرف آیا، نشانات اٹھائے اور واپس اپنے کمرے میں آ گیا.... اب انہوں نے گوگی کے نشانات سے ان نشانات کو ملایا۔

انہیں ایک اور زبردست جھٹکا لگا.... یہ نشانات ان نشانات سے مختلف تھے جو مرنے والے کی فائل پر تھے اور جو شناختی کارڈ پر تھے۔

"آخر وہی ہوا.... جس کا ڈر تھا"۔ انسپکٹر جمشید بڑبڑائے۔

"جی ہاں! آپ نے پہلے ہی یہ خیال قائم کر لیا تھا"۔ فرزانہ بولی۔

"مطلب یہ کہ حادثے میں مرنے والا اصل گوگی تھا اور یہاں جو نوجوان موجود تھا.... اس نے گوگی کی جگہ لی تھی.... وہ خود گوگی نہیں تھا.... لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے.... وہ بالکل گوگی کس طرح بن گیا کہ اس کے ماں باپ کو ذرا بھی کوئی شک نہیں گزرا.... یہ کوئی چھوٹی سی بات تو ہے نہیں"۔ محمود نے بڑبڑانے والے انداز میں کہا۔

"یہی سب سے بڑی الجھن ہے.... لیکن اس الجھن کو دور کرے گا فاروق"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"ج.... جی.... کیا فرمایا آپ نے.... میں اور اس الجھن کو دور کروں گا.... لیکن کس الجھن کو"۔ فاروق گھبرا گیا۔

"ایک نوجوان گوگی کیسے بن گیا.... اس نے کس طرح گوگی کی

www.Urdufanz.com

چال ڈھال اور ہر چیز سیکھی.... آخر اسے آ کر گوگی کے ماں باپ کے پاس رہنا تھا.... پھر یہ کہ اسے کس طرح پتا چل گیا کہ مرنے والا صابر بھائیہ کا بیٹا تھا.... لہٰذا وہ اس کی جگہ لے سکتا ہے"۔

"یہ واقعی بہت الجھا ہوا مسئلہ ہے.... اور اس کو سلجھانے کے لیے گہرائی میں جانا پڑے گا"۔ فاروق بولا۔

"کس قدر گہرائی میں.... کیا سمندر جتنی گہرائی میں؟" فرزانہ نے مذاق اڑانے والے انداز میں کہا۔

"شاید اس سے بھی زیادہ"۔ فاروق مسکرایا۔

"تب پھر تم ہی جاؤ اتنی گہرائی میں"۔ محمود نے گھبرا کر کہا۔

"میں جا کر آ بھی چکا"۔ فاروق مسکرایا۔

"ہائیں.... اس قدر جلد.... یہ کیسے ہو گیا"۔

"بس ادھر پلک جھپکی.... ادھر غوطہ لگا اور ادھر واپسی ہو گئی"۔

"اچھا.... تو پھر ذرا بتاؤ.... کیا نکال کر لائے اس غوطے میں"۔ فرزانہ نے منہ بنایا۔

"یہ سب ایک سازش تھی.... گوگی کو ایک سازش کے تحت حادثے میں ہلاک کیا گیا.... لیکن اس سے پہلے ایک دوسرا گوگی تیار کر لیا گیا تھا.... اس کو تمام نقل و حرکت.... اٹھنے بیٹھنے، بات کرنے کا انداز.... کھانے پینے، رہنے سہنے غرض ایک ایک بات اسے سکھائی گئی تھی.... مشق کرائی گئی تھی.... غرض جب وہ بالکل پختہ ہو گیا.... تب

گوگی کو ٹھکانے لگانے کا پروگرام بنایا گیا.... گویا گوگی کی جگہ لینے والے کو بہت پہلے سے گوگی بنانے کی تیاریاں کر لی گئی تھیں.... جب ایسا کرنے والوں کو یقین ہو گیا کہ اب وہ گوگی کی جگہ لے سکتا ہے.... تب اصل گوگی کو ہلاک کر دیا گیا"۔

"لیکن کیوں.... یہی تو سوال ہے"۔ انسپکٹر جمشید بولے۔

"جی کیا مطلب.... کیا سوال ہے"۔ فاروق نے چونک کر پوچھا۔

"اس گوگی کو مارنے یا ہلاک کرنے کی کیا ضرورت تھی.... وہ چپ چاپ اسے غائب کر کے موت کے گھاٹ اتار دیتے اور نقلی گوگی چپ چاپ اس کی جگہ لے لیتا.... انہوں نے حادثے میں مارنے کا چکر کیوں چلایا.... یہ خطرہ کیوں مول لیا.... اس میں تو خطرہ تھا.... اخبار میں تصویر دیکھ کر کوئی بھی واقف صابر بھائیہ کو اس حادثے کی اطلاع دے سکتا تھا اور ان کا منصوبہ ناکام ہو جاتا.... لہٰذا ان کے لیے تو یہ آسان تھا کہ اسے غائب کر دیتے.... اس طرح کسی کو کانوں کان پتا نہ چلتا.... اب دیکھو نا.... یہ معاملہ ابھر آیا ہے.... خاور چاولہ نے اس حادثے کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا.... لہٰذا وہ اس نوجوان کو دیکھ کر چونک اٹھا اور یہ معاملہ سب کے سامنے آ گیا.... نقلی گوگی کو اغوا کا ڈراما رچا کر یہاں سے جانا پڑ گیا"۔

"اغوا کا ڈراما"۔ فاروق نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

"کیوں.... کیا ہوا؟"

www.Urdufanz.com

"مم.... میرا مطلب ہے.... یہ تو کسی ناول کا نام ہو سکتا ہے"۔

"حد ہو گئی"۔ فرزانہ جھلا اٹھی۔

"اوہ اچھا.... مجھے نہیں معلوم تھا"۔ فاروق نے جلدی سے کہا۔

"کیا نہیں معلوم تھا تمہیں؟"

"یہ کہ حد ہو گئی"۔

"ہوں خیر.... کیا بات ہو رہی تھی"۔ محمود نے منہ بنا کر کہا۔

"میں نے فاروق سے یہ پوچھا ہے.... کہ اگر یہ ایک منصوبہ تھا.... سازش تھی.... اصل گوگی کی جگہ نقلی گوگی کو لانا تھا.... اور اس طرح اس ہوٹل پر قبضہ کرنے کا خواب دیکھا گیا تھا.... کیونکہ صابر بھائیہ کے اور کوئی اولاد نہیں ہے.... گوگی ہی اس ہوٹل کا مالک بنتا.... اور اگر اس سازش سے پردہ نہ اٹھتا تو وہ واقعی مالک بن جاتا.... ایک سال سے وہ صابر صاحب اور بیگم صابر صاحبہ کے ساتھ رہ ہی رہا ہے.... ہوٹل کے لوگ بھی اسے دیکھتے رہے ہیں.... کسی کو اس پر شک نہیں گزرا.... لہٰذا اس حد تک یہ منصوبہ کامیاب تھا.... بس اس میں دو جھول رہ گئے.... حادثے والا اور لاکٹ والا.... تیسرا جھول انگلیوں کے نشانات کا رہ گیا.... لیکن وہ انگلیوں کے نشانات کا تو خیر کچھ کر بھی نہیں سکتے تھے.... ہاں.... اسے حادثے میں ہلاک نہ کرتے.... ویسے غائب کرتے.... اس صورت میں لاکٹ والا مسئلہ بھی نہ پیدا ہوتا"۔ انسپکٹر جمشید کہتے چلے گئے۔

"آپ کا مطلب ہے.... اس سازش میں کئی آدمی شامل ہیں"۔

"ظاہر ہے.... یہ معاملہ صرف اس نوجوان کی حد تک نہیں ہے.... اس منصوبے کو باقاعدہ ترتیب دیا گیا ہے.... پہلے اس نوجوان کو گوگی کی تمام حرکات سکنات سکھائی گئی تھیں.... لہٰذا سوال یہ ہے کہ انہوں نے یہ کیسے کیا"۔

"کیا کیسے کیا اباجان.... مہربانی فرما کر وضاحت کر دیں"۔

"حرکات اور سکنات اس نوجوان کو کیسے سکھائی گئیں"۔

"اس کے لیے سب سے پہلے اس ہوٹل میں انہوں نے کوئی کمرہ کرائے پر لیا ہو گا"۔ فاروق نے پرجوش انداز میں کہا۔

"بہت خوب فاروق.... اس کے بغیر وہ ایسا کر ہی نہیں سکتے تھے.... پہلے وہ گوگی کے آس پاس رہے ہوں گے.... تب یہ نوجوان جس نے گوگی کی جگہ لی.... یہ بھی یہیں ٹھہرا ہو گا"۔

"بلکہ وہ گوگی کی ویڈیو فلم بناتے رہے ہوں گے"۔

"اوہ ہاں.... واقعی"۔

"تب پھر صابر بھائیہ کو بلانا پڑے گا.... بلکہ ہیڈ بیرے کو بھی.... اگرچہ یہ ایک سال پہلے کی باتیں ہیں.... شاید ہی کوئی کچھ بتا سکے.... لیکن بہرحال ہمیں کوشش تو کرنا چاہیے"۔

یہ کہہ کر انہوں نے گھنٹی کا بٹن دبا دیا.... جلد ہی ایک بیرا آ کھڑا

ہوا۔

www.Urdufanz.com

"یس سر"۔

"فوراً" مینجر صاحب کو اور ہیڈ بیرا کو بلائیں.... گوگی صاحب کے سلسلے میں ایک اہم بات سامنے آئی ہے"۔

"جی بہتر"۔ اس نے دوڑ لگا دی۔

ان کے بارے میں صابر بھابیہ اپنے عملے کو ہدایات دے چکا تھا.... جلد ہی دونوں ان کے کمرے میں داخل ہوئے.... صابر بھابیہ کافی نڈھال نظر آ رہا تھا۔

"کچھ پتا چلا جناب"۔

"ہاں! بہت جلد ہم نوجوان کو تلاش کر لیں گے.... آپ فکر نہ کریں.... لیکن آپ کو ہمارے ساتھ پوری طرح تعاون کرنا ہو گا"۔

"مجھے تو بس اپنا بیٹا چاہیے.... کوئی مجھ سے میرا یہ ہوٹل لے لے.... اور میرا بیٹا مجھے لا دے"۔

وہ صابر بھابیہ کا یہ جملہ سن کر لرز گئے.... وہ اپنے بیٹے کے لیے وہ پورا ہوٹل دینے کے لیے تیار تھا.... جس ہوٹل کے لیے اس کے بیٹے کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا تھا.... اس دنیا کے لوگ بھی کیسے بے رحم لوگ ہیں.... وہ شدید رنج محسوس کیے بغیر نہ رہ سکے۔

"ہیڈ بیرا صاحب.... اصل میں ہمیں آپ سے کام ہے.... اس کیس میں جو مدد ہماری آپ کر سکتے ہیں.... وہ کوئی اور نہیں کر سکتا"۔

"جی فرمائیے.... میں حاضر ہوں"۔

"آپ کا نام کیا ہے بھلا؟" انسپکٹر جمشید نے پوچھا۔

"جی.... کمال خاں"۔

"اوہ اچھا.... تو میاں کمال خاں صاحب.... آپ ذرا ایک سال پہلے کا رجسٹر اٹھا لائیں.... مسافروں کا رجسٹر"۔

"جی اچھا.... ابھی لاتا ہوں"۔ یہ کہہ کر کمال خان چلا گیا۔

"مسافروں کا رجسٹر.... اس کا آپ کیا کریں گے"۔ صابر بھابیہ نے چونک کر کہا۔

"یہ معاملہ ایک سال پہلے کا ہے.... آج کا نہیں"۔

"اس حادثے میں مرنے والا کون تھا.... اس کی شکل و صورت ہمارے بیٹے سے اس قدر کیوں ملتی تھی"۔

"آپ کے ہاں جڑواں بچے تو پیدا نہیں ہوئے تھے"۔ انسپکٹر جمشید کو اچانک خیال آیا۔

"نہیں.... جڑواں بچے نہیں ہوئے تھے.... لیکن آپ نے یہ سوال کیوں کیا؟"

"اس لیے کہ اس کیس میں دو ہم شکل نوجوانوں کا چکر ہے"۔

"اوہ ہاں! یہ تو ہے.... میرا دل ڈوبا جا رہا ہے.... نہ جانے میرا بیٹا کس حال میں ہو گا.... اغوا کرنے والوں نے اسے کس طرح رکھا ہو گا.... انھوں نے اب تک کوئی فون بھی تو نہیں کیا.... کاش! وہ فون کریں.... اور مجھ سے دولت کا مطالبہ کریں.... میں فوراً ان کا مطالبہ

www.Urdufanz.com

پورا کر دوں گا"۔

وہ بھی غم محسوس کرنے لگے... جب باپ کا یہ حال تھا تو نہ جانے ماں کا کیا حال ہو رہا ہو گا... لیکن وہ ان کے لیے کچھ نہیں کر سکتے تھے... کچھ بھی تو نہیں... ان کا بیٹا تو ایک سال پہلے ہلاک ہو چکا تھا۔

اور پھر کمال خان رجسٹر لے آیا... انہوں نے رجسٹر کا مطالعہ شروع کیا... ان کے ذہن میں یہ بات تھی کہ اس غرض کے لیے ہوٹل میں ٹھہرنے والے نے کافی دیر تک قیام کیا ہو گا... انہوں نے کمرہ بھی بھائیہ صاحب کی رہائش کے آس پاس یا ان کے راستے میں کہیں لیا ہو گا... تبھی وہ اپنا کام کر سکتے تھے... جب کافی دیر گزر گئی... تو کمال خان سے رہا نہ گیا... بے چین ہو کر اس نے کہا۔

"آخر آپ کیا دیکھ رہے ہیں... کچھ ہمیں بھی تو بتائیں... شاید میں آپ کی مدد کر سکوں"۔

"ہمیں ایسے لوگوں کی فہرست تیار کرنا ہے... جنہوں نے پچھلے سال کافی لمبا قیام ہوٹل میں کیا تھا"۔

"یہ کیا مشکل ہے... میں ابھی فہرست تیار کر دیتا ہوں"۔

"نہیں... یہ کام ہم خود کریں گے... اوہو... یہ... یہ کیا"۔

ایسے میں انسپکٹر جمشید کی نظریں رجسٹر پر چپک کر رہ گئیں۔

○☆○

مکڑی

انہوں نے چونک کر ان کی طرف دیکھا... ان کے چہرے پر جوش ہی جوش نظر آ رہا تھا۔

"ہوٹل کے رجسٹر میں آپ کو ایسی کیا چیز نظر آ گئی"۔ محمود نے کہا۔

"ایک شخص کے شناختی کارڈ کی تصویر"۔ وہ بولے۔

اور پھر وہ بھی اس تصویر پر جھک گئے... اس شخص کا نام شریف خان تابو تھا... وہ ہوٹل میں قریباً ایک ماہ ٹھہرا رہا تھا۔

"کیا یہ کوئی جانا پہچانا مجرم ہے؟"

"نہیں... ہرگز نہیں"۔

"تب پھر آپ کو اس میں کیا عجیب بات نظر آ گئی"۔

"یہ شخص ایک بہترین کیمرہ مین ہے تقریبات کی ویڈیو فلمیں بنوانے کے لیے عام طور پر اس کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں"۔

"تب پھر... یہ یہاں بھی اپنے کام کے سلسلے میں آیا ہو گا... اس میں عجیب بات کیا ہے"۔

www.urdufanz.com

"آؤ چلیں.... اس سے ملاقات کے لیے ہمیں دارالحکومت جانا ہو گا"۔

"گویا اب ہمیں کبھی ادھر آنا ہو گا.... اور کبھی ادھر جانا ہو گا"۔

"یہ ضروری نہیں"۔ وہ جانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"لیکن لمبا قیام کرنے والے تو رجسٹر میں اور لوگ بھی ہیں جناب"۔ کمال خان نے حیران ہو کر کہا۔

"پہلے ہم اس شخص سے بات کریں گے"۔

انہوں نے کمال خان کی طرف کوئی توجہ نہ دی.... وہ گہری سوچ میں گم تھے.... پھر وہ دارالحکومت پہنچے.... ٹیلی فون ایکس چینج سے انہوں نے شریف خان نابو کے نمبر معلوم کیے.... پھر اسے فون کیا' دوسری طرف سے اس کی آواز سن کر انہوں نے کہا۔

"ہمیں ایک کام کے سلسلے میں آپ سے ملاقات کرنا ہے.... معاملہ فوری نوعیت کا ہے"۔

"آ جائیں.... میں اس وقت فارغ ہوں"۔

"اپنا پتا نوٹ کروائیں"۔

اس کا پتا نوٹ کرنے کے بعد وہ اس کے گھر کی طرف روانہ ہوئے.... شریف خان نابو نے ان کا استقبال حیرت زدہ انداز میں کیا.... جب انہوں نے اپنا تعارف کروایا تو وہ اور زیادہ حیران ہوا۔

"آپ کو مجھ سے کیا کام آ پڑا.... آپ مجھے وہاں بلا لیتے"۔

"نہیں.... ضرورت ہمیں تھی.... اس لیے ہمیں آنا چاہیے تھا"۔

"خیر فرمائیں.... کیا خدمت کر سکتا ہوں؟"

"آپ نے گزشتہ سال ایک ماہ تک ہوٹل چاندنی میں قیام کیا تھا.... میں جوہر ٹاؤن کی بات کر رہا ہوں"۔

"اوہ اچھا.... وہ ہوٹل.... ہاں! یہ ٹھیک ہے"۔

"آپ جوہر ٹاؤن میں کس سلسلے میں گئے تھے اور ہوٹل چاندنی میں کیوں ٹھہرے رہے.... جب کہ میرے خیال میں آپ بہت مصروف آدمی ہیں.... آپ کو تو کبھی کہیں' کبھی کہیں جانا آنا پڑتا ہے.... پھر آپ ایک ماہ تک ایک ہوٹل میں کیوں رکے رہے؟"

"مجھے جوہر ٹاؤن میں مختلف تقریبات کی فلمیں تیار کرنا تھیں.... لیکن وہاں میرے پاس رہائش کی تو کوئی جگہ ہے نہیں.... میرا گھر تو یہاں ہے.... لہٰذا مجھے ہوٹل میں ٹھہرنا پڑا"۔

"بہت خوب! یہی میرا خیال تھا"۔ وہ مسکرائے۔

"تب پھر آپ کس سلسلے میں آئے ہیں؟"

"آپ نے ایک ماہ کے دوران کتنی تقریبات کی فلمیں تیار کیں"۔

"اب تو اچھی طرح یاد نہیں"۔

"کم از کم ایک دو نام تو ضرور آپ کو یاد ہوں گے"۔

www.urdufanz.com

"جی نہیں.... روزانہ کا کام جو ہوا"۔ اس نے انکار میں سر ہلایا۔

"چلیے خیر.... نام نہ سہی.... ایسی کوئی عمارت تو یاد ہو گی.... جس میں آپ نے فلم بنائی تھی"۔

"عمارت.... جی نہیں.... کوئی عمارت بھی یاد نہیں"۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے جناب؟"

"جو لوگ مجھ سے فلمیں بنوا رہے تھے.... وہ خود مجھے آ کر ہوٹل سے لے جاتے تھے.... اپنی گاڑی میں لے جاتے تھے اور چھوڑ بھی جاتے تھے.... ان حالات میں مجھے کوئی عمارت کیسے یاد رہ سکتی ہے"۔

"کیوں جناب! کیا آپ کوئی رسید بک نہیں رکھتے.... جو لوگ آپ سے فلم بنواتے ہیں.... وہ آپ سے رقم ادا کرتے وقت رسید بھی تو لیتے ہوں گے"۔

"رسید"۔ اس نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

"ہاں! رسیدیں"۔

"جی نہیں.... میں لوگوں کو رسیدیں نہیں دیتا"۔

"تب پھر آپ انکم ٹیکس ادا نہیں کرتے"۔

"جی.... کیا مطلب.... یہ آپ انکم ٹیکس کی بات کہاں سے لے آئے.... آپ نے تو بتایا تھا کہ آپ کا تعلق محکمہ سراغرسانی سے ہے"۔

"ہاں! غلط نہیں بتایا تھا.... یہ بات تو باتوں میں آ گئی.... کیا آپ

ٹیکس دیتے ہیں؟"

"نن نہیں.... ہاں"۔ وہ گڑبڑا گیا۔

"آپ نے ہاں کہا یا نہیں.... کچھ سمجھ میں نہیں آیا"۔

"میں ٹیکس ادا کرتا ہوں"۔ اس نے بھنا کر کہا۔

"بہت خوب! اب ہوئی نا بات.... تب آپ رسید بھی دیتے ہوں گے"۔

"ہاں! یہ درست ہے"۔

"تب.... گزشتہ سال آپ نے جن لوگوں کی فلمیں بنائیں.... انہیں رسیدیں بھی دی ہوں گی.... آپ اپنی رسید بک نکالیے"۔

"کوئی فائدہ نہیں"۔ وہ بولا۔

"کیا مطلب.... کوئی فائدہ نہیں"۔

"ہاں! میں نے وہاں صرف ایک پارٹی کا کام کیا تھا.... اور اس نے مجھ سے رسید نہیں مانگی تھی"۔

"چلیے.... اس پارٹی کا نام بتا دیں"۔

"افسوس.... میں نہیں جانتا"۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"۔

"آپ یقین نہیں کریں گے.... لیکن بات سچ ہے"۔

"دیکھیے.... آپ جو کہیں.... سچ کہیں.... جھوٹ آپ کے لیے نقصان دہ ثابت ہو گا.... ہاں! اب بتائیں"۔

www.Urdufanz.com

"میں اس پارٹی کا نام نہیں جانتا.... لیکن اس نے مجھ سے ایک ماہ میں کئی فلمیں بنوائی تھیں.... اور وہ فلمیں صرف ایک آدمی کی بنانا تھیں.... وہ ایک نوجوان ہے.... اس ہوٹل کے مالک کا بیٹا.... اس کا نام گوگی ہے.... مجھے کہا گیا تھا کہ انہیں گوگی کی حرکات و سکنات کی فلمیں چاہئیں.... مطلب یہ کہ اس کی ہر وقت ہر گھڑی فلم بنائی جائے.... لیکن خفیہ طور پر.... اور اس کام کا انہوں نے مجھے بہت بھاری معاوضہ دینے کی بات کی تھی.... ہوٹل کے اخراجات بھی پورے ایک ماہ کے انہوں نے ہی ادا کیے تھے.... اس طرح میں نے ان کی ہدایت پر یہ کام کیا تھا.... کام مکمل ہونے کے بعد میں نے فلمیں ان کے حوالے کر دیں.... اور انہوں نے مجھے معاوضہ دے دیا۔

"کتنا معاوضہ"۔

"ایک لاکھ روپے"۔

"آپ نے فلمیں کس کے حوالے کی تھیں"۔

"ان صاحب کا فون ملا تھا کہ وہ اپنا ایک آدمی بھیج رہے ہیں.... ایک لاکھ روپے اس سے لے کر فلمیں دے دیں.... چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا"۔

"گویا پورا معاملہ فون پر طے ہوا تھا"۔

"جی ہاں"۔ اس نے کہا۔

"لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ انسپکٹر جمشید نے برا سا منہ بنایا۔

"جی.... کیا مطلب.... کیا کیسے ہو سکتا ہے"۔ اس نے فکرمند ہو کر کہا۔

"ایک نامعلوم آدمی نے آپ سے یہ معاملہ فون پر طے کیا اور آپ فلمیں بنانے کے لیے جوہر ٹاؤن چلے گئے.... آپ نے کیسے یقین کر لیا کہ وہ ایک ماہ بعد آپ کو تمام معاوضہ اور اخراجات ادا کر دے گا"۔

"اس نے جب معاملہ طے کیا تھا.... پچیس ہزار ایڈوانس دیے تھے"۔

"ہاں! اب بات بنی.... یہ ہو سکتا ہے.... خیر وہ رقم کس طرح ادا کی گئی"۔

"وہی آدمی لے کر آیا تھا جو ایک ماہ بعد فلمیں لینے آیا تھا اور بقایا رقم لے کر آیا تھا"۔

"بہت خوب! اس آدمی کا حلیہ بتا دیں"۔

"اس کا رنگ سانولا تھا.... چہرہ لمبا.... ناک بالکل گول.... اسی طرح گول گول آنکھیں.... بالکل الوؤں جیسی.... میں تو اسے دیکھ کر ڈر گیا تھا"۔

"آپ نے یہ کام کرنے سے پہلے یہ نہیں سوچا کہ کہیں یہ کوئی چکر تو نہیں"۔

"سوچا تھا.... چکر محسوس بھی ہوا تھا.... لیکن عقل پر ایک لاکھ کی رقم نے پردہ ڈال دیا.... اور دل نے کہا.... کہ مجھے کیا.... مجھے تو

www.Urdufanz.com

صرف فلم بنانا ہے اور یہ میرا پیشہ ہے.... کسی چکر سے بھلا میرا کیا تعلق"۔

"ہوں.... لیکن آپ کو شاید معلوم نہیں.... کہ اس چکر میں ایک عدد قتل بھی ہو چکا ہے"۔ انہوں نے سرد آواز میں کہا۔

"کیا!!!"

وہ چلا اٹھا.... آنکھیں خوف سے پھیل گئیں۔

"ہاں! یہی بات ہے.... ایک خوفناک سازش ہوئی ہے.... آپ کے ذریعے اس نوجوان کی فلم بنوائی گئی.... کسی اور نوجوان کو اس کی فلمیں دکھا کر اس کی حرکات اور سکنات کی مشق کرائی گئی.... اور پھر اس نوجوان کو قتل کر کے اس کی جگہ دوسرے نوجوان کو بھیجا گیا.... جو ہوٹل میں ایک سال تک ہوٹل کے مالک کا بیٹا بن کر رہتا رہا ہے.... اب جب ہم نے تفتیش شروع کی تو وہ فرار ہو گیا"۔

"نن نہیں.... نہیں"۔ وہ چلا اٹھا۔

"آپ کا اس جرم میں کتنا حصہ ہے.... آپ کو سزا ملے گی یا نہیں.... یہ فیصلہ کرنا عدالت کا کام ہے.... فی الحال آپ زیر حراست ہیں"۔

"نن نہیں.... نہیں.... نہیں"۔ وہ چلا اٹھا۔

"آپ کو ایسی خفیہ فلم بنانے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا کہ شاید اس کے پیچھے کوئی مجرمانہ ذہن بھی کام کر رہا ہو.... لیکن آپ لالچ میں

گئے.... اب کچھ تو سزا آپ کو ملنی چاہیے.... آپ نے تو یہ بھی نہیں سوچا کہ آخر اتنے سے کام کے آپ کو ایک لاکھ سے زائد روپے کیوں دے رہا ہے.... ظاہر ہے اس نے ایک لاکھ تو صرف آپ کو دیے ہیں اور فلموں کے اخراجات الگ سے دیے ہیں، ہوٹل کا خرچ بھی دیا ہے.... گویا اس شخص نے سوا لاکھ کے قریب خرچ کیا.... کیا آپ کے ذہن میں ایک بار بھی یہ نہیں آیا کہ آخر یہ کیا چکر ہے.... کہیں یہ کوئی مجرمانہ کارروائی نہ ہو.... اور مجھے یہ کام نہیں کرنا چاہیے.... انکار کر دینا چاہیے"۔

"جی ہاں! یہ سچ ہے.... مجھے ایسے خیالات آئے تھے.... لیکن لالچ نے میری عقل پر پردہ ڈال دیا.... میں نے سوچا.... میں خود تو کوئی جرم کر نہیں رہا.... میں تو صرف فلم بنا کر دے رہا ہوں"۔

"یہ بھی جرم ہے.... آپ کسی شخص کی فلم اس کی مرضی کے بغیر نہیں بنا سکتے.... بات واضح ہو گئی.... آپ پر تو فرد جرم لگ گئی.... آپ کو گرفتار کیا جاتا ہے"۔

یہ کہہ کر انہوں نے اکرام کے نمبر ڈائل کیے.... اسے ہدایات دیں اور فون بند کر دیا۔

"دیکھیے.... میں خود مجرم نہیں ہوں.... بس لالچ میں آ گیا.... کیا آپ اس معاملے کو رفع دفع نہیں کر سکتے"۔

"نہیں.... آپ کو کچھ نہ کچھ تو سزا ملے گی.... ورنہ آیندہ کوئی

www.Urdufanz.com

آپ کو پانچ لاکھ کی پیش کش کرے گا تو آپ اس کی پیش کش کو بھی قبول کرلیں گے"۔

"ہوں اچھا.... جیسے آپ کی مرضی"۔ اس نے پریشان ہو کر کہا۔

پھر اکرام وہاں پہنچ گیا.... اس کے ماتحتوں نے شریف خان کو گرفتار کرلیا.... اب وہ اکرام سے بولے۔

"ایک حلیہ سنو اکرام.... سانولا رنگ، گول چہرہ.... الووں جیسی آنکھیں"۔

"یہ مکڑی ہے"۔ اکرام ہنسا۔

"یہ کہاں ملے گا؟"

"بہت خطرناک ہے.... کئی بار کا سزا یافتہ ہے.... ہوٹل نور اس کا خاص ٹھکانہ ہے.... ویسے مجھے اس کا گھر بھی معلوم ہے"۔

"تو پھر چلو اکرام.... پہلے اس کے گھر چلتے ہیں.... ہوٹل بعد میں"۔

"جی بہتر"۔ اس نے کہا۔

وہ مکڑی کے گھر پہنچے.... دستک کے جواب میں ایک عورت کی آواز سنائی دی۔

"کون؟"

"ہمیں مکڑی سے ملنا ہے"۔

"وہ گھر میں نہیں ہے.... ہفتے میں صرف ایک بار گھر کا چکر لگاتا

ہے.... کل اس نے چکر لگایا تھا، اس کا مطلب ہے.... اب چھے دن بعد آئے گا"۔

"اوہ اچھا خیر"۔

"اگر کوئی پیغام ہے تو دے دیں.... میں بتا دوں گی"۔

"نہیں.... ویسے وہ ہمیں کہاں ملے گا"۔

"ہوٹل نور میں.... لیکن.... بہتر ہو گا.... کہ آپ اس سے کوئی کام نہ لیں.... اگر آپ نے اس سے کوئی کام لیا تو وہ آپ کو بلیک میلنگ کے چکر میں پھانسے گا.... آپ شریف لوگ دکھائی دیتے ہیں اس لیے کہہ رہی ہوں.... ورنہ اس سے ملنے تو صرف غنڈے آتے ہیں"۔

"اوہ اچھا خیر.... آپ اس کی کیا لگتی ہیں؟"

"اس کی بدنصیب بیوی"۔

"یہ آپ نے کیا کہا.... بدنصیب بیوی"۔

"ہاں! یہ بدنصیبی نہیں تو اور کیا ہے کہ ایک غنڈے، بدمعاش اور جرائم پیشہ سے میری شادی ہو گئی.... میرے باپ کے پاس جہیز کے لیے پیسے نہیں تھے.... کوئی جہیز کے بغیر مجھ سے شادی کرنے کو تیار نہیں تھا، ایسے میں مکڑی نے میرے والد سے کہا کہ وہ اس کی بیٹی سے بغیر کسی لالچ کے شادی کرنے پر تیار ہے.... باپ نے مکڑی کے بارے میں کچھ معلوم نہ کیا اور شادی کر دی.... اس کا اب یہ حال ہے کہ ہفتے میں ایک بار آتا ہے.... گھر کا خرچ دے کر چلا جاتا ہے.... یہ کوئی زندگی

www.Urdufanz.com

ہے.... میرے تین بچے ہیں.... سوچتی ہوں.... بڑے ہو کر کیا وہ بھی غنڈے بنیں گے.... ان کا کیا مستقبل ہو گا"۔

"ہوں.... واقعی.... پھر آپ کیا چاہتی ہیں؟"

"میرے چاہنے سے کیا ہوتا ہے"۔

"آپ کے لیے عورتوں کے کسی محکمہ میں ملازمت کا بندوبست کیا جا سکتا ہے.... اگر آپ اپنے خاوند سے علیحدہ ہونا چاہتی ہیں تو عدالت کے ذریعے یہ کام بھی ہو سکتا ہے.... اس صورت میں آپ اپنے بچوں کو اس جرائم پیشہ سے دور رکھ سکتی ہیں.... انہیں معاشرے میں رہنے کے قابل بنا سکتی ہیں.... ورنہ آپ تین غنڈے اور اس معاشرہ کو دے دیں گی"۔

"میں تو نہ جانے کب سے ایسا چاہتی ہوں.... لیکن اکیلی عورت کیا کر سکتی ہے"۔

"اب قانون آپ کی مدد کرے گا.... چند دن انتظار کر لیں"۔

"تو کیا واقعی.... کیا ایسا ہو سکتا ہے؟"

"ہاں بالکل.... ایسا ہو سکتا ہے.... اور ایسا ہو گا"۔

"اللہ آپ کا بھلا کرے.... زندگی میں پہلی بار ایک امید افزا بات سن رہی ہوں"۔

"تب آپ انتظار کریں.... ہم ضرور آپ کی مدد کریں گے ان شاء اللہ"۔

"آپ کے نام کیا ہیں؟"

"اس خادم کو انسپکٹر جمشید کہتے ہیں"۔

"کیا!!!" وہ چلائی۔

"کیوں! کیا ہوا.... آپ اس طرح کیوں چلائیں؟" انہوں نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس کے منہ سے کئی بار آپ کا نام سنا ہے.... بہت نفرت زدہ انداز میں آپ کا ذکر کرتا ہے.... آپ کو اپنا بدترین دشمن خیال کرتا ہے.... اور اس کا کہنا ہے.... کبھی آپ اس کی زد پر آ گئے تو وہ وار کرنے میں ذرا دیر نہیں لگائے گا"۔

"اوہ اچھا! یہ بات ہے.... تو اب ہم ہوٹل جا ہی رہے ہیں.... وہاں اس سے ملاقات ہو گی"۔

"میں آپ کو اس کا مشورہ نہیں دوں گی.... آپ اس کے نزدیک نہ جائیں.... اپنے ماتحتوں کے ذریعے اسے گرفتار کرائیں"۔

"آپ فکر نہ کریں"۔ وہ مسکرا دیے۔

پھر وہ ہوٹل نور پہنچے.... اس ہوٹل میں ان کا آنا پہلی بار ہوا تھا.... یہاں کا عملہ انہیں بالکل نہیں جانتا تھا.... وہ سیدھے کاؤنٹر پر پہنچے۔

"ہمیں مسٹر مکڑی سے ملنا ہے"۔

"اس ہوٹل میں کسی مکڑی کا کیا کام.... یہ ہوٹل مکڑیوں کے

www.Urdufanz.com

لیے نہیں، انسانوں کے لیے ہے"۔

"میں بھی انسان کی ہی....."

ایسے میں وہ کہتے کہتے رک گئے.... ان کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

○☆○

تیسری حیرت

ہوٹل میں انہیں ایک ایسا آدمی نظر آیا تھا جس کے نظر آنے کی ایک فیصد بھی امید نہیں تھی.... وہ اسے بہت اچھی طرح جانتے تھے.... اس کے کاموں سے بھی واقف تھے.... یہ اور بات ہے کہ اس نے اپنا حلیہ بدل رکھا تھا اور اس حلیے میں اسے کوئی دوسرا شاید نہ پہچان سکتا.... یہی وجہ تھی کہ انہوں نے جملہ ادھورا چھوڑا اور یہ کہتے ہوئے اس کی طرف مڑ گئے۔

"ایک منٹ.... میں ابھی آیا"۔

وہ شخص ہوٹل سے باہر کی طرف جا رہا تھا.... انہوں نے تیز تیز قدم اٹھائے اور اس کے راستے میں آ گئے۔

"ہیلو کاشوری"۔

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے.... میرا نام کاشوری نہیں.... راجا صفدر ہے"۔

"اوہ نہیں! تم کاشوری ہو.... لیکن تم تو پولیس مقابلے میں مارے گئے تھے.... تمہیں زندہ سلامت دیکھ کر حیرت ہوئی.... اور یہ تم

www.Urdufanz.com

اس ہوٹل میں کیا کر رہے ہو"۔ انہوں نے گہرے طنزیہ انداز میں کہا۔

"آپ کو یقیناً دھوکا ہوا ہے.... میرا نام راجا صفدر ہے.... میں اتفاق سے اس ہوٹل کا مالک ہوں"۔

"ہائیں.... کیا واقعی.... بھئی بہت خوب! یہ تو تم نے بہت بڑی خبر سنائی کاشوری.... ویسے بھی.... پولیس مقابلے میں مارے جانے کے بعد بھی اگر کوئی انسان زندہ رہ سکتا ہے اور اس جیسے بڑے ہوٹل کا مالک بن سکتا ہے تو اس سے بڑی خوشی کی بات اور کیا ہو سکتی ہے.... پھر تو ہر جرائم پیشہ ایسے پولیس مقابلے چاہے گا"۔

"آپ تمیز سے بات کریں جناب.... بار بار ایک بات کو دہرائے چلے جا رہے ہیں.... ہے کوئی تک.... ارے صاحب.... میرا نام کاشوری نہیں.... راجا صفدر ہے.... آپ اس ہوٹل کے کسی بھی فرد سے پوچھ لیں.... عملے سے پوچھ لیں.... یا گاہکوں سے پوچھ لیں.... گذشتہ پانچ سال سے میں اس ہوٹل کا مالک ہوں.... سابقہ مالک سے میں نے یہ ہوٹل خریدا تھا۔

"اوہو اچھا.... کمال ہے.... آپ نے یہ ہوٹل کتنے میں خریدا تھا اور آپ کے پاس ہوٹل خریدنے کے لیے اتنی دولت کہاں سے آئی تھی.... کیا آپ نے اس دولت پر انکم ٹیکس ادا کیا تھا"۔

"حد ہو گئی.... آپ آخر ہیں کون؟"

"جسے دیکھ کر آپ ہوٹل سے کھسک رہے تھے"۔ وہ مسکرائے۔

"کیا کہا.... میں آپ کو دیکھ کر کھسک رہا تھا.... ضرور آپ کا دماغ خراب ہے.... اب مجھے آپ کے خلاف کوئی قدم اٹھانا پڑے گا.... آپ آئیے میرے ساتھ"۔

یہ کہہ کر اس نے ان کا بازو مضبوطی سے پکڑ لیا.... جیسے اسے خطرہ تھا کہ کہیں وہ فرار نہ ہو جائیں اور ہال کے دوسری طرف بنے ایک شیشے کے کمرے کی طرف چلا۔

"آپ لوگ بھی آ جائیں ذرا.... اور اکرام.... تم اسے دیکھو.... وہ کہاں ہے.... اگر اس نے ہمیں ہوٹل میں داخل ہوتے دیکھ لیا ہے.... تب وہ بھی چھپنے یا کھسکنے کے چکر میں ہو گا.... اس کا بھی امکان ہے کہ کھسک بھی لیا ہو.... کیونکہ ہم تو پڑ گئے تھے کاشوری صاحب کے چکر میں"۔

"پھر وہی کاشوری.... اور یہ آپ نے کس کی بات کی ہے.... کس سے بات کی ہے؟" اس نے حیران ہو کر کہا۔

"ابھی وضاحت کروں گا.... تم اپنے دفتر میں لے جا رہے ہو"۔

"ہاں ضرور.... کیوں نہیں"۔

اور پھر وہ سب اس کے دفتر میں آ بیٹھے۔

"پہلے میں اپنے ساتھیوں سے تمہارا تعارف کرا دوں.... یہ بے چارے تم سے واقف نہیں ہیں.... یہ تمہارے سیاہ کارناموں سے واقف ہیں"۔

www.Urdufanz.com

"جو جی میں آئے کرلیں.... تھوڑی دیر بعد آپ ایسی ایک بات بھی نہیں کر سکیں گے"۔

"اچھی بات ہے.... آپ اپنی کوشش کرلیں.... میں انہیں آپ کے بارے میں بتا دیتا ہوں"۔

"او کے"۔ اس نے طنزیہ انداز میں کہا اور کسی کو فون کرنے لگا۔

ادھر وہ اپنے ساتھیوں سے کہہ رہے تھے۔

"یہ مسٹر کاشوری ہے.... جرائم کی دنیا کا ایک نامور آدمی.... اس نے کئی بنک لوٹے.... کئی قتل کیے.... اور بھی کئی جرائم کیے.... پھر اسے سزا ہو گئی.... لیکن یہ جیل توڑ کر بھاگ نکلا.... پولیس نے اس کا تعاقب کیا.... تو یہ پولیس مقابلے میں مارا گیا تھا"۔

"جی.... کیا فرمایا آپ نے.... مارا گیا تھا"۔

"ہاں بھئی.... ایسا بھی ہوتا ہے.... ہماری لائبریری میں وہ اخبارات مل جائیں گے.... جن میں اس کے پولیس مقابلے میں مارے جانے کی خبریں شائع ہوئی تھیں.... لیکن اب مجھے اس پولیس مقابلے پر حیرت ہو رہی ہے اور میں مکڑی کو بھول بیٹھا ہوں.... ارے باپ رے.... مم.... مکڑی"۔ وہ چونکے۔

"اب آپ کو کیا ہوا؟"

"اب دوسری حیرت شروع ہو گئی"۔ وہ بولے۔

"خدا کا شکر ہے.... تیسری حیرت شروع نہیں ہوئی"۔ فاروق مسکرایا۔

"اس کا کیا ہے.... وہ بھی ہو گی"۔ محمود نے کہا۔

"پہلے تو آپ یہ بتائیں.... آپ چونکے کس بات پر.... مکڑی کی تلاش میں تو ہم یہاں آئے ہیں"۔

"میرے ذہن میں یہ بات آئی ہے کہ وہ نوجوان بھی تو ہوٹل چاندنی کا مالک بن بیٹھا تھا.... اور ادھر یہ صاحب اس ہوٹل کے مالک بنے بیٹھے ہیں"۔

"اوہ.... اوہ"۔ وہ ایک ساتھ بولے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے بھئی.... کیا اب مردہ لوگ اٹھ اٹھ کر ہوٹلوں پر قبضے کریں گے"۔ انسپکٹر جمشید نے بوکھلا کر کہا۔

"واقعی جمشید.... حیرت ہے کہ بڑھتی چلی جا رہی ہے"۔ پروفیسر بولے۔

"ہاں تو آپ مسٹر کاشوری کے بارے میں بتا رہے تھے"۔

"ان کا کہنا ہے کہ پانچ سال پہلے انہوں نے یہ ہوٹل خریدا تھا.... جب کہ چھ سال پہلے یہ پولیس مقابلے میں مارے جا چکے ہیں.... ان کا نام کاشوری ہے.... لیکن یہ.... یہ بات ماننے پر تیار نہیں.... کہتے ہیں.... ان کا نام راجا صفدر ہے.... اب یہ شاید اپنے وکیل کو بلا رہے ہیں"۔

www.Urdufanz.com

"ہاں! یہی بات ہے"۔ اس نے غرا کر کہا.... اسی وقت اس نے ریسیور رکھا تھا۔

"تو آپ کاشوری نہیں.... راجا صفدر ہیں"۔

"یہی بات ہے"۔

"پانچ سال پہلے یہ ہوٹل کس کا تھا؟"

"پہلے تو آپ اپنا تعارف کروائیں"۔ اس نے جل بھن کر کہا۔

"جانے دو بھائی.... ایسی بھی کیا بے رخی.... آپ اور مجھے نہیں پہچانتے.... ہمارا تو کئی بار آمنا سامنا ہوا ہے.... ہم تو عدالتوں میں بھی ایک دوسرے کے خلاف کھڑے ہوئے ہیں.... اور اب تم کہہ رہے ہو.... میں اپنا تعارف کراؤں.... خیر اگر ایسی ہی بے رخی پر اڑے رہنا چاہتے ہیں تو کوئی پروا نہیں.... خادم کو انسپکٹر جمشید کہتے ہیں"۔

"اوہ اچھا.... یہ آپ ہیں.... میں نے آپ کے بارے میں بہت سنا ہے.... لیکن یقین کریں.... ملاقات آج پہلی بار ہو رہی ہے"۔

"تب پھر حلیہ تبدیل کروانے میں کسی پلاسٹک سرجری کے ماہر کی خدمات کیوں حاصل نہیں کیں.... اس طرح زیادہ روپے خرچ ہوتے کیا؟" انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"آپ اب تک اس خیال پر اڑے ہوئے ہیں.... کہ میں کاشوری نامی آدمی ہوں.... حالانکہ میں جانتا تک نہیں کہ کاشوری کون تھا.... جو پولیس مقابلے میں مارا گیا"۔

"فکر نہ کریں.... آپ کو سب کچھ بتا دیں گے.... پہلے تو آپ کے وکیل سے بات کر لیں.... یہ کہہ کر وہ اپنے موبائل پر کسی کو فون کرنے لگے۔

"اب آپ خود کسے فون کرنے لگے؟"

"اگر آپ اپنے وکیل کو بلا سکتے ہیں تو ہم کیوں کسی کو نہیں بلا سکتے"۔

"ضرور.... ضرور.... چاہے دس وکیل جمع کر لیں.... لیکن آپ مجھے کاشوری پھر بھی ثابت نہیں کر سکتے"۔

"اور اگر میں نے یہ بات ثابت نہ کی تو گویا کوئی کام نہیں کیا"۔

"حد ہو گئی"۔ اس نے تلملا کر کہا۔

"ہاں واقعی.... ہماری طرف بھی یہی معاملہ ہے"۔ فاروق نے شوخ آواز میں کہا۔

"کیا معاملہ ہے؟" وہ چونکا۔

"یہ کہ حد ہو گئی"۔ فاروق بولا۔

اس کا منہ بن گیا.... پھر ایک بھاری بھرکم آدمی اندر داخل ہوا.... اس کے چہرے سے چالاکی ٹپک رہی تھی۔

"بابر فرشوری کہتے ہیں مجھے.... وکیل ہوں مسٹر راجا صفدر کا.... یہ تھا میرا تعارف"۔

"انسپکٹر جمشید.... محکمہ سراغرسانی سے"۔

www.Urdufanz.com

"اوہ! آپ تو ایک مشہور و معروف شخص ہیں.... میرے موکل سے آپ کا کیا جھگڑا ہے"۔

"کوئی ذاتی جھگڑا نہیں ہے.... وہی قانون کا اور جرم کا جھگڑا ہے.... میرا دعویٰ ہے کہ یہ شخص جسے آپ راجا صفدر کے نام سے کر پکار رہے ہیں.... دراصل ایک جرائم پیشہ اور سزا یافتہ شخص کاشوری ہے.... جسے بیس سال قید سخت کی سزا ہوئی تھی.... لیکن یہ جیل توڑ کر بھاگ نکلا تھا.... تاہم پولیس نے اس کا تعاقب کیا تھا.... اور یہ پولیس مقابلے میں مارا گیا تھا.... اس کی لاش اس کے لواحقین کے سپرد کر دی گئی تھی.... لیکن آج یہ زندہ سلامت ہے اور اس ہوٹل کا مالک بنا بیٹھا ہے.... میرا اس سے سوال یہ ہے کہ کاشوری تو مارا گیا تھا.... پھر.... یہ زندہ کیسے ہے اور اس ہوٹل کا مالک کیسے ہے؟" وہ یہاں تک کہہ کر رک گئے۔

"ہوں! آپ اپنی بات کہہ چکے"۔ وکیل نے پوچھا۔

"بالکل کہہ چکا"۔

"اب میری سنئے.... آپ کو ایک شاندار غلط فہمی ہوئی ہے.... یہ مسٹر راجا صفدر ہیں.... ایک حادثے میں ان کے چہرے کی ساخت بدل گئی تھی.... ایک ماہر پلاسٹک سرجری سے ان کا چہرہ درست کرایا گیا.... اس طرح ان کا حلیہ جو نکلا.... وہ یہ ہے.... ہو سکتا ہے، اس عمل میں ان کے چہرے میں کاشوری نامی مجرم کی مشابہت آ گئی ہو.... راجا

صاحب آپ انہیں پلاسٹک سرجری والی فائل کیوں نہیں دکھا دیتے.... جس میں آپ کا سابقہ چہرہ بھی موجود ہے.... اور پلاسٹک سرجری کرانے کے بعد جو چہرہ بنا.... وہ بھی موجود ہے اور اس پر اس ماہر کی تصدیق ہے"۔

"اوہ ہاں واقعی.... آپ وکیل ہیں نا.... فوراً" معقول نکتہ پیش کر دیا.... میں ابھی فائل نکال کر لاتا ہوں"۔

"ایک منٹ.... مسٹر بابر خیال رہے.... اگر یہ لوٹ کر نہ آئے تو ان کی جگہ میں آپ کو گرفتار کروں گا.... یا پھر میں ان کے ساتھ جاتا ہوں"۔

"آپ فکر نہ کریں.... یہ کیوں فرار ہونے لگے.... جب کہ انہیں فرار ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے"۔ وکیل مسکرایا۔

"اوہ اچھا.... ٹھیک ہے"۔

پھر وہ چلا گیا.... جلد ہی وہ ایک فائل لے آیا.... اس میں وکیل کے بیان کے عین مطابق دونوں چہرے موجود تھے.... انہوں نے پلاسٹک سرجری کے ماہر کا نام پتا اور فون نمبر نوٹ کر لیے اور بولے۔

"خیر.... میں اس معاملے کو دیکھوں گا کہ یہ کہاں تک درست ہے.... پہلے آپ یہ بتائیں.... اس ہوٹل کو خریدنے سے پہلے آپ کیا کرتے تھے"۔

"تعلیم حاصل کرنے کے بعد فارغ تھا.... میرے ایک عزیز

www.Urdufanz.com

دوسرے ملک میں کاروبار کرتے تھے.... ان کی کوئی اولاد نہیں تھی.... انھوں نے مرنے سے پہلے ساری دولت میرے نام کر دی.... دولت جب اس طرف منتقل ہوئی تو اس سے میں نے یہ ہوٹل خرید لیا.... اس کی فائل بھی میں ساتھ ہی لایا ہوں.... کیونکہ مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ اب آپ یہ بات پوچھیں گے۔"

اب انھوں نے اس فائل کو غور سے دیکھا.... اس دولت پر ٹیکس بھی ادا کیا گیا تھا.... اور ہوٹل کی خریداری کے سلسلے میں تمام قانونی تقاضے پورے کیے گئے تھے.... وہ چکرا کر رہ گئے.... آخر اٹھتے ہوئے بولے۔

"ہم جا رہے ہیں.... لیکن آپ یہ خیال نہ کر لیں کہ ہمیں اس کہانی پر یقین آ گیا ہے.... ہم ڈھول کا پول ضرور کھولیں گے.... اس بات کو لکھ لیں.... میں آپ کو کاشوری ثابت کر کے رہوں گا۔"

"اور آپ بھی اس بات کو لکھ لیں.... آپ میرے موکل کو کاشوری ثابت نہیں کر سکیں گے.... اور آپ کو اپنے دعوے کے مطابق یہ ملازمت چھوڑنے کی تیاری کر لینا چاہیے۔"

"اگر میں یہ بات ثابت نہ کر سکا.... تو ملازمت ضرور چھوڑ دوں گا.... فکر نہ کریں.... پھر مجھے اس ملازمت میں رہنے کا کوئی حق نہیں رہ جائے گا۔"

"بہت خوب۔" وہ بولے۔

اچانک انسپکٹر جمشید کو ایک خیال آیا.... انھوں نے موبائل فون
اپنی خفیہ فورس کے ایک کارکن کے نمبر ملائے.... پھر خفیہ الفاظ میں
چند ہدایات دیں.... ان ہدایات کے دینے کے بعد بھی وہ وہاں چند
ٹھہرے رہے.... انھیں اٹھتے ہوئے نہ دیکھ کر وکیل نے پوچھا۔

"کیا بات ہے.... آپ جانا بھول گئے ہیں کیا؟" اس کے لہجے میں
طنز تھا۔

"نہیں.... یاد ہے.... کہ ہمیں یہاں سے جانا ہے.... لیکن
را" رکنا پڑ گیا ہے.... وقت اور فاصلے کا مسئلہ ہے نا"۔ وہ یہ کہتے
ے مسکرائے۔

"وقت اور فاصلے کا مسئلہ.... کیا مطلب؟" وہ چونک اٹھے۔

"وقت اور فاصلے کا مسئلہ یہ ہے کہ میں نے اپنے ایک ماتحت کو
کیا ہے.... اسے ہدایات دی ہیں کہ وہ فوراً" اس پلاسٹک سرجری
ماہر کے پاس پہنچ جائے.... اور جب تک میں وہاں نہ پہنچوں....
نہ کوئی فون وصول کرنے دے.... نہ کسی کو فون کرنے دے.... نہ
ے ملے اور نہ کسی سے ملاقات کرے۔"

"کک.... کیا مطلب؟" دونوں اچھلے.... پہلی بار ان کی آنکھوں
الجھن نظر آئی۔

"کیوں.... چونک اٹھے نا.... میں آپ کو یہ مہلت نہیں دوں گا
آپ اس پلاسٹک سرجری کے ماہر کو کوئی پٹی پڑھا دیں.... جی

www.Urdufanz.com

نہیں.... آپ اسے فون نہیں کر سکتے.... میرا آدمی اس کے دفتر پہنچنے ہی والا ہو گا.... اور وہاں پہنچتے ہی وہ مجھے فون کرے گا.... جونہی مجھے اس کا فون ملا.... ہم یہاں سے چلے جائیں گے.... کیوں کیسی رہی؟"

"کوئی خاص بات نہیں.... پلاسٹک سرجری کے ماہر کو پٹی پڑھانے کی ہمیں کیا ضرورت ہے.... جب کہ واقعہ یہی ہے"۔ وکیل نے پر غرور انداز میں کہا.... لیکن اب اس کا انداز کھوکھلا سا تھا۔

"دیکھا جائے گا"۔ وہ بولے۔

پھر ان کے فون کی گھنٹی بجی.... انہوں نے فون سنا اور اپنے ساتھیوں سے مسکرا کر بولے۔

"آئیں بھئی.... چلیں"۔

○☆○

جعلی فائل

وہ وہاں سے فوراً پلاسٹک سرجری کے ماہر کے گھر پہنچے.... اس کی کوٹھی بہت شان دار تھی.... دستک دینے پر ملازم باہر آیا۔

"ہمیں ڈاکٹر نواز باران سے ملنا ہے"۔

"جی آپ انتظار گاہ میں تشریف رکھیں اس طرف.... اپنے کارڈ دے دیجیے.... کیا آپ نے ملاقات کا وقت لے رکھا ہے؟"

"جی نہیں.... ہمیں ملاقات کا وقت لینے کی ضرورت نہیں پڑتی.... آپ یہ کارڈ دے دیں اور ان سے کہہ دیں کہ ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے.... ہمارا تعلق پولیس سے ہے"۔

"اوہ اچھا"۔

اور پھر ملازم جلد ہی لوٹ آیا۔

"آئیے جناب.... انہوں نے دوسرے ملاقاتیوں سے معذرت کر کے آپ کو وقت دیا ہے"۔

"شکریہ"۔ وہ بولے.... اور پھر اس کے ساتھ اندر پہنچے۔

وہاں ایک ادھیڑ عمر ڈاکٹر بیٹھا تھا.... وہ دبلا پتلا تھا.... آنکھوں پر

www.Urdufanz.com

عینک تھی.... چہرے کا رنگ سرخ و سفید تھا.... اس نے ایک نظر ان پر ڈالی.... اٹھ کر ہاتھ ملایا اور بولا۔

"فرمایئے.... میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔

"ایک سال سے کچھ عرصہ پہلے آپ نے کسی راجا صفدر کی پلاسٹک سرجری کی تھی؟"

"یہ تو میں ریکارڈ دیکھ کر بتا سکتا ہوں"۔

"فائل ہم ساتھ لائے ہیں اس کی"۔

"اوہ! تب تو میں فوراً بتا سکوں گا"۔ اس نے کہا۔

انہوں نے کاشوری کی فائل اس کے سامنے رکھ دی.... فائل کو دیکھتے ہی وہ بولا۔

"جی ہاں! یہ کیس میں نے ہی کیا تھا؟"

"فائل میں دو تصاویر ہیں.... ایک پلاسٹک سرجری سے پہلے کی ہے.... اور دوسری سرجری کے بعد کی.... مہربانی فرما کر آپ ہمیں یہ بتا دیں.... سرجری کے بعد جو چہرہ بنا ہے.... ویسا چہرہ آپ سے بنوایا گیا تھا یا وہ خود بخود ایسا بنا ہے"۔

"دونوں باتیں ہو سکتی ہیں"۔ ڈاکٹر نے کہا۔

"کیا مطلب؟" وہ چونکے۔

"اگر انہوں نے کوئی تصویر دی ہو گی.... کہ ہمیں ایسا چہرہ بنوانا ہے.... تو میں نے یہ کیا ہو گا اور اگر انہوں نے کوئی تصویر نہیں دی

تھی تو پھر جیسا بن گیا بن گیا"۔

"ڈاکٹر صاحب! یہ معاملہ بہت خوفناک ہے.... قتل تک بات پہنچی ہوئی ہے.... لہٰذا سوچ سمجھ کر جواب دیں"۔

"جی.... قتل تک.... کیا مطلب؟" وہ بری طرح اچھلا۔

"آپ خوب یاد کر کے بتائیں.... آپ کو تصویر دی گئی تھی یا یہ چہرہ ایسے ہی بن گیا"۔

"جی نہیں.... مجھے کوئی تصویر نہیں دی گئی تھی.... بس مجھ سے یہ کہا گیا تھا کہ جیسا چہرہ ان کا ہے، قریب قریب ویسا ہی رہ جائے.... لیکن ایسا نہ بن سکا.... اور ایسا بن گیا.... انہوں نے اسی کو قبول کر لیا"۔

"شکریہ ڈاکٹر صاحب.... ہم نے آپ کو زحمت دی.... آپ کا قیمتی وقت لیا"۔

"کوئی بات نہیں.... قانون کے ساتھ تعاون کرنا تو ہر شہری کا فرض ہے.... لیکن آپ نے مجھے یہ بتا کر پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے کہ یہ معاملہ قتل کا ہے"۔

"جی ہاں! لیکن آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں.... اس قتل سے آپ کا کوئی تعلق شاید ہی ہو"۔

"یہ آپ نے کیا فرمایا.... شاید ہی ہو.... یقیناً نہیں کیوں نہیں کہا آپ نے"۔

"اس لیے کہ امکان بہر حال ہر بات کا ہوتا ہے"۔

"اچھا خیر.... اور کوئی خدمت"۔

"جی بس شکریہ"۔

اور وہ اٹھ کر باہر آ گئے۔

"کوئی نتیجہ نکالا آپ نے؟"

"ابھی تک نہیں.... معاملہ عجیب و غریب ہے.... ان لوگوں نے تمام قانونی تقاضے پورے کیے ہیں.... اور کہیں کوئی جھول نہیں چھوڑا.... پھر بھی میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ ہے کاشوری ہی.... اور پلاسٹک سرجری کی یہ فائل جعلی ہے"۔ انہوں نے کہا۔

"کیا مطلب.... جعلی فائل؟"

"ہاں! ان لوگوں نے یہ فائل ڈاکٹر نواز باران سے ایسے ہی تیار کرا لی تھی.... ایک بڑی رقم دے کر تاکہ بعد میں کوئی چکر چلے تو وہ فائل دکھا کر اپنی جان بچا لیں"۔

"اس کا مطلب تو پھر یہ ہے کہ ڈاکٹر نواز نے بھی جھوٹ بولا.... جھوٹی فائل تیار کی.... جرم میں اس کی شرکت تو پھر ہو گئی"۔

"ہاں.... بالکل ہو گئی"۔ محمود فوراً بولا۔

"لیکن ہمارے پاس ڈاکٹر کے خلاف بھی کوئی ثبوت نہیں ہے.... اور جب تک کوئی ثبوت نہ ہو.... میں لوگوں کو کمرۂ امتحان میں لے جانا ہرگز پسند نہیں کرتا.... ہم دوسروں کو کمرۂ امتحان میں اس وقت لے

جاتے ہیں.... جب اس کے مجرم ہونے کا ہمیں یقین ہو جاتا ہے.... لیکن مجرم اقرار نہیں کر رہا ہوتا"۔

"جی ہاں! یہ تو ہے"۔

"میرا خیال ہے.... ارے.... ہم مکڑی کو تو بھول ہی گئے.... گئے تو ہم اسی کی تلاش میں تھے.... درمیان میں کاشوری ٹپک پڑا"۔

"آپ نے اس وقت ایک جملہ کہا تھا.... یہ کہ کاشوری نے آپ کو دیکھ لیا تھا.... اور وہ نظر بچا کر ہوٹل سے نکل رہا تھا.... تاکہ ان کی نظریں اس پر نہ پڑیں"۔

"میرا خیال یہی ہے کہ اس نے مجھے پہلے دیکھ لیا تھا اور وہ نظر بچا کر نکل رہا تھا.... لیکن یہ بات ہو سکتا ہے کہ نہ ہو.... مطلب یہ کہ اس نے نہ دیکھا ہو اور ویسے ہی ہوٹل سے کہیں جا رہا ہو"۔

"خیر.... پہلے آپ مکڑی کے بارے میں معلوم کر لیں"۔

"او کے"۔ وہ مسکرائے.... اور اکرام کے نمبر ڈائل کیے اس کی آواز سن کر وہ بولے۔

"ہاں بھئی اکرام.... مکڑی کا کیا بنا؟"

"اس کا کہیں پتا نہیں سر.... ہوٹل میں تو اس کا نام و نشان نہیں ہے.... ایسا لگتا ہے.... کہ اسے کسی ذریعے سے معلوم ہو گیا کہ ہم اس کی تلاش میں ہیں.... لہٰذا اس نے غائب ہونے میں ہی بہتری خیال کی"۔

www.Urdufanz.com

"کوئی بات نہیں اکرام.... اپنے کچھ آدمی ہوٹل نور کے آس پاس اور اندر مقرر کر دو.... سادہ لباس میں ہوں.... ان شاء اللہ بہت جلد وہ ہماری گرفت میں ہو گا"۔

"بہت بہتر سر"۔ اکرام کی آواز سنائی دی۔

انہوں نے فون بند کر دیا.... ایسے میں فرزانہ بولی۔

"اجازت ہو تو میں ایک خیال پیش کروں؟"

"ضرور.... بھئی.... کیوں نہیں"۔

"کاشوری جیل میں تھا.... خبر یہ ہے کہ وہ جیل توڑ کر بھاگا تھا.... پولیس نے اس کا تعاقب کیا.... اور وہ پولیس مقابلے میں مارا گیا.... اب آپ کو اگر یقین ہے کہ راجا صفدر دراصل کاشوری ہے.... تو وہ پولیس مقابلے میں نہیں مارا گیا.... اور پولیس کا اگر یہ دعویٰ ہے تو وہ جھوٹ ہے.... یا پھر آپ کا خیال غلط ہے.... اور وہ کاشوی نہیں ہے"۔

"بہت خوب فرزانہ.... یہ ایک بہت اچھا نکتہ اٹھایا تم نے.... آؤ ذرا جیل ہو آئیں"۔ انسپکٹر جمشید نے پرجوش انداز میں کہا۔

وہ اسی وقت جیل پہنچے.... ایس پی جیل نے انہیں حیرت بھری نظروں سے دیکھا۔

"کیسے تشریف لائے؟"

"ایک ڈیڑھ سال پہلے بھی آپ ہی اس جیل میں تھے؟"

"جی ہاں! مجھے تو یہاں کافی مدت ہو گئی"۔

"اوہ اچھا.... آپ کو کاشوری یاد ہے؟"

"وہ جو جیل توڑ کر بھاگا تھا اور بعد میں پولیس مقابلے میں مارا گیا تھا"۔

"جی ہاں! میں اسی کی بات کر رہا ہوں"۔

"بہت اچھی طرح یاد ہے"۔

"ہم سب وہ واقعہ تفصیل سے سننا چاہتے ہیں"۔

"کیوں.... کیا بات ہے؟"

"بس ایک بات ہے.... آپ یہ واقعہ سنائیں گے یا کوئی اور سنائے گا"۔ انہوں نے پوچھا۔

"مجھ سے زیادہ اس بارے میں معلومات انسپکٹر زاہد کو ہیں.... اس مہم کا انچارج وہی تھا.... اسی نے اپنے آدمیوں کے ساتھ اس کا تعاقب کیا تھا اور پھر اسے ہلاک کیا تھا"۔

"بہت خوب! تب تو ہم انسپکٹر زاہد صاحب سے بات کرنا زیادہ پسند کریں گے"۔ انسپکٹر جمشید خوش ہو کر بولے۔

"اچھی بات ہے.... میں انہیں بلاتا ہوں"۔

یہ کہ کر اس نے گھنٹی بجائی.... پھر تھوڑی دیر بعد انسپکٹر زاہد اندر داخل ہوا۔

"انسپکٹر صاحب.... آپ ان حضرات سے تو واقف ہی ہوں گے"۔ ایس پی نے ان کی طرف اشارہ کیا۔

www.Urdufanz.com

"جی ہاں! ان سے کون واقف نہیں"۔ اس نے مسکرا کر کہا۔

"انہیں آپ سے کام ہے.... اپنے کمرے میں انہیں لے جائیں.... اور جو یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں.... انہیں سنا دیں"۔

"او کے سر.... چلیے جناب"۔

وہ اٹھ کھڑے ہوئے.... اس کے ساتھ کمرے میں آئے، اطمینان سے بیٹھ جانے کے بعد انسپکٹر جمشید بولے۔

"کاشوری.... اسی جیل میں تھا؟"

"کیا مطلب؟" وہ چونکا۔

"اس نے جیل سے فرار ہونے کے لیے جیل توڑی.... یا کیا کیا.... بہرحال جیل سے بھاگا اور آپ نے اپنے ماتحتوں کے ساتھ اس کا تعاقب کیا.... پھر وہ آپ کے ہاتھوں مارا گیا.... کیا یہ بات درست ہے؟"

"ہاں.... بالکل"۔ اس نے فوراً کہا۔

"شکریہ.... مہربانی فرما کر یہ واقعہ خوب تفصیل سے ہمیں سنا دیں"۔

"اس کی کیا ضرورت پیش آ گئی.... جن دنوں یہ پیش آیا تھا.... اخبارات میں تمام تر تفصیلات شائع ہوئی تھیں.... مجھ سے بھی اخبارات نے انٹرویو لیے تھے پھر اخبارات میں میرا انٹرویو شائع کیا تھا.... آپ اخبارات کیوں نہیں دیکھ لیتے"۔

"وہاں بھی دیکھ لیں گے.... لیکن پہلے ہم آپ سے سننا پسند کریں گے"۔

"بہت بہتر.... لیکن اس سلسلے میں میں جیل کا کام نہیں کر سکوں گا"۔

"کیا آپ کو ایس پی صاحب نے ہدایات نہیں دیں"۔

"بالکل دی ہیں.... لیکن کام مکمل نہ ہونے پر وہی مجھ پر بگڑیں گے"۔

"اس وقت آپ انہیں یاد دلا دیجیے گا کہ انہوں نے آپ کے ذمے کیا کام لگایا تھا"۔ وہ مسکرائے۔

"اچھا خیر.... کاشوری کو بیس سال سزا سنائی گئی تھی.... اس نے کئی بنک لوٹے تھے.... اور بھی کئی بڑے بڑے ہاتھ مارے تھے.... قتل بھی کیے تھے.... لوٹی ہوئی دولت اس سے برآمد نہیں ہو سکی تھی.... اس نے عدالت میں بیان دیا تھا کہ اس کے ساتھیوں نے اسے دھوکا دیا.... پولیس کو اس کے بارے میں بتا دیا.... پولیس نے اس کو گرفتار کر لیا اور وہ لوگ دولت سمیت غائب ہو گئے.... ان حالات میں اس کے پاس بھلا کیا ہو سکتا ہے.... اس پر خوب تشدد ہوا.... لیکن اس کا بیان یہی رہا.... آخر تھک ہار کر عدالت نے اسے بیس سال کی سزا سنائی اور اسے جیل بھیج دیا گیا.... میں نے ہی اسے جیل کی کوٹھری تک پہنچایا تھا.... مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ نقب لگانے میں ماہر ہے.... اس نے نہ

www.Urdufanz.com

جانے کس طرح کوٹھڑی میں نقب لگائی"۔

"ایک منٹ جناب! ایسا اس نے جیل میں آنے کے کتنے عرصہ بعد کیا؟" فرزانہ نے سوال کیا۔

"چھے ماہ بعد.... چھے ماہ اس نے سکون سے جیل میں گزارے.... پھر نقب لگائی اور کوٹھڑی سے نکل گیا.... نہ جانے کس نے جیل کے باہر سے رسی اس طرف لٹکائی تھی.... وہ رسی پکڑ کر دوسری طرف کود گیا.... عین اس وقت سائرن بجا اور میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ نکلا.... اس کا تعاقب کیا.... چوڑے پل پر ہم نے اسے گھیر لیا.... اس کے پاس بھی پستول تھا.... ورنہ ہم اسے زندہ گرفتار کرتے.... جب اس نے فائرنگ شروع کی تو ہمیں جوابی فائرنگ کرنا پڑی.... اور وہ مارا گیا.... بس جناب یہ ہے کل کہانی"۔

"شکریہ.... اس کل کہانی میں چند باتیں جواب طلب ہیں"۔ انسپکٹر جمشید نے مسکرا کر کہا۔

"اور وہ کیا کیا؟" انسپکٹر زاہد نے حیران ہو کر کہا۔

"جیل کی دیواریں اس قدر کمزور نہیں ہوتیں کہ کوئی ہاتھوں سے نقب لگا لے.... اس کے ہاتھ ضرور کوئی اوزار لگا تھا.... وہ اس تک کیسے پہنچا؟"

"ہم نے اس بارے میں بہت چھان بین کی تھی.... لیکن یہ بات نہ جان سکے تھے"۔

"اوہ اچھا.... لیکن یہ تو طے ہے نا کہ کوئی اوزار اس کے ہاتھ لگا تھا"۔

"ہاں جناب.... بالکل"۔

"بہت خوب.... چھے ماہ کے دوران اس سے کون کون اور کن کن تاریخوں میں ملاقات کے لیے آیا"۔

"اس کے لیے تو ملاقات کا رجسٹر دیکھنا پڑے گا"۔

"تو پھر لے آئیں رجسٹر"۔ محمود نے کہا۔

"بہت بہتر.... لیکن معاملہ کیا ہے؟"

"معاملہ کی تہہ تک پہنچنے سے پہلے ہم کچھ نہیں بتا سکتے"۔

"اچھی بات ہے"۔ اس نے جھلا کر کہا.... اور رجسٹر لینے چلا گیا۔

جلد ہی اس کی واپسی ہوئی.... اس کے ہاتھ میں رجسٹر تھا.... انہوں نے چھے ماہ کے عرصے میں کاشوری سے ملاقات کے لیے آنے والوں کے نام پتے نوٹ کیے.... یہ کل دو نام تھے.... ایک اس کی بیوی.... دوسرے اس کے ایک دوست.... دوست کا نام جانا لنگڑا تھا.... اس کا پتا انہوں نے لکھ لیا۔

"لاش اس کی بیوی کے حوالے کی گئی تھی؟" انہوں نے پوچھا۔

"جی ہاں! ظاہر ہے"۔

"اسے کتنی گولیاں لگی تھیں؟"

www.Urdufanz.com

"تین.... ایک سر میں.... ایک دائیں بازو میں.... اور تیسری کمر میں"۔

"خوب! فی الحال اتنا کافی ہے.... ضرورت پڑی تو پھر حاضر ہوں گے"۔

"آپ نے نہیں بتایا.... کہ معاملہ کیا ہے"۔

"وقت آنے پر بتائیں گے.... اس سے پہلے نہیں.... آپ فکر نہ کریں جس وقت بتائیں گے .... آپ کو بھی بلالیں گے"۔

"بہت بہت شکریہ"۔

وہ اٹھ کھڑے ہوئے.... جیل سے وہ سیدھے کاشوری کی بیوی کے گھر آئے.... پتا رجسٹر سے نوٹ کیا تھا.... دوسرے ہی لمحے وہ چونک اٹھے۔

○☆○

خوف

دروازے پر ایک بڑا سا تالا لگا ہوا تھا.... محمود نے ساتھ والے دروازے پر دستک دی' ایک شریف صورت نوجوان نے دروازہ کھولا۔

"فرمائیے"۔ اس نے کہا۔

"یہ آپ کے ساتھ والے دروازے پر تالا لگا ہوا ہے.... یہ عورت کہاں گئی"۔

"مدت ہوئی.... یہاں سے جا چکی ہے.... جب اس کا خاوند پولیس مقابلے میں مارا گیا تھا اور لاش اس کو ملی تھی.... تو اس کے دفن کے چند دن بعد تک تو وہ یہاں رہی تھی.... پھر ایک دن تالا لگا کر چلی گئی تھی.... پوچھنے پر اس نے کہا تھا کہ اب وہ یہاں تنہا رہ کر کیا کرے گی.... اپنے گاؤں ماں باپ کے پاس رہے گی"۔

"اوہ اچھا.... اس کے گاؤں کا پتا؟"

"نہیں معلوم.... آج کل کون دوسرے سے اس حد تک دلچسپی رکھتا ہے"۔

"ہوں.... واقعی.... محمود تالا توڑ دو"۔

www.Urdufanz.com

"جی اچھا"۔ اس نے کہا اور پستول جیب سے نکالا۔

"یہ.... یہ کیا.... آپ تالا کیوں توڑ رہے ہیں"۔

"ہمارا تعلق پولیس سے ہے.... ہم اس کیس پر کام کر رہے ہیں.... اور اس گھر کی تلاشی لینا ہے ہمیں"۔

"پولیس"۔ اس نے خوف زدہ ہو کر کہا۔

"ہاں! پولیس"۔

"اوہ اچھا جناب.... تب تو ٹھیک ہے"۔

اور پھر وہ تالا توڑ کر اندر داخل ہو گئے.... اندر ہر چیز پر گرد کی موٹی تہہ جمی تھی.... یہ دیکھ کر محمود بولا۔

"میرا خیال ہے.... انکل اکرام کے چند ماتحتوں کو بلا لیتے ہیں.... پہلے وہ اس گھر کی صفائی کریں گے.... پھر ہم تلاشی لے لیں گے"۔

"نہیں.... جب تک ماتحت آئیں گے اس وقت تک تو ہم اپنا کام ختم کر لیں گے.... دو کمروں کا تو مکان ہے"۔ انسپکٹر جمشید بولے۔

اور پھر انہوں نے صفائی شروع کی.... گھر کی ہر چیز جوں کی توں پڑی تھی.... گویا وہ جاتے ہوئے کچھ بھی ساتھ نہیں لے گئی تھی.... انہوں نے اب سامان کو دیکھنا شروع کیا۔

انہیں وہاں سے کاشوری کی ایک بڑی تصویر مل گئی.... ایک ڈائری ملی.... تصاویر کا ایک البم بھی ملا.... اس میں کاشوری اور اس کی بیوی کی شادی کی تصاویر بھی تھیں.... ڈائری میں کاشوری کی بیوی کے

گاؤں کا نام پتا موجود تھا.... وہ خوش ہو گئے.... اسی وقت گاؤں کی طرف روانہ ہوئے.... گاؤں کے لوگوں سے معلوم ہوا.... بیگم کاشوری وہاں لوٹ کر نہیں آئی تھیں.... اس کے ماں باپ تو کئی سال پہلے فوت ہو گئے تھے اور مرنے سے پہلے وہ اپنا مکان ایک مسجد کے نام کر گئے تھے.... اب وہاں ایک کرایہ دار رہتا تھا.... جو کرایہ وہ دیتا تھا.... وہ مسجد پر خرچ ہوتا تھا.... اب تو وہ چکرا کر رہ گئے.... یہ عورت تو اس طرح غائب تھی.... جیسے گدھے کے سر سے سینگ.... لہٰذا وہ مایوس ہو کر شہر چلے آئے۔

"اب.... فرزانہ.... اب کیا کریں"۔

"صبر"۔ فرزانہ کی بجائے فاروق نے کہا۔

"تب پھر گوگی والے معاملے کا کیا ہو گا.... اور اس کے ساتھ جو یہ دوسرا معاملہ کاشوری کا شروع ہوا ہے.... اس کا کیا بنے گا.... صابر شاہ ہم سے اپنے بیٹے کا مطالبہ کرے گا.... تو ہم اسے کیا جواب دیں گے؟"

"ہوں.... یہ واقعی پریشان کن حالات ہیں.... کریں تو کیا"۔ خان رحمان بولے۔

"میرے ذہن میں ایک ترکیب ابھر رہی ہے"۔ فرزانہ کی آواز سنائی دی۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے.... بتاؤ"۔

"ہم بھیس بدل کر ہوٹل نور میں ٹھہریں گے.... اور اکٹھے نہیں جائیں گے.... دو گروپوں میں جائیں گے.... الگ الگ کمروں میں ٹھہریں گے"۔

"میں سمجھ گیا.... آؤ پھر گھر چلیں.... وہاں پہلے میک اپ کریں گے"۔

وہ گھر آئے.... بیگم جمشید تو انہیں دیکھ کر کھل اٹھیں۔

"سب سے پہلے آپ لوگ کھانا کھائیں گے.... پھر کوئی اور کام کرنے دوں گی"۔

"اچھی بات ہے.... یونہی سہی"۔

پھر انہوں نے کھانا کھایا.... اور میک اپ روم میں آ گئے.... انسپکٹر جمشید نے سب کے حلیے مہارت سے تبدیل کیے.... اس طرح کہ کوئی غور سے دیکھنے پر بھی نہ پہچان سکے"۔

"اب سب سے پہلے پہلی پارٹی جائے گی.... خان رحمان، فرزانہ اور فاروق"۔

"یس سر"۔ خان رحمان مسکرائے۔

پھر تینوں خفیہ راستے سے نکل کر ایک ٹیکسی میں بیٹھ گئے.... ان کے ساتھ ایک چھوٹا سا سوٹ کیس بھی تھا.... جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ دوسرے شہر سے آئے ہیں۔

"ہوٹل نور"۔

"جی بہتر"۔ ڈرائیور بولا۔

ہوٹل کے سامنے وہ تینوں ٹیکسی سے اترے اور اندر داخل ہوئے.... کسی بیرے نے ان کا استقبال کرنے کی کوشش نہ کی.... شاید یہاں یہ طریقہ نہیں تھا.... کاؤنٹر پر پہنچ کر خان رحمان بدلی ہوئی آواز میں بولے۔

"ہمیں ایک بڑا کمرہ چاہیے"۔

"جی.... مل جائے گا.... لیکن ہمارے ہوٹل کے کرائے بہت زیادہ ہیں.... آپ پہلے کرائے نامے پر ایک نظر ڈال لیں.... پھر اگر آپ کو منظور ہوا تو میں آپ کو کمرہ دے دوں گا"۔

"اس کی ضرورت نہیں.... آپ کمرہ دے دیں"۔

"بہت اچھا.... ایک ہفتے کا ایڈوانس کرایہ ادا کر دیں.... سات ہزار روپے.... اگر آپ ہفتے سے کم رہے تو بقیہ کرایہ واپس کر دیا جائے گا.... زیادہ رہے تو ساتویں دن ایک ہفتے کا ایڈوانس اور لے لیا جائے گا"۔

"یہ رہے سات ہزار"۔ خان رحمان نے جلا کر کہا۔

"آپ شاید برا مان گئے.... لیکن ہمارا طریقہ یہی ہے"۔ اس نے جلدی سے کہا۔

"کوئی بات نہیں"۔

اور پھر وہ اپنے کمرے میں چلے آئے.... اب انہیں انتظار تھا....

www.Urdufanz.com

دوسرے گروپ کا.... ادھر دوسرا گروپ دو گھنٹے بعد گھر سے روانہ ہوا.... اور ایک اور راستے سے ٹیکسی کے ذریعے ہوٹل نور پہنچا.... اس طرح انہوں نے بھی ایک بڑا کمرہ کرائے پر لیا.... رات کے کھانے کے وقت دونوں گروپ کھانے کے ہال میں پہنچے تو بھی الگ الگ میز پر بیٹھے.... تاہم انہوں نے ایک دوسرے کو دیکھ لیا تھا۔

وہ غیر محسوس انداز میں کھانا کھاتے رہے.... ان کی نظریں کاشوری کو تلاش کر رہی تھیں.... لیکن کاشوری انہیں کہیں نظر نہ آیا۔

آخر وہ کھانے کے بعد واپس اپنے کمرے میں آ گئے.... اب انہیں پتا چلا.... دونوں گروپوں کے کمرے آمنے سامنے تھے.... وہ مسکرا دیے.... پھر جب رات زیادہ ہو گئی.... اور کوئی انہیں دیکھنے والا نہ رہا تو وہ ایک کمرے میں جمع ہو گئے.... اور دبی آواز میں بات کرنے لگے۔

"کاشوری تو اب تک نظر نہیں آیا"۔ خان رحمان بولے۔

"ہم جانتے ہیں.... اس کی رہائش سب سے اوپر والی منزل کے ایک کونے میں ہے"۔ انسپکٹر جمشید نے کہا۔

"تب پھر کیا پروگرام ہے؟"

"فرزانہ اور فاروق جا کر اس منزل کا جائزہ لے کر آئیں گے.... دیکھنا یہ ہے کہ کیا ہم ان کے رہائشی حصے میں داخل ہو سکتے ہیں"۔

"بہت بہتر.... کیا ہم جائیں"۔ فرزانہ بولی۔

"ہاں! تم چلو اور جلد واپس آنے کی کوشش کرنا.... اس وقت

تک ہم آرام کریں گے"۔

"جی اچھا"۔ دونوں بولے اور پھر وہ کمرے سے نکل آئے.... باہر نکلنے سے پہلے انہوں نے غور سے دیکھ لیا تھا کہ باہر کوئی ہے تو نہیں.... پھر وہ لفٹ میں سوار ہوئے اور آخری منزل پر پہنچے.... جونہی وہ لفٹ سے اترے.... ایک خوفناک آواز نے ان کے قدم روک لیے۔

"ارے.... ادھر کہاں.... یہ پرائیویٹ حصہ ہے"۔

انہوں نے دیکھا.... لفٹ کے سامنے برآمدے میں ایک خونخوار قسم کا آدمی کھڑا تھا.... اس کے ہاتھ میں خوفناک سا پستول بھی تھا۔

"سوری! شاید ہم غلط منزل پر آ گئے.... لفٹ کا بٹن غلط دبا دیا"۔

"ٹھیک ہے.... واپس جاؤ"۔ وہ اسی طرح سخت انداز میں بولا۔

وہ واپس اپنے کمرے میں آ گئے۔

"بھئی واہ.... بہت جلد آ گئے"۔ انسپکٹر جمشید خوش ہو کر بولے۔

"لل.... لیکن.... ابا جان.... ناکام لوٹے"۔

"ابا جان کیوں ناکام لوٹے.... تم ناکام لوٹے"۔ محمود نے منہ بنایا۔

"ہاں! یہی بات ہے.... لیکن ہم کیا کرتے.... لفٹ کے بالکل سامنے برآمدے میں ایک خونخوار قسم کا چوکیدار کھڑا ہے"۔

"اوہ.... دھت تیرے کی.... ارے بھائی تو لفٹ کے ذریعے جانے کی کیا ضرورت تھی.... سیڑھیاں کیا فوت ہو گئی ہیں"۔

www.Urdufanz.com

"اب ہمیں کیا معلوم تھا..... خیر..... اب سیڑھیوں کی طرف سے جاتے ہیں"۔

"نہیں..... اب تم نہیں جاؤ گے..... خان رحمان تم جاؤ..... سیڑھیوں کی طرف سے..... ایک شرابی کے انداز میں..... جیسے تم نشے میں اوپر چڑھ گئے ہو"۔

"بہت خوب جمشید..... اسے کہتے ہیں ترکیب..... آج تو تم نے فرزانہ کے بھی دانت کھٹے کر دیے"۔ پروفیسر داؤد خوش ہو گئے۔

"نہیں تو انکل..... مم..... میرے دانت تو بالکل ٹھیک ہیں"۔ فرزانہ گھبرا کر بولی، ساتھ ہی اس نے اپنے دانتوں کو ہاتھ سے ٹٹولا بھی۔

"حد ہو گئی..... دانتوں کے کھٹے پن کو ہاتھ سے ٹٹول رہی ہے"۔ فاروق نے جھلا کر کہا۔

ان سب کو ہنسی آ گئی..... پھر خان رحمان کمرے سے نکل کر سیڑھیوں کی طرف چلے گئے..... انہوں نے دیکھا..... وہ شرابیوں کی طرح لڑکھڑاتے ہوئے جا رہے تھے..... انہیں تین منزل تک جانا پڑا..... تب آخری منزل آئی..... لیکن جونہی وہ زینے تک پہنچے..... ایک خوفناک آواز سنائی دی۔

"خبردار! اس طرف نہیں..... یہ پرائیویٹ حصہ ہے"۔

"اوہ..... سس..... سوری..... مم..... آپ..... آپ بہت اچھے..... میں برا..... میں..... میں نشے میں ادھر آ گیا"۔

"اچھا اچھا..... واپس جائیں"۔ سخت آواز میں کہا گیا۔

خان رحمان بھی مایوس ہو کر واپس لوٹ آئے..... ان کے چہرے کی طرف دیکھ کر انسپکٹر جمشید اور باقی مسکرا دیے..... انسپکٹر جمشید ہنس کر بولے۔

"چال کامیاب نہیں ہوئی"۔

"نہیں یار! زینے پر بھی ایک خوفناک قسم کا چوکیدار چوکس کھڑا تھا..... مجھے دیکھ کر سخت لہجے میں بولا..... اے..... ادھر کدھر..... یہ پرائیویٹ حصہ ہے..... میں نے بتایا کہ میں غلطی سے اوپر آ گیا..... نشے میں ہوں..... تو اس نے کہا..... اچھا اچھا..... جاؤ..... اور میں چلا آیا"۔

"ثابت ہوا..... اس مہم میں صرف اور صرف پروفیسر صاحب کامیاب ہو سکتے ہیں"۔

"کک..... کیا..... کیا کہا جمشید..... میں..... یعنی کہ میں"۔

"ہاں! آپ جائیں..... اور دونوں چوکیداروں سے نمٹ آئیں..... جب میدان صاف ہو جائے..... تو ہمیں بلا لیں"۔

"دیکھو بھائی..... میں ان سے لڑ نہیں سکوں گا"۔ انہوں نے گھبرا کر کہا۔

"تو آپ کو لڑنے کی ضرورت کیا ہے..... آپ تو بڑے سے بڑے طاقتور کو لڑے بغیر گرا دیتے ہیں"۔ محمود نے فوراً کہا۔

"اوہ..... یہ بات..... ہاں..... واقعی اس بات کا تو مجھے خیال ہی

www.Urdufanz.com

نہیں رہا.... خوب.... میں چلا.... انہوں نے خوش ہو کر کہا.... اور پھر وہ کمرے سے نکل کر لفٹ کی طرف چلے گئے.... لفٹ میں سوار ہو کر انہوں نے آخری منزل کا بٹن دبایا.... جونہی لفٹ رکی.... وہ باہر نکلے تو ایک سخت آواز نے ان کا استقبال کیا۔

"ارے بڑے میاں.... ادھر کدھر.... یہ پرائیوٹ رہائش ہے.... واپس جائیں"۔

"اوہ اچھا.... معاف کرنا بھئی"۔

یہ کہ کر وہ لگے مڑنے، لیکن لڑکھڑا گئے.... اور اس بری طرح گرے کہ اس بے رحم چوکیدار کو بھی ان پر ترس آگیا۔

"اوہو.... کیا مصیبت ہے"۔

یہ کہتے ہوئے وہ ان کی طرف لپکا.... اور انہیں سہارا دینے لگا.... وہ اس کے سہارے سے اٹھنے لگے.... ایسے میں ان کا ہاتھ اس کے ناک سے جا لگا.... ان کے ہاتھ میں رومال تھا.... جونہی رومال ناک سے لگا.... اس کے ہاتھ پیر یک دم ڈھیلے پڑ گئے.... اور وہ فرش پر گر پڑا.... چونکہ اس نے انہیں تھام رکھا تھا.... لہٰذا وہ بھی گرے.... ہاتھوں اور گھٹنوں پر چوٹ بھی آئی.... تاہم وہ اس سے فوراً" الگ ہو گئے اور زینے کی طرف چل پڑے.... انہوں نے سوچا تھا.... جب وہ آ گئے ہیں تو پھر دونوں چوکیداروں سے ہی کیوں نہ بے فکری حاصل کر کے جائیں.... جونہی وہ زینے کے نزدیک پہنچے.... چوکیدار حیرت زدہ آواز میں

بولا۔

"ہائیں.... یہ کیا.... کون ہیں آپ اور یہاں تک کیسے پہنچ گئے"۔ آواز میں غراہٹ تھی۔

"لل.... لفٹ.... کے ذریعے بھائی صاحب"۔

"لل.... لیکن.... ادھر تو بونی موجود ہے.... اس نے آپ کو کیوں نہیں روکا؟"

"بونی.... کون بونی؟"

"مم.... میرا بھائی.... میں شونی ہوں.... ہم دونوں یہاں چوکیدار ہیں.... ایک لفٹ پر.... دوسرا زینے پر.... لفٹ کی طرف سے کوئی اوپر آ جاتا ہے تو بونی اسے واپس نیچے بھیج دیتا ہے.... اور زینے کی طرف سے کوئی آ جاتا ہے.... تو میں اسے واپس بھیج دیتا ہوں.... کیونکہ آخر یہ پرائیویٹ رہائشی حصہ ہے.... یہاں ہوٹل کے مالک کی رہائش ہے"۔

"اوہ.... اچھا.... مم.... معاف کرنا.... میں واپس چلا جاتا ہوں"۔

یہ کہ کر وہ لگے مڑنے۔

"ایک منٹ.... پہلے یہ بتائیں.... بونی کو کیا ہوا؟" عین اس وقت وہ بری طرح چکرائے اور لگے گرنے۔

"ارے ارے.... آپ کو کیا ہوا"۔ وہ بوکھلا کر آگے بڑھا.... اور پھر انہیں تھام لیا.... فوراً" ہی رومال اس کی ناک سے بھی جا لگا.... اور اسے بھی وہی ہو گیا جو بونی کو ہوا تھا.... اب اسے پوچھنے کی ضرورت

www.Urdufanz.com

بھی نہیں رہ گئی تھی کہ بوفی کو کیا ہوا۔

پروفیسر داؤد اس کے فرش پر گرتے ہی لفٹ کی طرف لپکے.... اور نیچے جا کر بولے۔

"میں ان دونوں کو لمبا لٹا آیا ہوں"۔

"بھئی واہ.... مزا آ گیا.... اب محمود.... صرف تم جاؤ"۔

"جی.... بہتر.... کرنا کیا ہے"۔

"رہائشی حصے میں داخل ہونا ہے.... دیکھنا ہے.... اندر کا شوری کے علاوہ اور کتنے افراد رہتے ہیں.... کتنے مرد اور کتنی عورتیں اور کتنے بچے ہیں"۔

"جی بہتر"۔

اور پھر محمود فوراً" اوپر پہنچا.... لفٹ سے برآمدے میں آیا.... چوکیدار ساکت پڑا تھا' اس کے جلد ہوش میں آنے کا کوئی خطرہ نہیں تھا.... کیونکہ ایسی کوئی بات ہوتی تو پروفیسر صاحب بتا دیتے.... وہ تیر کی طرح رہائش حصے کی طرف بڑھا.... یہ کل تین کمرے تھے.... ایک کمرہ برآمدے کے بالکل سامنے یعنی آخر میں تھا.... دو کمرے آمنے سامنے تھے.... آخر میں جو کمرہ تھا.... اس کے سامنے لفٹ تھی اور آخری کمرے کے دوسری طرف ساتھ ہی سیڑھیاں تھیں.... سیڑھیوں کے پاس دوسرا چوکیدار بھی ساکت پڑا نظر آیا.... اس نے تینوں کمروں کے دروازوں کو دیکھا.... دروازے اندر سے بند تھے.... اب اس نے

سیڑھیوں کے ساتھ بنے راستے کو عبور کیا.... یہ راستا کمروں کی پچھلی طرف جاتا تھا.... اس طرف کمروں کی کھڑکیاں تھیں.... اور نیچے دیوار پر لوہے کی گرل لگی ہوئی تھی.... اس نے گرل سے نیچے جھانکا تو ہوٹل کی نچلی منزل نظر آئی.... تینوں کمروں کی کھڑکیاں بھی بند تھیں.... گویا اندر جانے کا کوئی راستا نہیں تھا.... صرف روشن دان ایسی چیز تھی.... جن سے اندر جھانکا جا سکتا تھا اور وہ اونچائی پر تھے.... سیڑھی کے بغیر روشن دان تک بھی نہیں پہنچا جا سکتا تھا.... اور ظاہر ہے.... سیڑھی وہاں تھی نہیں.... لہٰذا وہ برا سا منہ بنا کر واپس مڑا.... چکر کاٹ کر سیڑھیوں کی طرف آیا.... لیکن سیڑھیوں سے جانے کی اسے کوئی ضرورت نہیں تھی.... جب کہ لفٹ موجود تھی اور بالکل فارغ تھی.... وہ لفٹ کی طرف بڑھا.... ایسے میں ایک بالکل سرد آواز اس کی رگوں میں سنسناہٹ دوڑا گئی۔

"ہاتھ اوپر اٹھا دو"۔

مشینی انداز میں اس کے ہاتھ اوپر اٹھتے چلے گئے.... اس نے دیکھا.... اس کے سامنے ایک خوفناک آدمی کھڑا تھا.... اس کے چہرے پر نظر پڑتے ہی اسے حد درجے خوف کا احساس ہوا تھا.... اس نے آج تک اس قدر خوفناک آدمی نہیں دیکھا تھا۔

○☆○

www.Urdufanz.com

یہ لو پستول

"محمود کو گئے کافی دیر ہو گئی.... اس کا مطلب ہے.... وہ اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا ہے اور اب کوئی اہم خبر لے کر آتا ہی ہو گا"۔ فاروق نے بڑبڑانے کے انداز میں کہا۔

"اس کے برخلاف دوسری بات بھی ہو سکتی ہے"۔ انسپکٹر جمشید بولے۔

"اور وہ کیا؟"

"یہ کہ وہ پھنس نہ گیا ہو.... کاشوری نے اوپر زبردست حفاظتی انتظامات کر رکھے ہیں.... اب یہ معلوم نہیں کہ اس نے یہ انتظامات ہمارے اس معاملے میں دخل اندازی کے بعد کیے ہیں یا پہلے سے ہی کر رکھے تھے"۔

"میں گھبراہٹ محسوس کر رہی ہوں.... لہٰذا کیوں نہ اوپر کا ایک چکر لگا آؤں"۔

"ٹھیک ہے فرزانہ.... جلدی کرو"۔ پروفیسر بولے۔

اور فرزانہ فوراً لفٹ کی طرف چلی گئی.... وہ لفٹ کے ذریعے

اوپر پہنچی.... لفٹ کے سامنے چوکیدار جوں کا توں پڑا نظر آیا.... اس نے برآمدے میں دور تک نظر ڈالی.... کوئی نظر نہ آیا.... آخر وہ برآمدے میں آ گئی.... اور زینے کی طرف بڑھی.... اس طرف بھی دوسرا چوکیدار بے ہوش پڑا تھا.... اب اس نے رہائشی کمروں کی طرف دیکھا.... کمرے بند تھے۔

"گویا محمود اندر ہے"۔ اس نے سوچا اور مسکرا دی۔

ایسے میں اس کی گردن سے کوئی ٹھنڈی چیز آ لگی.... ساتھ ہی سرد ترین آواز میں کسی نے کہا۔

"ہاتھ اوپر اٹھا دو"۔

اس کے ہاتھ اوپر اٹھ گئے.... کیونکہ اس آواز کا مطلب تھا.... محمود اس سے پہلے ہی پھنس چکا ہے.... اب جو وہ مڑی تو اس کی نظریں ایک خوفناک ترین آدمی پر پڑیں.... وہ بھی اسے دیکھ کر مسکرایا.... اف! اس کی مسکراہٹ بھی کس قدر خوفناک تھی.... سیاہ چہرے پر سفید دانت.... حد درجے خوفناک لگ رہے تھے۔

"دوسرا شکار"۔ وہ بولا۔

"د.... دوسرا شکار.... کیا مطلب؟"

"تم سے پہلے ایک لڑکے کو بھی میں نے شکار کیا ہے"۔

"اوہ اچھا.... کمال ہے.... آپ تو بہت ماہر آدمی ہیں"۔

"شکریہ.... شکریہ.... کیا آپ وہاں چلنا پسند کریں گی"۔

www.Urdufanz.com

"وہاں کہاں؟" فرزانہ بولی.... پستول کی نال بدستور اس کی گردن سے چپکی ہوئی تھی.... لیکن ساتھ ہی وہ محسوس کر رہی تھی کہ وہ کوئی اناڑی نہیں ہے.... ہو سکتا ہے ذرا سی غلط حرکت گولی گردن کے پار کر دے۔

"جہاں آپ کا ساتھی موجود ہے"۔

"اوہ.... ضرور.... ضرور.... کیوں نہیں"۔

ان الفاظ کے ساتھ ہی اس کے سر پر پستول کا دستہ زور سے لگا اور اسے رات میں تارے نظر آ گئے.... وہ تیورا کر گری اور پھر اسے کچھ ہوش نہ رہا.... ایسے میں اس خوفناک آدمی نے اسے ایک ہاتھ سے پکڑ کر اٹھا لیا.... وہ بہت لمبا تڑنگا تھا.... ہاتھ سے پکڑے وہ اسے اس طرح اٹھا کر چلا جیسے کوئی بچی اپنی کسی گڑیا کو ایک بازو سے پکڑ کر اٹھا لیتی ہے.... پھر اس نے تین میں سے ایک کمرے کے دروازے پر دستک دی.... یہ کمرہ سامنے والا تھا.... دستک کے فوراً بعد دروازہ کھل گیا.... یہ دستک خاص انداز میں دی گئی تھی۔

"دوسرا شکار.... سنبھالو"۔

یہ کہہ کر اس نے فرزانہ کو اندر دھکا دے دیا۔

"اب تیسرے کا انتظار کرو.... وہ بھی آئے گا"۔

کمرے سے آواز ابھری اور دروازہ کھٹ سے بند ہو گیا۔

○

"مم.... میرا دل گھبرا رہا ہے ابا جان"۔

"تو تم بھی جاؤ اور ان دونوں کی طرح پھنس جاؤ"۔

"کیوں جمشید.... کیا پھنسنا ضروری ہے؟"

"ہاں! اس لیے کہ اس کے بغیر چارہ نہیں ہے.... ہم اس رہائش گاہ کو اندر سے دیکھنا چاہتے ہیں اور یہ اب اسی صورت ممکن ہے.... جب تم بھی جا کر پھنس جاؤ"۔

"میرے بعد آپ کے پھنسنے کے لیے بھیجیں گے؟" فاروق نے منہ بنایا۔

"میں خود آؤں گا.... کیونکہ خان رحمان اور پروفیسر داؤد کو بلاوجہ مصیبت میں ڈالنے کی ضرورت نہیں"۔ انہوں نے جواب دیا۔

"یہ تو ٹھیک نہیں"۔ خان رحمان بولے۔

"کیا ٹھیک نہیں؟"

"یہ کہ.... ہم یہاں رہیں اور تم مصیبت میں پھنسو"۔

"آپ فکر نہ کریں.... میں مصیبت میں نہیں پھنسوں گا"۔

"تو تم سے پہلے ہم کیوں نہ جائیں؟"

"اس مہم کا انچارج میں ہوں.... یہ میں جانتا ہوں کہ کون کیا کرے گا"۔ انسپکٹر جمشید نے مسکرا کر کہا۔

"اوہ اچھا خیر"۔ دونوں بولے۔

پھر فاروق چلا گیا.... اور اس کی بھی واپسی نہیں ہوئی۔

www.Urdufanz.com

"جمشید.... تم بھی کمال کرتے ہو.... اگر یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ محمود اوپر پھنس گیا ہے تو پھر فرزانہ کو بھیجنے کی کیا ضرورت تھی"۔

"یہ یقین کرنے کے لیے بھیجا تھا کہ محمود واقعی پھنس گیا ہے.... یا کوئی اور بات ہے"۔ وہ مسکرائے۔

"اچھا خیر.... یقین ہو جانے کے بعد فاروق کو بھیجنے کی کیا ضرورت تھی؟"

"میں نے سوچا.... جہاں دو بچے پھنس گئے ہیں.... تیسرا بھی سہی"۔ انہوں نے کہا۔

"تب پھر جہاں وہ تینوں پھنس گئے ہیں.... ہم دو بھی سہی"۔

"نہیں.... یہ کسی طرح بھی مناسب نہیں.... ہمیں ابھی نہ جانے یہاں کیا حالات پیش آنے ہیں.... لہٰذا آپ یہیں ٹھہریں.... اگر میں بھی واپس نہ آؤں تو آپ یہاں کے ایس پی کو فون کر دیں.... ان کا نام چیمہ ہے"۔

"بہت بہتر"۔ خان رحمان نے کہا۔

اور وہ لفٹ کی طرف بڑھے.... لیکن پھر کچھ سوچ کر سیڑھیوں کی طرف مڑ گئے.... وہ جانتے تھے.... دونوں طرف دشمن موجود ہے۔ لیکن اوپر جائے بغیر چارہ بھی نہیں تھا.... اب تو ان کے تینوں بچے اوپر پھنس چکے تھے.... ان کے لیے بھی جانا ہی تھا.... انہوں نے اپنا بے آواز پستول ہاتھ میں لے لیا.... زینے کے قریب پہنچنے سے پہلے وہ

جھک گئے اور بالکل سیڑھیوں سے لگ کر اوپر چڑھنے لگے.... زینے کے نزدیک پہنچ کر وہ رک گئے.... انہوں نے اپنا ہاتھ آگے کر لیا.... انہوں نے دیکھا.... ایک خوفناک آدمی زینے پر بالکل چوکس کھڑا تھا اور اس کے ہاتھ میں پستول تھا.... پستول کا رخ ان کی طرف تھا.... گویا وہ ان کے استقبال کے لیے پوری طرح تیار تھا.... لیکن چونکہ وہ لیٹے ہوئے تھے.... اس لیے ابھی اس نے انہیں دیکھا نہیں تھا.... وہ اس خیال میں تھا کہ باقی تین کی طرح کوئی چوتھا بھی سیدھا اوپر آئے گا.... انہوں نے اس کے پستول کو نشانہ لیا اور فائر کر دیا.... بے آواز پستول سے گولی نکلی اور ہلکی سے آواز بھی پیدا نہ ہو سکی.... پستول اس کے ہاتھ سے نکل کر ان کی طرف آیا.... لیکن انہوں نے اس کو کیچ کرنے کی کوشش نہ کی.... کیونکہ اس پر اس کی انگلیوں کے نشانات تھے.... وہ مٹ جاتے۔

"خبردار.... ہاتھ اوپر اٹھا دو.... میں تمہارے لیے ان تین کی طرح آسان شکار ثابت نہیں ہوں گا"۔ انہوں نے دبی آواز میں کہا۔

اس کے ہاتھ اوپر اٹھ گئے.... چہرہ اور خوفناک ہو گیا۔

"وہ تینوں کہاں ہیں؟"

"اس کمرے میں"۔

"آگے چلو.... اگر کوئی حرکت کی تو گولی دماغ میں اتار دی جائے گی.... میرا نشانہ تم دیکھ ہی چکے ہو"۔

"کوئی فائدہ نہیں"۔ وہ ہنسا۔

www.Urdufanz.com

"کیا مطلب..... کس بات کا فائدہ نہیں"۔

"مجھ پر پستول تاننے کا..... جونہی آپ کمرے میں داخل ہوں گے..... آپ کو اپنا پستول گرانا پڑ جائے گا"۔

"اوہو اچھا..... چلو خیر..... دیکھتے ہیں..... تم لوگ کس قدر بڑے منصوبہ ساز ہو"۔

"ہماری منصوبہ سازی کا ابھی آپ کو کوئی اندازہ نہیں..... جب اندازہ ہو گا..... اس وقت آپ کی سٹی گم..... اور ہوش اڑ جائیں گے"۔

"چلو دیکھ لیں گے"۔ وہ مسکرائے۔

"آپ مسکرانا بھی بھول جائیں گے..... لیکن....." وہ کہتے کہتے رک گیا۔

"لیکن کیا؟"

"ہمارا پروگرام تو اس وقت مکمل ہو گا..... جب آپ کے باقی دو ساتھی بھی یہاں آ جائیں گے"۔

"اوہو..... تو آپ کو یہ بھی معلوم ہے"۔

"اور کیا..... ابھی وہ بھی آئیں گے..... جب آپ واپس نہیں جائیں گے اور انہیں آپ کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو پائے گا..... پھر جب وہ بھی آ جائیں گے ہمارے دام میں..... اس وقت ہمارے باس آپ کو بتائیں گے..... دراصل وہ کیا ہیں..... اور آپ ان کے مقابلے میں کیا ہیں"۔

"اچھا بھئی..... چلو یونہی سہی"۔ وہ پریشان انداز میں بولے۔ پھر وہ کمرے میں داخل ہوا..... ہاتھ اٹھے ہوئے تھے..... ان کے پیچھے وہ بھی داخل ہوئے..... لیکن اس کمرے میں کوئی نہیں تھا..... جونہی وہ اندر داخل ہوئے دروازہ باہر سے بند کر دیا گیا..... ساتھ ہی خوفناک آدمی ہنسا۔

"اب آئے گا مزا"۔

"وہ تینوں کہاں ہیں؟"

"جہاں بھی ہیں..... سخت مشکل میں ہیں..... اور جونہی آپ مجھ پر ہاتھ اٹھائیں گے..... ان پر بھی ہاتھ اٹھایا جائے گا..... یقین نہیں تو مجھ پر وار کر کے دیکھ لیں..... کیوں شتو میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا"۔ اس نے کسی کو پکارا۔

"بالکل ٹھیک ہو"۔ کمرے میں آواز گونجی۔

"انسپکٹر صاحب کو ذرا ان تینوں کی تکلیف دہ آوازیں سنا دو"۔

"او کے"۔ کہا گیا..... اور پھر انہوں نے ان تینوں کی دل دوز چیخیں سنیں۔

"تم اچھا نہیں کر رہے"۔

"کسی کے رہائشی حصے میں آنے کی [illegible] ہم نہیں دیتے ہیں..... آپ لوگوں کو اس حصے میں آنے کی کیا ضرورت [illegible]"

"ضرورت تھی تبھی آئے ہیں..... ورنہ ہمارا دماغ [illegible] چل گیا

www.Urdufanz.com

تھا.... جب لوگ قانون توڑتے ہیں تو ہمیں بھی پھر اس قسم کے کام کرنا پڑتے ہیں"۔

"آپ کے خیال میں یہاں کس نے قانون توڑا ہے؟"

"کاشوری نے"۔

"یہ نام ہم پہلی بار سن رہے ہیں.... ہم نہیں جانتے اس نام کے کسی آدمی کو"۔

"راجا صفدر کا اصل نام کاشوری ہے"۔

"اوہو اچھا.... یہ بات بھی ہم پہلی بار سن رہے ہیں.... اگر ایسا ہے تو بھی یہ ان کا ذاتی معاملہ ہے"۔

"ذاتی معاملہ نہیں ہے.... خیر تم اپنا پروگرام بتاؤ"۔

"مجھے حکم ہے کہ میں آپ کی مرمت کروں.... آپ یہ پستول مجھے دے دیں.... اگر نہیں دیں گے تو آپ کو ان تینوں کی آوازیں پھر سننا پڑیں گی.... تم سن رہے ہو شتو"۔

"ہاں میں سن رہا ہوں"۔

"نن نہیں"۔ وہ لرز گئے۔

"مار کھانے سے خوف زدہ ہوئے جا رہے ہو یا ان تینوں کی چیخوں کے خیال سے"۔

"چیخوں کے خیال سے.... یہ لو پستول"۔

انہوں نے بوکھلا کر کہا۔

اور پستول والا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔

وہ اکڑتا ہوا آگے بڑھا۔

اس نے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔

○☆○

www.Urdufanz.com

ثبوت

پھر کمرے میں ان کی چیخیں گونجنے لگیں.... بے تحاشا چیخیں.... ساتھ میں بٹو کے قہقہے گونجے.... تو شتو بھی زور زور سے لگا ہنسنے.... ادھر محمود، فاروق اور فرزانہ کا برا حال ہو گیا.... وہ چلا اٹھے۔

"نہیں نہیں.... بند کر دیں.... تم ہمیں مار دو"۔

"تمہیں بھی ماریں گے.... فکر نہ کرو.... تم تینوں کی باری بھی آئے گی.... مارنے پیٹنے کا ماہر بٹو ہے.... میں نہیں.... جب وہ ادھر سے فارغ ہو جائے گا تو پھر ادھر آئے گا.... اور اپنا کام شروع کرے گا"۔

"نن نہیں.... نہیں"۔ وہ چلائے۔

"اب اپنی مرمت کے خیال سے چلائے ہو یا اپنے والد کی؟"

"ہمیں اپنے والد کی تکلیف کا احساس پریشان کر رہا ہے.... ہمیں اپنی تکلیف کی کوئی پروا نہیں ہے"۔

"تم تینوں میرے لیے پریشان نہ ہو"۔ انسپکٹر جمشید نے مشکل سے کہا۔

"ہم کیسے پریشان نہ ہوں ابا جان.... ہم ان لوگوں کو معاف نہیں

کریں گے"۔

"صبر کرو.... صبر"۔ انسپکٹر جمشید نے کہا اور پھر چلانے لگے۔

آخر ان کی آوازیں دب گئیں.... پھر بٹو کی ہانپتی آواز سنائی دی۔

"لو.... میرے مٹی کے شیر ہو گئے ڈھیر.... بڑے انسپکٹر عالمی شہرت یافتہ بنے پھرتے تھے.... اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کی طاقت نہیں رہی"۔

"بس تو پھر بٹو.... اب ادھر آ جاؤ.... اور ان کی مرمت شروع کرو.... اور ہاں.... یہ صاحب کہیں جلد اٹھنے کے قابل نہ ہو جائیں"۔ شتو بولا۔

"فکر نہ کرو.... میری مار اسے دو گھنٹے سے پہلے اٹھنے نہیں دے گی"۔

"بہت خوب! ہم دروازہ کھول رہے ہیں"۔

اس کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا.... دوسرے ہی لمحے شتو بہت زور سے اچھلا.... کیونکہ کمرے میں انسپکٹر جمشید کھڑے مسکرا رہے تھے اور فرش پر بٹو لہولہان پڑا تھا۔

"یہ.... یہ.... یہ کیا؟" وہ بھونچکا رہ گیا۔

"جو لوگ ہماری مرمت کے بارے میں سوچتے ہیں.... یا اس قسم کا پروگرام ترتیب دیتے ہیں.... ان لوگوں سے ہم ایسا ہی سلوک کرتے ہیں.... اب تمہاری باری ہے.... تم کتنے ہاتھ کھاؤ گے"۔

www.Urdufanz.com

"نن..... نہیں..... نہیں"۔ وہ مارے خوف کے چلا اٹھا۔

"اب نہیں کو یا ہاں..... مرمت تو کرانا ہو گی"۔

"نن نہیں"۔ وہ چلایا۔

انسپکٹر جمشید آگے بڑھے..... گھبراہٹ میں اس نے پستول نکالنا چاہا..... لیکن اس سے پہلے ہی وہ اس کے سر پر پہنچ گئے..... اور ایک ہاتھ اس کے دیا..... وہ پستول نکالنا بھول گیا..... اور سر پکڑ کر بیٹھتا چلا گیا..... انہوں نے تین چار ٹھوکریں اس کی پسلیوں میں دیں..... وہ چیختا چلاتا ساکت ہو گیا..... اب وہ ان تینوں کی طرف مڑے اور مسکرا کر بولے۔

"حیرت ہے..... تم ان کے قابو میں کس طرح آ گئے"۔

"بس کیا بتائیں..... ہم شرمندہ ہیں"۔

"خیر کوئی بات نہیں..... ایسا بھی ہوتا ہے"۔

اور پھر انہوں نے ان تینوں کو کھول ڈالا..... ان دونوں کو ایک کمرے میں کیا اور انہیں رسیوں سے باندھ دیا۔

"تم نیچے سے اپنے انکل خان رحمان کو بلا لاؤ..... ایک کو میں اٹھا کر لے جاؤں گا..... دوسرے کو وہ..... یہ دونوں بہت بھاری ہیں"۔

"اور جو دو برآمدے میں پڑے ہیں"۔

"وہ صرف چوکیدار ہیں..... انہیں معاملے کا کچھ پتا نہیں..... جب کہ ان دونوں سے ہم کچھ اگلوا سکتے ہیں"۔

"لیکن ابا جان! ہم تو کاشوری کے گھر کے اندر جھانکنا چاہتے

تھے..... یہ دیکھنے کے لیے کہ اندر کتنے افراد ہیں"۔

"میرا خیال ہے..... یہاں اس کے گھر کا کوئی فرد نہیں ہے..... ہوٹل میں ہمیں دیکھ لینے کے بعد اور وکیل کی خدمات حاصل کرنے کے بعد غالباً" اس نے پہلا کام یہ کیا ہے کہ وہ یہاں سے کہیں اور منتقل ہو گیا ہے"۔

"اوہ..... تو یہاں اس وقت صرف یہ چار ہیں"۔

"ہاں! لیکن ہو سکتا ہے..... کاشوری اب یہاں پولیس کو لے آئے گا..... یہ کہہ کر کہ ہم نے اس کے ملازموں کو مارا پیٹا ہے"۔

"تب پھر ان دونوں کو اپنے کمرے میں لے جانے کی کیا ضرورت ہے..... ان سے یہیں پوچھ گچھ کر لیتے ہیں..... کاشوری اگر آیا تو یہاں بھی آئے گا اور وہاں بھی"۔

"ہوں ٹھیک ہے..... اس صورت میں بھی اپنے دونوں انکلز کو یہیں لے آؤ..... وہ وہاں بور ہو رہے ہوں گے"۔ انہوں نے کہا۔

محمود ان دونوں کو لے آیا۔

"ارے باپ رے..... جمشید..... کیا یہاں خون خرابہ ہوا ہے"۔

"ان لوگوں نے ہمارا خون خرابہ کرنے کی کوشش کی تھی..... ہو گیا الٹا ان کا"۔

"چلو اچھا ہوا"۔ خان رحمان مسکرائے۔

"پروفیسر صاحب..... اب آپ ذرا انہیں ہوش میں لائیں"۔

www.Urdufanz.com

"ارے بھئی کیا میں ڈاکٹر ہوں"۔ وہ ہنسے۔

"آپ کسی ڈاکٹر سے کم ہیں کیا؟"

وہ مسکرا دیے.... پھر ان کی کوششوں سے آخر انہوں نے آنکھیں کھول دیں.... کمرے کا دروازہ بند کر رکھا تھا۔

"ہاں تو دوستو.... اب شروع ہو جاؤ"۔

انہوں نے نہ سمجھنے والے انداز میں آنکھیں گھمائیں۔

"یہ سب کیا تھا.... یہ بتا دیں ہمیں"۔

"کیا ہوتا.... راجا صفدر صاحب.... اس ہوٹل کے مالک اپنی بیوی کے ساتھ کہیں گئے ہوئے ہیں.... یہاں کی حفاظت ہمارے ذمے ہے.... ہم اپنی ڈیوٹی پر موجود تھے کہ آپ اور آپ کے ساتھیوں نے اچانک ہم پر حملہ کر دیا"۔

"خوب صورت بیان ہے.... یعنی حملہ ہم نے کیا تھا.... ٹھیک ہے"۔

"ہاں بالکل"۔ شنتو نے کہا۔

"اور ہم ایک ساتھ اوپر آ کر حملہ آور ہوئے تھے یا ایک ایک کر کے آئے تھے؟"

"آپ لوگ ایک ساتھ ہم پر حملہ آور ہوئے تھے.... تبھی تو ہمارا یہ حال ہوا ہے.... ابھی صاحب کے ڈاکٹر ہمارے زخموں کا معائنہ کریں گے اور ان زخموں کی تفصیل عدالت میں پیش کریں گے.... اس

وقت آپ کو آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو گا"۔

"بہت خوب! اچھا یہ تو ہوتا رہے گا.... آپ صرف اتنا بتا دیں کہ یہ مسٹر کاشوری راجا صفدر کس طرح بن گئے؟"

"کون مسٹر کاشوری.... ہم کسی کاشوری کو نہیں جانتے"۔

"راجا صاحب کا اصل نام کاشوری ہے.... اور وہ ایک سزا یافتہ مجرم ہے.... جیل سے بھاگا ہوا.... اسے واپس جیل میں پہنچانا ہماری ذمہ داری ہے اور اس بار اسے جیل میں بھجواؤں گا کہ فرار نہیں ہو سکے گا.... ایک مجرم اور ہوٹل کا مالک بن کر عیش کرے.... یہ بات میرے لیے ناقابل برداشت ہے"۔

"آپ کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے جناب"۔

"تب پھر راجا صفدر کو اپنی سابقہ زندگی کی تفصیلات اور ثبوت پیش کرنا ہوں گے.... یہ کہ راجا صفدر کہاں پیدا ہوا.... کہاں تعلیم حاصل کی.... کہاں پلا، کہاں بڑھا.... پھر اس کے کس عزیز نے فوت ہونے سے پہلے اپنی دولت اس کے نام کر دی.... یہ تمام ثبوت دینا ہوں گے.... تب ہم اسے راجا صفدر مانیں گے.... ورنہ میرا دعویٰ ہے کہ وہ راجا صفدر ہرگز نہیں ہے.... وہ تو کاشوری ہے.... اور میں اسے کاشوری ثابت کر کے رہوں گا.... میری وجہ سے ہی وہ یہاں سے غائب ہوا ہے"۔

"یہ آپ کا اور ان کا معاملہ ہے جناب.... ہمیں اس بارے میں

www.Urdufanz.com

کچھ معلوم نہیں"۔

"ہم اب اس سے ملاقات کرنے والے ہیں"۔ فرزانہ نے مسکرا کر کہا۔

"جی.... کیا مطلب؟" شتو چونکا۔

"ابھی چند سیکنڈ بعد مسٹر راجا صفدر عرف کاشوری اپنے وکیل اور پولیس کے ساتھ یہاں پہنچنے والے ہیں"۔

"کیا.... کیا.... صرف چند سیکنڈ بعد"۔ بٹو کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہاں بالکل"۔ فرزانہ نے کہا۔

عین اس وقت دروازے پر دستک ہوئی۔

"آ گئے مہمان"۔ فرزانہ نے کہا۔

"محمود.... دروازہ کھول دو"۔ یہ کہتے ہوئے انسپکٹر جمشید ہاتھ جیب میں لے گئے.... اور ان کا ہاتھ جیب میں رکھے پستول پر جم گیا۔

"بہت بہتر"۔ اس نے کہا اور دروازہ کھول دیا۔

"یہ یہاں کیا ہو رہا ہے.... انہوں نے کاشوری کی آواز سنی۔

پھر وہ اندر داخل ہوا.... اس کے پیچھے اس کا وکیل تھا اور اس کے پیچھے ایک سب انسپکٹر پولیس اور اس کے ماتحت۔

"دیکھ لیں جناب.... کیا ہو رہا ہے"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"آپ چپ رہیں.... مجھے اپنے آدمیوں سے بات کرنے دیں....

شتو.... بٹو.... تم بتاؤ تمہاری یہ حالت کس نے کی"۔

"انسپکٹر جمشید نے اور کس نے کی"۔

"آپ سن رہے ہیں؟" راجا صفدر سب انسپکٹر کی طرف مڑا۔

"ج.... جی ہاں"۔ اس نے گھبرا کر کہا.... وہ انسپکٹر جمشید کو دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا۔

"کیا ہوا.... تم ان سے ڈر گئے؟"

"نہیں.... میں ڈرا نہیں.... اور یہ ہوا نہیں کہ میں ان سے ڈر جاؤں گا"۔

"تو نوٹ کریں.... ان کی یہ حالت انسپکٹر جمشید نے بنائی ہے"۔

"جی لکھ لیا"۔

"وکیل صاحب.... آپ کچھ بات نہیں کریں گے ان سے؟"

"ہاں کیوں نہیں؟" یہ کہ کر وہ ان کی طرف مڑا۔

"کیا آپ کو معلوم نہیں.... کسی کے گھر میں بلا اجازت داخل ہونا جرم ہے"۔

"بالکل معلوم ہے"۔

"ہم داخل نہیں ہوئے.... ہمیں تو انہوں نے زبردستی اندر داخل کیا تھا"۔

"غلط.... بالکل غلط"۔ بٹو نے کہا۔

"وکیل صاحب.... آپ کوئی بات کریں نا"۔ کاشوری نے منہ

www.Urdufanz.com

بنایا۔

"ہاں ضرور.... قانون آپ کو اس کی اجازت نہیں دیتا کہ آپ بلا اجازت کسی کے گھر میں داخل ہو جائیں.... یہ جرم آپ سے سرزد ہوا ہے.... لہٰذا انسپکٹر جالب آپ انہیں گرفتار کر لیں"۔

سب انسپکٹر جالب نے الجھن کے عالم میں انسپکٹر جمشید کی طرف دیکھا اور بولا۔

"یہ انسپکٹر ہیں.... میں انہیں گرفتار نہیں کر سکتا.... تاہم میں پسند کروں گا کہ یہ اس معاملے کی وضاحت ضرور کریں.... دوسری بات قانون یہ ہے کہ اگر کسی پولیس آفیسر کو اپنے علاقے سے باہر تفتیش کے لیے جانا پڑے تو وہ اس علاقے کے پولیس آفیسر کو ساتھ لے کر جائے گا.... آپ نے مجھے اطلاع نہیں دی اور نہ مجھے ساتھ لینے کی ضرورت سمجھی.... میں اس کی بھی وضاحت چاہوں گا.... ویسے میں آپ کو گرفتار نہیں کر سکتا"۔

"لیکن انسپکٹر صاحب.... آپ کے علاقے میں جرم ہوا ہے.... اور قانون سب کے لیے برابر ہے.... لہٰذا آپ کو انہیں گرفتار کرنا پڑے گا.... اگر آپ انہیں گرفتار نہیں کریں گے تو ہم آپ کے ڈی ایس پی سرفراز کو فون کریں گے"۔ وکیل نے جلدی جلدی کہا۔

"بہتر یہی رہے گا.... آپ انہیں بلا ہی لیں"۔

"او کے"۔ وکیل نے کہا اور اپنے موبائل پر نمبر ملانے لگا۔

"آپ خاموش کیوں ہیں؟"

"اب ڈی ایس پی صاحب کو آنے دیں.... ایک بار ہی بات کریں گے"۔

"اوہ اچھا"۔

پھر وہ انتظار کرنے لگے.... آخر ڈی ایس پی سرفراز اندر داخل ہوئے.... وہ ایک بھاری بھر کم آدمی تھے.... اندر آتے ہی ان کی نظر انسپکٹر جمشید پر پڑی.... ان کا منہ بن گیا۔

"آپ کا یہاں کیا کام.... یہ میرا علاقہ ہے"۔ انہوں نے بھنا کر کہا۔

"ہاں! میں جانتا ہوں"۔ وہ بولے۔

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہوا"۔

"آپ کے سوال کا جواب بھی دوں گا.... پہلے ان لوگوں کی حکایت سن لیں جنہوں نے آپ کو بلایا ہے.... پہلے آپ کو ان کی بات سننا چاہیے"۔

"اوہ ہاں! بابر فرشوری صاحب.... آپ تو شہر کے مشہور وکیل ہیں.... فرمائیے.... آپ یہاں کیسے نظر آ رہے ہیں؟"

"میں اس ہوٹل کے مالک.... مسٹر راجا صفدر کے بلانے پر یہاں آیا ہوں.... یہ جگہ راجا صاحب کی ذاتی رہائش کے لیے مخصوص ہے.... اس طرف کوئی نہ آئے، اس غرض کے لیے انہوں نے چار چوکیدار

www.Urdufanz.com

رکھے ہوئے ہیں"۔

"تین کمروں کے پورشن کے لیے چار چوکیدار"۔ ڈی ایس پی نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ آخر ہوٹل کے مالک ہیں.... ان کے کئی دشمن ہو سکتے ہیں.... اور پھر یہ اس سلسلے میں بالکل آزاد ہیں' دس آدمی بھی حفاظت کے لیے ملازم رکھ سکتے ہیں"۔ وکیل نے ناخوش گوار انداز میں کہا۔

"اوہ ہاں.... یہ تو ہے.... خیر"۔ وہ بولے۔

"انسپکٹر جمشید اور ان کے ساتھیوں نے میک اپ میں ان لوگوں پر حملہ کر دیا.... یعنی ان چاروں پر اس وقت مسٹر راجا صفدر یہاں نہیں تھے.... اپنی بیگم کے ساتھ کہیں گئے ہوئے تھے.... ان حالات میں انسپکٹر جمشید اور ان کے ساتھیوں کا یہ اقدام جرم ہے.... لہٰذا اپنے سب انسپکٹر کو انھیں گرفتار کرنے کا حکم دیں.... اس لیے کہ یہ انھیں گرفتار کرنے سے انکاری ہیں"۔

"کیوں.... اگر واقعہ یہی ہے.... تب تو انھیں گرفتار کرنا چاہیے"۔ ڈی ایس پی سرفراز بولے۔

"سر.... یہ انسپکٹر ہیں اور میں ایک سب انسپکٹر"۔

"تب کیا ہوا.... اب میں یہاں موجود ہوں.... آپ انھیں گرفتار کریں"۔

"ہمارا بیان سنے بغیر؟" انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"اوہ! تو آپ بھی کوئی بیان دینا چاہتے ہیں.... ہم ضرور سنیں ...ے"۔

"تو پھر سنیے.... جس شخص کو وکیل صاحب راجا صفدر کہہ رہے ... وہ دراصل کاشوری ہے"۔

"کک.... کاشوری.... کون کاشوری؟" ڈی ایس پی سرفراز ...ئے۔

"وہ کاشوری جسے بیس سال سزا ہوئی تھی.... جس نے کئی بنک ...ے تھے اور کئی بڑے لمبے ہاتھ مارے تھے' جس نے گرفتار ہونے پر ... اس دولت کا پتا نہیں بتایا تھا.... اور جو جیل توڑ کر بھاگ نکلا تھا"۔

"غلط.... بالکل غلط.... وہ تو پولیس مقابلے میں مارا گیا تھا"۔

"لیکن میرا دعویٰ ہے کہ وہ آپ کے سامنے زندہ سلامت موجود ..."۔

"کیا.... نہیں!!!" وہ چلائے۔

"جی نہیں سرفراز صاحب.... یہ غلط ہے.... یہ راجا صفدر ہیں.... ...ر ہمارے پاس ان کے راجا صفدر ہونے کے مکمل ثبوت موجود ..."۔

"یہ تو معاملہ لمبا ہو گیا"۔ انھوں نے الجھن کے عالم میں کہا۔

"تب اس معاملے کو عدالت میں دیکھ لیں گے کہ یہ کاشوری ہے ...یں.... اس وقت فیصلہ اس بات کا کر لیتے ہیں کہ ہم نے کوئی جرم

www.Urdufanz.com

کیا ہے یا نہیں؟"

"بالکل ٹھیک"۔ سرفراز نے جلدی سے کہا۔

"تب پھر سنیں.... حملہ ان پر ہم نے نہیں.... انہوں نے ہم پر کیا تھا.... ہم اس جگہ کا جائزہ لینے کی خفیہ کوشش کرنا چاہتے تھے۔ تاکہ اس شخص کے کاشوری ہونے کے ثبوت حاصل کر سکیں.... اور ایسا کرنا ہمارا قانونی حق ہے.... آخر میں محکمہ سراغرسانی کا ایک انسپکٹر ہوں.... لیکن ہماری خفیہ کوشش کے راستے میں یہ لوگ رکاوٹ بن گئے.... اور انہوں نے محمود، فاروق اور فرزانہ کو باندھ لیا.... پھر مجھے مارنے پیٹنے کا پروگرام بنایا.... اور ہٹو صاحب نے مجھے خوب مارنے پیٹنے کی کوشش کی.... شتو نے تو ان تینوں کو خوب خوب تکلیف پہنچائی۔ الزام یہ ہمیں دے رہے ہیں.... کہ ہم نے انہیں مارا پیٹا ہے"۔

"ہاں! درست یہی ہے"۔ وکیل نے فوراً کہا۔

"جی نہیں.... یہ درست نہیں ہے"۔

"ان چاروں کا بیان لے لیں سرفراز صاحب"۔

"ہم چھے کا بیان لے لیں سرفراز صاحب"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

وکیل نے پریشان ہو کر ادھر ادھر دیکھا۔

"اب اس کا فیصلہ کیسے ہو؟" ڈی ایس پی نے جھلا کر کہا۔

"اگر آپ مجھے اجازت دے دیں تو ہم ثبوت پیش کر سکتے ہیں.... اس ثبوت کی روشنی میں فیصلہ آپ کر دیجیے گا.... ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا"۔

"چلیے ٹھیک ہے.... اگر آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے تو یہ پیش کریں"۔ سرفراز صاحب بولے۔

"ہاں! کریں پیش"۔ وکیل نے طنزیہ کہا۔

"جی بہت بہتر"۔ انہوں نے کہا اور گھڑی والا ٹیپ ریکارڈ چلا دیا.... اب وہ تمام آوازیں اور جملے سنائی دینے لگے.... شتو اور ہٹو کے جملے.... ان کے قہقہے.... مار پیٹ کی آوازیں وغیرہ.... وہ غور سے سنتے رہے.... آخر بات چیت ختم ہو گئی.... ڈی ایس پی سرفراز نے تھکی تھکی آواز میں کہا۔

"اب.... وکیل صاحب.... اب آپ کیا کہتے ہیں"۔

"مجھے نہیں معلوم تھا.... کہ یہاں یہ ہوا ہے.... مجھے تو کک.... بابا صفدر صاحب نے جو بتا دیا.... میں نے وہی آپ کو بتایا"۔

"ہوں خیر.... ان حالات میں تو آپ کو گرفتار کیا نہیں جا سکتا ہے"۔

"لیکن تفتیش کے لیے شتو اور ہٹو کو ہم اپنے دفتر لے جا رہے ہیں"۔

"کک.... کیا مطلب؟" ڈی ایس پی بولے۔

"اگر آپ کو کوئی اعتراض ہے.... تو بھی ہم لے جا سکتے ہیں....

www.Urdufanz.com

کوئی ہمارے راستے میں رکاوٹ بنے.... تب بھی ہم لے جائیں گے"۔

"آخر کیسے؟" وکیل نے جل کر کہا۔

"یہ دیکھیے.... یہ میرے پاس ایک عدد اجازت نامہ ہے"۔

ڈی ایس پی سرفراز نے اجازت نامہ لے کر پڑھا اور دھک سے رہ گئے.... پھر اس نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

"سوری! آپ تو اس سے بھی زیادہ کر سکتے ہیں.... جو آپ کیا اور ہم کوئی دخل نہیں دے سکتے"۔

"کیا مطلب؟" وکیل نے چونک کر کہا۔

"آپ خود یہ اجازت نامہ دیکھ لیں"۔ ڈی ایس پی نے کہا۔

اس نے اجازت نامہ دیکھا اور برا سا منہ بنا کر رہ گیا۔

"پھر اب میری یہاں ضرورت نہیں.... نہ سب انسپکٹر صاحب کی.... ہاں انسپکٹر صاحب انہیں اپنی مدد کے لیے روکنا چاہیں تو مجھے اعتراض نہیں"۔

"جی نہیں.... ضرورت ہوئی تو بلا لوں گا انہیں.... آپ کا شکریہ"۔

وہ چلے گئے.... اب وہاں وکیل، کاشوری اور اس کے چوکیدار رہ گئے.... لیکن اب ان کے چہرے بجھ سے گئے تھے۔

"اب کیا پروگرام ہے؟"

"آخر آپ ہم سے کیا چاہتے ہیں؟"

"مکڑی کہاں ہے؟" انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"مکڑی.... ہمارا مکڑی سے کیا تعلق.... اس نام کا ایک شخص ہوٹل کا گاہک ضرور ہے.... لیکن آج کل وہ نظر نہیں آ رہا"۔

"اچھی بات ہے.... اب میں تفتیش کے ذریعے یہ بات ثابت کروں گا کہ تم راجا صفدر نہیں ہو.... کاشوری ہو.... اور اس کے بعد میں پوچھوں گا.... اب...."

اچانک انہیں ایک زوردار جھٹکا لگا.... چہرے پر بے تحاشا جوش نظر آیا.... پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھے اور بولے۔

"آؤ بھئی چلیں"۔

جلد ہی وہ ہوٹل سے نکل کر اپنی کار میں بیٹھ رہے تھے۔

"آپ کو اچانک کیا بات سوجھ گئی ابا جان"۔

"بالکل سامنے کی بات"۔ وہ مسکرائے۔

"لیکن بالکل سامنے کی بات ہمیں کیوں نظر نہیں آئی"۔

"ایسا بھی ہوتا ہے.... اگر میری نظر چوک گئی تو تمہاری کیوں نہیں چوک سکتی"۔

"تب پھر آپ ہمیں بتا کیوں نہیں دیتے"۔

"ہاں ضرور.... کیوں نہیں.... ہمارا دعویٰ ہے کہ یہ شخص راجا صفدر نہیں، کاشوری ہے.... راجا صفدر نام کا کوئی آدمی تھا ضرور.... لیکن اس کی جگہ اب کاشوری لے چکا ہے.... اگر بات یہی ہے تو اس کا

www.Urdufanz.com

کیا مطلب ہوا؟" یہاں تک کہہ کر وہ خاموش ہو گئے۔

"تک.... کیا مطلب ہوا؟" وہ ایک ساتھ بولے۔

"اوہو! بھئی یہ تم بتاؤ نا"۔

"جی.... ہم بتائیں.... آپ کے ذہن میں جو بات آئی ہے.... بھلا ہم وہ کس طرح بتا سکتے ہیں"۔ فاروق نے بوکھلا کر کہا۔

"تم بتاؤ محمود"۔ انسپکٹر جمشید نے اسے گھورا۔

"جی.... میں بتاؤں.... یعنی کہ میں.... آپ بھی اباجان کیا بات کرتے ہیں.... بات ذہن میں آئی آپ کے اور بتاؤں میں"۔

"حد ہو گئی.... کہا جو ہے.... بات بالکل سامنے کی ہے.... اچھا فرزانہ تم بتاؤ"۔

"جی ہاں کیوں نہیں.... آپ کے ذہن میں یہ بات آئی ہے کہ اگر کاشوری زندہ ہے.... تو وہ پولیس مقابلہ فرضی تھا اور اس لیے کاشوری کو نہیں.... کسی اور کو ہلاک کیا گیا تھا"۔

"واہ! فرزانہ کی کیا بات ہے"۔ انسپکٹر جمشید چلائے۔

"دھت تیرے کی.... واقعی سامنے کی بات ہے.... اور ہم محسوس نہ کر سکے"۔ محمود نے جھلا کر اپنی ران پر ہاتھ مارا۔

"اور اگر یہ مقابلہ فرضی تھا.... اس میں کسی اور کو ہلاک کیا گیا تھا تو پھر جس شخص کو ہلاک کیا گیا' اس کے چہرے پر کاشوری کا میک اپ کیا گیا تھا.... پھر اس کو کاشوری کے طور پر دفن کیا گیا.... اس طرح

کاشوری زندہ رہا اور ہوٹل کا مالک بن گیا.... اب اس پولیس مقابلہ میں شامل ہے جیل انسپکٹر زاہد"۔

"اوہ ہاں واقعی"۔

وہ فوراً جیل پہنچے.... ایس پی جیل سے ملے.... انہیں بتایا کہ وہ انسپکٹر زاہد سے ملنا چاہتے ہیں.... انہیں بتایا گیا کہ وہ گھر جا چکا ہے.... اس کے گھر کا پتہ لے کر وہ وہاں پہنچے.... دستک کے جواب میں ایک نوعمر لڑکے نے دروازہ کھولا۔

"ہمیں انسپکٹر زاہد صاحب سے ملنا ہے"۔

"وہ ابھی ابھی گھر آئے ہیں اور آتے ہی اپنے کمرے میں چلے گئے ہیں.... میں انہیں بتاتا ہوں.... آپ کے نام کیا ہیں؟"

"انسپکٹر جمشید"۔

"جی.... کیا کہا آپ نے"۔ لڑکا اچھل پڑا۔

"انسپکٹر جمشید"۔

"اوہ اچھا.... میں ابھی آیا"۔

اور پھر وہ اندر کی طرف دوڑ گیا.... تین منٹ بعد وہ واپس آیا تو اس کے چہرے کا رنگ اڑا ہوا تھا۔

"خدا کے لیے جلدی چلیے.... نہ جانے میرے ابو کو کیا ہو گیا ہے.... انہوں نے ابھی ابھی خون کی قے کی ہے.... امی جان ڈاکٹر کو فون کر رہی ہیں"۔

www.Urdufanz.com

وہ اندر کی طرف دوڑ پڑے.... لڑکا ان سے آگے تھا.... اس طرح وہ انسپکٹر زاہد کے کمرے میں داخل ہوئے.... انہوں نے دیکھا.... اس کے چہرے پر جان کنی کی حالت تھی.... ان پر نظر پڑتے ہی اس نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا اور بڑی مشکل سے اس نے کہا۔

"وہ .... جم .... چپ ...."

اور اس کی گردن ڈھلک گئی.... لڑکا واپس دوڑ پڑا۔

○☆○

مم ٹپ

"افسوس! اصل مجرم نے اسے ختم کر دیا"۔ انسپکٹر جمشید کے منہ سے نکلا۔

"لیکن کیسے.... یہ تو ایسے لگتا ہے.... جیسے اچانک اسے خون کی قے آئی اور یہ مر گیا"۔

"نہیں.... اسے زہر دیا گیا ہے.... کھانے کی کسی چیز میں.... یا تو وہ چیز یہ کھا کر گھر آیا اور سو گیا.... پھر اچانک زہر نے اثر کیا اور اسے قے آئی.... یا پھر اس نے وہ چیز گھر آ کر کھائی.... یہ بھی ہو سکتا ہے... زہر گھر کی چیز میں دیا گیا ہو"۔ انہوں نے جلدی جلدی کہا۔

عین اس وقت انہوں نے قدموں کی آواز سنی.... ایک ڈاکٹر ایک عورت کے ساتھ چلا آ رہا تھا اور ساتھ ہی وہ لڑکا بھی تھا.... عورت اور لڑکا بے تحاشا رو رہے تھے۔

"جلدی! دیکھئے ڈاکٹر صاحب"۔

ڈاکٹر نے ایک نظر اس پر ڈالی اور سمجھ گیا کہ وہ مر چکا ہے.... پھر بھی اس نے عورت کو دکھانے کے لیے اس کی نبض چیک کی.... دل کی

www.Urdufanz.com

دھڑکن دیکھی اور آخر نفی میں سر ہلا دیا۔

"مجھے افسوس ہے.... یہ مر چکے ہیں"۔

"نن نہیں"۔ دونوں چلائے.... بے تحاشا رونے لگے.... ڈاکٹر واپس جاتا نظر آیا.... انہوں نے اسے روکنے کی کوشش نہیں کی.... ظاہر ہے.... اب یہاں ان کے محکمے کے ڈاکٹر کو تو آنا ہی تھا.... اور دوسرے ماہرین کو بھی.... ان حالات میں وہ اس عورت اور لڑکے سے سوالات بھی نہیں کر سکتے تھے.... انسپکٹر جمشید فون کرنے لگے.... انہوں نے جیل کے ایس پی کو بھی فون کر دیا۔

ایسے میں فرزانہ کو فرش پر ایک کاغذ پڑا نظر آیا.... اس نے بے خیالی میں اس کاغذ کو اٹھا لیا.... اس کاغذ میں پان لپیٹا گیا تھا.... اب چونکہ وہ خون کی قے کر چکا تھا.... لہٰذا منہ دیکھ کر یہ تو اندازہ لگایا ہی نہیں جا سکتا تھا کہ مرنے والا پان کھانے کا عادی تھا یا نہیں۔

"کیا یہ پان کھاتے تھے؟" فرزانہ نے ان سے پوچھ ہی لیا۔

"پان!" دونوں نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں! پان"۔

"نہیں.... انہوں نے تو زندگی بھر کبھی پان نہیں کھایا"۔

"کیا کوئی ان سے ملنے آیا تھا؟"

"نہیں.... دفتر سے آنے کے بعد یہ سونے کے لیے یہاں آ گئے تھے.... اس کے بعد آپ کے آنے کے بعد ہی میں ان کے کمرے میں

آیا تھا"۔

"حیرت ہے.... پھر یہ کاغذ یہاں کہاں سے آیا؟"

"کون سا کاغذ؟"

"یہ دیکھیے.... اس کاغذ پہ پان کے نشانات ہیں.... گویا اس میں پان لپیٹا گیا تھا.... یہ یہاں فرش پر پڑا تھا"۔

"نہیں.... میں نے آج تک انہیں کبھی پان کھاتے نہیں دیکھا"۔

"حیرت ہے.... پھر یہ کاغذ یہاں کہاں سے آیا؟"

"ہمیں نہیں معلوم"۔ عورت نے جھلا کر کہا اور پھر رونے لگی.... لڑکا بھی رونے لگا۔

وہ ان کے پاس سے ہٹ آئے۔

"اس کاغذ نے ہمیں الجھن میں ڈال دیا ہے"۔ خان رحمان بولے۔

"کہیں ایسا تو نہیں کہ کوئی شخص گھر کے افراد کے علم میں لائے بغیر اندر داخل ہوا ہو.... کمرے کی کھڑکی میں سلاخیں نہیں ہیں.... اور یہ کھڑکی شاید پائیں باغ کی طرف کھلتی ہے.... "۔ انسپکٹر جمشید جلدی سے بولے۔

وہ گھر سے نکل کر باغ کی طرف بڑھے اور کھڑکی تک پہنچ گئے.... کھڑکی کے نیچے جوتوں کے تازہ نشان موجود تھے.... انہوں نے کھڑکی پر

www.Urdufanz.com

دباؤ ڈالا.... وہ کھل گئی۔

"یہ تو بات صاف ہو گئی.... قاتل نے دستک نہیں دی تھی.... وہ سیدھا ادھر آیا تھا.... کھڑکی اس کو کھلی مل گئی.... اندر انسپکٹر زاہد سو رہا تھا.... وہ اندر گیا اس کے جسم میں زہر داخل کیا اور چپ چاپ نکل گیا.... شاید وہ پان کھانے کا بہت زیادہ عادی ہے.... لہٰذا ایسے میں بھی اس نے پان کھایا تھا.... اور کاغذ وہ یہیں گر گیا.... ہو سکتا ہے.... وہ زہر کا اثر دیکھنے کے لیے ایک دو منٹ کے لیے رک گیا ہو.... اور اس وقت بے خیالی میں اس نے جیب سے اس کاغذ میں لپٹا ہوا پان کھا لیا ہو.... پان کے عادی.... جیبوں میں بھی پان رکھتے ہیں"۔

"اس کے سوا کیا بات ہو سکتی ہے"۔

"تب پھر اس کاغذ کو سنبھال کر رکھ لو.... جوتوں کے نشانات کی تصاویر لے لو.... اکرام کے ماتحت اس کھڑکی سے نشانات اٹھا لیں گے.... میرا خیال ہے.... ہم بہت جلد قاتل تک پہنچنے والے ہیں"۔

"اس کا مطلب تو پھر یہ ہوا کہ وہ کوئی بے وقوف قاتل تھا"۔ فاروق نے منہ بنایا۔

"شاید"۔ محمود نے فوراً کہا۔

"اور اس نے مرتے وقت کیا کہا تھا بھلا؟" فرزانہ بڑبڑائی۔

"وہ.... شاید اس نے کہا تھا ہم.... ٹپ"۔ فاروق نے چونک کر کہا۔

"ہم ٹپ.... نہیں ہم ٹپ تو خیر نہیں کہا تھا"۔ فرزانہ بولی۔

"اوہ ہاں! یاد آیا.... اس نے جم ہپ.... کہا تھا"۔ محمود نے کہا۔

"یہ لفظ بھی نوٹ کر لو"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"لیکن جمشید.... جم ہپ سے بھلا کیا بنتا ہے.... کیا وہ قاتل کا نام لینا چاہتا تھا"۔

"اس بات کا امکان ہے.... ویسے جم سے تو جمشید بھی بنتا ہے.... ہو سکتا ہے.... اس نے مجھے دیکھ کر.... میرا نام لے کر آگے کچھ کہنا چاہا ہو.... ہپ.... سے تو پانی بھی بنتا ہے.... پائپ بھی بنتا ہے.... ذرا دیکھنا.... بھئی.... کہ اس کھڑکی کی سمت کوئی پائپ تو نہیں لگا ہوا"۔ وہ بولے۔

فاروق فوراً چل پڑا اور چکر لگا کر لوٹ آیا۔

"جی نہیں.... کوئی پائپ نہیں ہے"۔

"ہوں خیر.... دیکھیں گے اس جم ہپ کو بھی"۔

پھر وہاں اکرام اور اس کا عملہ پہنچ گیا اور جیل کے لوگ بھی پہنچ گئے.... جس علاقے میں انسپکٹر زاہد کا مکان تھا.... اس علاقے کی پولیس بھی پہنچ گئی۔

"یہ کیسے ہوا؟" ایس پی بھی ان کے پاس سرک آیا۔

"ایک منٹ سر"۔ یہ کہہ کر انسپکٹر جمشید نے اکرام کو اشارے

www.Urdufanz.com

سے بلایا اور کھڑکی کے آس پاس کے نشانات کے بارے میں ہدایات دیں.... پھر ان کی طرف مڑے اور تفصیل سنانے لگے۔

پھر وہاں معمول کی کارروائی شروع ہو گئی.... ایسے میں فرزانہ بولی۔

"ہم اسے بھول گئے.... حالانکہ یہ کیس اس سے شروع ہوا تھا"۔

"کس سے؟"

"مکڑی سے.... شریف خان سے کسی نامعلوم آدمی نے گوگی کی فلمیں بنوائی تھیں.... اور اس کے کام کا معاوضہ دینے آیا تھا مکڑی.... گویا مکڑی سے اس نامعلوم آدمی کا گہرا تعلق ہے.... اس لیے ہم مکڑی کی تلاش میں جب ہوٹل نور آئے اور یہاں ہم کاشوری کے چکر میں پڑ گئے.... کاشوری اگر مرا نہیں تھا تو وہ پولیس مقابلہ جعلی تھا اور اس جعلی پولیس مقابلے کا ذمے دار انسپکٹر زاہد تھا.... مطلب یہ کہ جو شخص مجرم کے بارے میں کچھ بتا سکتا تھا.... اس نے اسے ختم کر دیا.... تو ہو سکتا ہے.... مکڑی بھی اسی کی ہدایت پر چھپ گیا ہو یا پھر اس نے شاید مکڑی کو بھی جان سے مار ڈالا ہو اور لاش کو غائب کر دیا ہو.... اس بار کا مجرم بہت بے رحم ہے.... اور اپنے کام میں بہت ماہر ہے.... ہم ابھی تک اس کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکے"۔

"اور سسپنس ہے کہ ہر لمحے بڑھتا جا رہا ہے.... میرا تو مارے بے

چینی کے برا حال ہے.... ایک طرف گوگی کی جگہ جعلی گوگی نے لے لی تھی.... دوسری طرف ایک سزا یافتہ مجرم ایک ہوٹل کا مالک بنا بیٹھا ہے.... آخر یہ سب کیا چکر ہے"۔ محمود نے جلدی جلدی کہا۔

"چکر کچھ زیادہ گہرا ہے"۔ فاروق مسکرایا۔

"اللہ اپنا رحم فرمائے.... میں تو خوف محسوس کر رہی ہوں.... ایسا لگتا ہے.... جیسے قاتل کہیں آس پاس موجود ہے اور ہمیں طنزیہ نظروں سے دیکھ کر کہہ رہا ہو.... بس.... لگا لیا میرا سراغ.... بڑے سراغرساں بنے پھرتے ہیں"۔

"ارے باپ رے.... کیا کہا.... وہ یہیں آس پاس کہیں سے دیکھ رہا ہے"۔ فاروق گھبرا گیا۔

وہ مسکرا دیے.... ایسے میں اکرام ان کی طرف بڑھتا نظر آیا۔

"سر! موت زہر سے ہوئی ہے.... کوئی خاص قسم کا زہر تھا.... اس کو کھانے کے بعد خون کی قے آئی.... اور وہ مر گیا.... ڈاکٹر صاحب کے خیال میں زہر کھانے میں دیا گیا تھا.... یا پینے کی کسی چیز میں"۔

"ہوں.... یہی تو اس معاملے میں عجیب بات ہے؟"

"جی کیا مطلب؟" اکرام چونکا۔

"گھر کے افراد کا کہنا ہے کہ وہ جیل سے آیا تھا اور کچھ کھائے پیے بغیر اپنے کمرے میں سونے کے لیے چلا گیا تھا.... اگر یہ معلوم ہو جائے کہ زہر کون سا تھا.... تو پھر ہم جان سکتے ہیں.... موت سے کتنی

www.Urdufanz.com

دیر پہلے اسے زہر دیا گیا تھا"۔

"ہاں ٹھیک ہے.... پوسٹ مارٹم کے بعد شاید ہم پتہ چلا سکیں کہ موت کون سے زہر سے ہوئی ہے"۔

"تو پھر ٹھیک ہے اکرام.... اور ہاں.... جوتوں کے نشانات کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

"وہ ریکارڈ کے ذریعے چیک کیے جائیں گے.... ابھی تک کوئی اندازہ نہیں ہو سکا"۔

"اور کھڑکی پر سے انگلیوں کے نشانات ملے؟"

"جی نہیں.... قاتل نے دستانے پہن رکھے تھے"۔

"اوہ! ہم تو اسے بے وقوف خیال کرتے رہے.... لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت زیادہ چالاک ہے"۔

"لیکن سر.... جوتوں کے نشانات اسے لے بیٹھیں گے"۔ اکرام مسکرایا۔

"وہ کیسے؟"

"بائیں پیر کی ایڑی پر وہ زیاہ زور دیتا ہے.... وہ ایڑی گھسی ہوئی ہے.... اور میرا ذہن کہتا ہے.... ہمارے ریکارڈ میں ایک ایسے شخص کے جوتوں کے نشانات موجود ہیں"۔

"اوہ اچھا.... لیکن بھئی.... یہ ضروری نہیں کہ بس وہی ایک شخص بائیں پیر کی ایڑی پر زیاد زور دیتا ہو.... جو ہمارے ریکارڈ میں

ہے.... ایسے اور لوگ بھی ہو سکتے ہیں"۔ انسپکٹر جمشید نے اعتراض کیا۔

"اس میں شک نہیں.... لیکن ہمیں اسے چیک تو کرنا پڑے گا"۔

"بالکل ٹھیک.... ہم نے قتل کا وقت نوٹ کر لیا ہے.... انسپکٹر زاہد ساڑھے چار بجے شام جیل سے گھر آیا تھا.... اور پانچ بجے ہم یہاں آ گئے تھے.... اس آدھ گھنٹے کے دوران وہ شخص کہاں تھا.... ہم اس سے یہ سوال تو کر ہی سکتے ہیں"۔

"جی ہاں.... بالکل"۔

اور پھر وہ گھر آ گئے.... تین گھنٹے بعد اکرام تمام چیزیں لے کر ان کے پاس پہنچ گیا۔

"موت کس زہر سے ہوئی.... ڈاکٹر پتا نہیں چلا سکے.... کوئی نیا ہی زہر تھا.... زہر کھلائے جانے کے صرف پانچ منٹ بعد اس کی موت واقع ہوئی"۔ اس نے جلدی جلدی بتایا۔

"اوہ اس کا مطلب ہے.... چار بج کر پچپن منٹ پر اسے زہر دیا گیا.... ہمارے وہاں پہنچنے سے صرف پانچ منٹ پہلے"۔

"جی ہاں! یہی بات ہے.... زہر دیا گیا منہ کے ذریعے ہے۔ یعنی وہ کوئی ایسا زہر نہیں تھا جس کو کسی پن وغیرہ کے ذریعے جسم میں داخل کیا جا سکتا"۔

"ہوں.... ٹھیک ہے.... قاتل کھڑکی کی طرف سے اندر گیا۔

www.Urdufanz.com

اس نے انسپکٹر زاہد کی طرف پستول تان رکھا تھا.... لیکن وہ تو سویا پڑا تھا.... سونے کی حالت میں قاتل نے وہ زہر اس کے منہ میں ڈال دیا.... یہ کام بھلا اس کے لیے کیا مشکل تھا.... پھر قاتل ایک دو منٹ وہیں ٹھہرا رہا.... اس نے وہاں کھڑے کھڑے پان بھی کھایا.... اور جب اس نے دیکھا کہ زہر اپنا کام شروع کر چکا ہے.... تو وہ وہاں سے نکل گیا.... اس کا مطلب پھر یہ ہوا کہ وہ ہمارے آنے سے صرف دو تین منٹ پہلے گیا ہے.... نزدیک ترین وقت معلوم ہو گیا.... اچھا وہ جوتوں کے نشانات؟"

"جی ہاں! قاتل کے جوتوں جیسے نشانات ہمارے ریکارڈ میں مل گئے ہیں.... یہ دیکھیے"۔

اس نے رجسٹر ان کے سامنے کر دیا.... وہاں دو جوتوں کے نشانات بالکل واضح موجود تھے.... ان میں بائیں پیر کے جوتے کی ایڑی نظر نہیں آ رہی تھی.... گویا پہننے والا اس پر زیادہ زور دیتا تھا.... لہٰذا وہ گھس گئی تھی.... اس لیے اس کا نشان نہیں بنتا تھا.... اور نشانات والے شخص کا نام تھا روڈی برٹان۔

"روڈی برٹان.... یہ نام تو ہم پہلی بار سن رہے ہیں"۔

"جی ہاں! اس لیے کہ اس کے ہمارے پاس صرف یہ نشانات ہیں.... یہ آج تک گرفتار نہیں ہو سکا.... نہ اس کی شکل و صورت کسی کو معلوم ہے.... صرف جوتوں کے نشانات ہمارے پاس ہیں"۔

"تب یہ کیسے معلوم ہوا کہ اس کا نام روڈی برٹان ہے؟" محمود نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں! یہ اس معاملے کی عجیب ترین بات ہے"۔ اکرام مسکرایا۔

"کیا مطلب؟" وہ چونکے۔

"روڈی برٹان ہی اس کا نام ہے.... اس کا ایک ساتھی رنگے ہاتھوں پکڑا گیا تھا.... اس نے یہی نام بتایا تھا کہ وہ روڈی برٹان کے ساتھ کام کرتا ہے.... اس کے ساتھ جوتوں کے نشانات اسی شخص کے ملے تھے"۔ اکرام نے نشانات کی طرف اشارہ کیا۔

"ساتھی جو پکڑا گیا.... کیا روڈی برٹان کا حلیہ نہیں بتا سکا تھا؟" انسپکٹر جمشید نے بے چین ہو کر پوچھا۔

"جی نہیں.... اس نے بتایا تھا کہ روڈی برٹان ہر وقت میک اپ میں رہتا ہے.... اس کا اصل چہرہ وہ یا کوئی اور آج تک نہیں دیکھ سکا"۔

"اوہ اچھا خیر.... لیکن ہم اس سے ملنا چاہتے ہیں.... کیونکہ روڈی برٹان سے ملنا تو فی الحال ہمارے لیے ممکن نہیں.... پتا نہیں.... وہ کون ہے.... کہاں رہتا ہے.... کیا کرتا ہے.... ان معاملات سے اس کا کیا تعلق ہے.... لیکن اس کے اس ساتھی سے تو مل سکتے ہیں.... وہ کیسے پکڑا گیا تھا بھلا اور کیا اس وقت اس کے ساتھ روڈی نہیں تھا؟" انھوں نے جلدی جلدی کہا۔

www.Urdufanz.com

"اس کے ساتھی کا نام مارش ہے اور وہ سنٹرل جیل میں ہے"۔

"تو پھر آؤ اکرام... اس سے مل ہی آئیں"۔

وہ جیل پہنچے... جیل حکام نے انہیں فوراً" مارش کی کوٹھری کے سامنے لا کھڑا کیا... وہ انہیں دیکھ کر سلاخوں سے آلگا۔

"ہیلو مسٹر مارش! آپ کا کیا حال ہے... یہی نام ہے نا آپ کا؟"

"جی ہاں"۔ اس نے کہا۔

"میرا خیال ہے... یہ ملاقات کافی لمبی ہو گی... لہٰذا انہیں کوٹھڑی سے نکال کر ایک کمرے میں ہمارے ساتھ بٹھایا جائے... اور ان کے لیے کچھ اچھی اچھی کھانے کی چیزیں بھیجی جائیں"۔ انہوں نے اکرام کی طرف دیکھا۔

"جی بہتر"۔ اکرام نے کہا۔

اور پھر وہ دوسرے کمرے میں آ گئے... پہلے تو وہ پرسکون انداز میں کھاتا رہا... پھر پیٹ بھرنے کے بعد ان کی طرف مڑا۔

"اف! کتنی مدت بعد اتنا مزے دار کھانا کھایا"۔

"ہم آپ کو ایسا کھانا اور بھی کھلا سکتے ہیں"۔

"نہیں! اب تو جگہ نہیں رہی"۔

"اوہو... مطلب یہ ہے کہ پھر کسی وقت... جب آپ خواہش کریں"۔

"مجھ پر یہ اچانک مہربانی کیوں؟"

"ہم آپ سے صرف روڈی برٹان کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں"۔

"جو کچھ مجھے معلوم ہے... بتانے کے لیے تیار ہوں... اس نے کون سا میرے لیے کچھ کیا... کبھی خبر تک نہیں لی... کسی وکیل کے ذریعے تو میری خبر لے ہی سکتا تھا... نہ کبھی کچھ دیا"۔ یہ کہہ کر وہ رونے لگا۔

"آپ ہمیں روڈی برٹان کے بارے میں بتائیں... وہ کون ہے... پھر دیکھیے گا کہ ہم آپ کے لیے کچھ کرتے ہیں یا نہیں... قانون کی مدد کریں گے تو قانون بھی آپ کی ضرور مدد کرے گا"۔

"ٹھیک ہے... جو مجھے معلوم ہے... بتاؤں گا"۔ اس نے کہا۔

"تب پھر بتائیں... روڈی برٹان کون ہے؟"

"یہ کوئی نہیں جانتا... لیکن وہ ایک بہت خطرناک مجرم ہے... اس قدر خطرناک کہ اس کی چالوں سے اچھے اچھے جرائم پیشہ گھبراتے ہیں... اور پولیس تو آج تک اسے پکڑ ہی نہیں سکی"۔

"ٹھیک ہے... آپ کا اس سے کیسے تعلق ہوا... وہ کہاں ملاقات کرتا ہے... جو لوگ اس کے لیے کام کرتے ہیں... ان سے کس طرح کام لیتا ہے... پوری تفصیل ہمیں بتا دیں"۔

"اس کے ٹھکانے سے کوئی واقف نہیں... اس کے لیے جو لوگ کام کرتے ہیں... وہ ان سے خود رابطہ کرتا ہے... بذریعہ فون بات

www.Urdufanz.com

کرتا ہے... معاوضوں کے پیکٹ نامعلوم جگہوں پر ہمیں ملتے ہیں... اس کے حکم بہت عجیب ہوتے ہیں... سمجھ میں نہ آنے والے... لیکن اس کے لیے کام کرنے والے یہ نہیں پوچھتے کہ وہ حکم کیسا ہے... بس عمل کرتے ہیں... میں ایک بار چوری کے الزام میں پکڑا گیا تھا... ویسے میں بہت ماہر چور تھا... اس سے پہلے کبھی نہیں پکڑا گیا تھا... اس دن غلطی سے پکڑا گیا... پھر سزا ہو گئی... سزا کاٹ کر باہر نکلا تو روڈی برٹان نامی آدمی کا فون ملا... وہ کہہ رہا تھا... اگر تم میرے لیے کام کرنا پسند کرو تو میں تمہیں بہت اچھا معاوضہ دوں گا... اس روز روز کی چوری چکاری سے بچ جاؤ گے... اور گھر بیٹھے معاوضہ ملا کرے گا... پندرہ بیس ہزار روپے ماہوار ملا کریں گے... کبھی اس سے زیادہ بھی مل سکتے ہیں... چنانچہ میں نے اس کے لیے کام کرنا منظور کر لیا"۔

"چلو یہ تو ہوا... اس نے تم سے کیا کیا کام لیے... یہ بتاؤ"۔

"ایک روز اس کا فون ملا... فلاں جگہ ایک پیکٹ پڑا ہوا ہے... وہ اٹھا کر فلاں پتے پر پہنچا دو"۔

"بہت خوب... پھر؟"

"میں اس جگہ پہنچا... وہ ایک کھنڈر تھا... جس جگہ اس نے بتایا تھا، وہاں واقعی ایک چھوٹا سا پیکٹ موجود تھا... میرے اندازے کے مطابق اس میں نوٹ تھے... میں نے وہ وہاں سے اٹھا لیا اور اس کے بتائے ہوئے پتے پر لے گیا... وہاں جو شخص ملا، میں نے پیکٹ اسے

دے دیا... نہ اس نے مجھ سے کچھ پوچھا... نہ میں نے اس سے کچھ پوچھا... خاموشی سے پیکٹ دیا اور چلا آیا"۔

"وہ گھر تم ہمیں دکھا سکتے ہو؟"

"ہاں! کیوں نہیں... ایسے کئی گھر دکھا سکتا ہوں"۔

"بہت خوب! اور تمہیں ان کاموں کا معاوضہ ہر ماہ باقاعدگی سے ملتا رہا"۔

"بالکل ملتا رہا"۔

"پکڑے کیسے گئے تھے؟"

"اس نے فون کیا تھا... کہ فلاں ٹیلی فون بوتھ میں ایک پیکٹ موجود ہے... وہ فلاں پتے پر پہنچا دو... میں وہاں گیا اور پیکٹ اٹھایا اور اس طرف چل پڑا... لیکن راستے میں میری گاڑی کو پولیس نے روک لیا... وہ معمول کی چیکنگ کر رہی تھی... یا اس علاقے میں کوئی واردات ہوئی تھی اور پولیس مجرم کی تلاش میں تھی... میری گاڑی کی تلاشی لی گئی تو وہ پیکٹ برآمد ہوا... پولیس نے پوچھا... اس میں کیا ہے... میں گھبرا گیا... کیونکہ مجھے نہیں معلوم تھا کہ اس میں کیا ہے... جواب نہ دے سکا... پولیس نے کھول کر دیکھا... اس میں سے کرنسی نوٹ تھے... ہزار ہزار روپے کے نوٹ... چونکہ میں وضاحت نہیں کر سکتا تھا... بتا نہیں سکا تھا... اس لیے پولیس نے مجھے دھر لیا... پھر میں نے بیان دیا کہ میں ایک نامعلوم آدمی کے لیے کام کرتا ہوں... اور یہ

www.Urdufanz.com

پیکٹ میں اس کی ہدایت پر لے جا رہا تھا.... انہوں نے اس آدمی کے بارے میں پوچھا.... جہاں لے جانا تھا تو میں نے وہ پتا بھی بتا دیا.... پولیس مجھے وہاں لے گئی.... وہاں ایک کیمرہ مین رہتا تھا.... جو وڈیو فلمیں بناتا تھا.... وہ پیکٹ مجھے اسے دینا تھا.... پولیس نے اسے بھی گرفتار کر لیا.... اس نے بھی یہی بیان دیا کہ کسی نامعلوم آدمی نے ایک تقریب کی فلم بنوائی تھی.... یہ اس نے اس کا معاوضہ بھیجا تھا.... انہوں نے اس تقریب کے بارے میں پوچھا.... وہ ایک شادی کی تقریب تھی.... شادی کے موقع پر کون کسی سے پوچھتا ہے کہ وہ کس کے کہنے پر فلم بنا رہا ہے.... لہٰذا اس نے فلم بنائی اور اس کے حوالے کر دی.... پولیس نے اس سے پوچھا کہ اس کے حوالے فلم کس طرح کی.... تو اس نے بتایا کہ فون پر اس نے ہدایت کی تھی کہ فلاں کھنڈری میں فلم رکھ آؤ.... وہ رکھ آیا.... اس کے بعد اسے فلم بنانے کا معاوضہ بھیجا گیا.... پولیس نے شادی والے گھر کا جائزہ لیا.... لیکن بھلا ان میں سے کوئی کیا بتا سکتا تھا کہ کسی نے ان کی فلم کیوں بنوائی تھی.... لہٰذا پولیس کی تفتیش رک گئی.... اور پولیس نے ہمیں عدالت سے سزا دلوا دی.... غیر قانونی کام کرنے کے سلسلے میں"۔ یہاں تک کہہ کر وہ خاموش ہو گیا۔

"آپ ہمیں وہ شادی والا گھر دکھا سکتے ہیں.... اور وہ پہلا گھر.... جہاں آپ نے پیکٹ دیا تھا؟"

"کیوں نہیں.... میں ایسے کئی گھر دکھا سکتا ہوں"۔

"بہت خوب"۔ وہ بولے۔

پھر وہ اسے جیل سے لے کر نکلے.... ایسے میں فرزانہ نے اسے زوردار دھکا دیا اور خود بھی گری۔

ساتھ ہی فائر کی آواز گونجی۔

ماحول میں سنسنی پھیل گئی۔

○☆○

www.Urdufanz.com

چلیے آئیے

"وہ سرخ کار... اسی سے فائر ہوا ہے"۔ فرزانہ چلائی۔

انسپکٹر جمشید آندھی اور طوفان کی طرح دوڑے... اپنی کار میں سوار ہو کر اسی کی طرح اس سمت میں نکل گئے... وہ برابر رفتار بڑھا رہے تھے... جلد ہی انہوں نے محسوس کر لیا کہ درمیانی فاصلہ کسی طرح کم نہیں ہو رہا... انہیں اس بات پر حیرت ہوئی... اس سے زیادہ رفتار وہ کر بھی نہیں سکتے تھے... آخر یہ شہری علاقہ تھا... کسی وقت بھی حادثہ ہو سکتا تھا... چنانچہ وہ صبر اور سکون کے ساتھ چلتے رہے... آخر دونوں کاریں شہر سے باہر نکل گئیں۔

اچانک اگلی کار سے موبل آئل الٹا دیا گیا... موبل آئل سڑک پر پھیل گیا... انہوں نے بہت تیز بریک لگائے... ورنہ ان کی کار پھسل کر دائیں یا بائیں کسی درخت سے ٹکرا گئی ہوتی۔

اس جگہ کار کو اس طرف یا اس طرف اتار کر آگے لے جانے کی بھی کوئی گنجائش نہیں تھی... نتیجہ یہ کہ سرخ کار بہت جلد نظروں سے اوجھل ہو گئی... اب وہ آہستہ آہستہ کار چلاتے تیل کے اوپر سے

گزرے اور جب تیل ختم ہو گیا تو رفتار بڑھا دی... پھر بڑھاتے ہی چلے گئے... لیکن پوری کوشش کے بعد بھی انہیں سرخ کار نظر نہ آ سکی۔

اس پر بھی انہوں نے ہمت نہ ہاری اور رفتار بڑھاتے چلے گئے... یہاں تک کہ رفتار خطرناک حدود کو چھونے لگی... انہوں نے کوئی پروا نہ کی... تاہم وہ سرخ کار کو نہ دیکھ سکے... ان کی پیشانی پر پسینہ آ گیا... اب بھی وہ نہ رکے... اور پھر آگے ایک آبادی کے آثار نظر آئے... سڑک کے دونوں طرف کوئی گاؤں آباد تھا... انہیں اس جگہ رفتار بہت کم کرنا پڑی... ورنہ کوئی پیدل چلنے والا شخص لپیٹ میں آ سکتا تھا... گاؤں ختم ہوتے ہی ایک چوراہا نظر آیا... گویا آگے سڑک تین طرف جا رہی تھی... وہ چکرا گئے... سرخ کار کے بارے میں اب وہ کس طرح اندازہ لگا سکتے تھے کہ وہ سیدھی گزر گئی ہے یا دائیں طرف گئی... یا بائیں طرف۔

اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا کہ وہ واپس لوٹ چلیں... اور وہ واپس لوٹے... باقی سب لوگ وہیں رک کر ان کا انتظار کر رہے تھے... مارشل بال بال بچا تھا... گولی جیل کے دروازے پر لگی تھی... تاہم وہ اب بہت خوف زدہ نظر آ رہا تھا... انہیں دیکھتے ہی وہ بولا:

"کیا رہا؟"

"وہ نکل جانے میں کامیاب ہو گیا... بلا کا ڈرائیور ہے وہ"۔

www.Urdufanz.com

"ہاں! یہ بات تو ہے"۔ مارش نے پریشان ہو کر کہا۔

"یہ بات تو ہے.... کیا مطلب.... کون سی بات ہے"۔

"یہ کہ ایک بار فون پر اس کے منہ سے کوئی بات کرتے ہوئے یہ جملہ نکل گیا تھا.... وہ ایک بہترین ڈرائیور بھی ہے"۔ اس نے بتایا۔

"ہاں! اس میں شک نہیں"۔ انسپکٹر جمشید نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے.... اس کی ڈرائیونگ میں مہارت کی وجہ سے آپ اسے پکڑ نہیں سکے"۔ محمود نے پریشان ہو کر کہا.... کیونکہ آخر انسپکٹر جمشید بھی ڈرائیونگ میں کوئی کم نہیں تھے۔

"ہاں! یہی بات ہے"۔ وہ بولے۔

"بہت خوب! تب تو اس مجرم سے مقابلہ خوب رہے گا"۔ فاروق نے خوش ہو کر کہا۔

"ہائیں.... فاروق یہ تم کہہ رہے ہو"۔ فرزانہ نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"اوہ ہاں.... یہ تو تمہیں یا محمود کو کہنا چاہیے تھا.... سوری۔ میں اپنا جملہ واپس لیتا ہوں' اب تم یہی جملہ کہہ دو"۔ فاروق نے ... بھنے انداز میں کہا.... وہ سب مسکرا دیے۔

اب وہ مارش کو دفتر لے آئے.... پہلے اس کا مکمل بیان ریکارڈ کروایا.... پھر وہ اسے لے کر اٹھ کھڑے ہوئے.... انسپکٹر جمشید نے کہا

"اور مسٹر مارش! اب آپ ہمیں اس گھر میں لے چلیں جہاں

آپ نے سب سے پہلے پیکٹ پہنچایا تھا"۔

"جی ہاں ضرور.... کیوں نہیں.... ماڈل سٹی چلیے"۔ اس نے کہا۔

وہ ماڈل سٹی پہنچے.... ایک گھر کے سامنے اس نے رکنے کے ... کہا اور بولا۔

"یہ ہے وہ گھر.... جہاں میں نے پہلا پیکٹ پہنچایا تھا"۔

انسپکٹر جمشید نے اشارہ کیا.... محمود نے آگے بڑھ کر دستک دی.... اس وقت ان کے ساتھ خان رحمان اور پروفیسر داؤد نہیں تھے۔ انہوں نے اس وقت گھروں کا چکر لگانے کا ارادہ ظاہر کیا تھا.... یوں اس وقت ان کا کوئی کام نہیں تھا.... دستک کے جواب میں ایک شخص باہر نکلا' اسے دیکھتے ہی مارش نے کہا۔

"وہ یہی تھے"۔

"کیا مطلب؟" وہ آدمی چونکا۔

"آپ کا نام جناب؟" انسپکٹر جمشید نے پوچھا۔

"بات کیا ہے.... میں کچھ پریشانی محسوس کر رہا ہوں"۔

انہوں نے اپنا کارڈ دکھایا تو وہ اور پریشان ہو گیا۔

"فرمائیے.... میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔

"یہاں کھڑے کھڑے تو آپ مشکل سے ہی خدمت کر سکیں گے"۔

"اچھی بات ہے.... میں گھر کا دروازہ کھولتا ہوں.... لیکن

www.Urdufanz.com

گھر چھوٹا ہے.... صرف دو کمروں کا مکان ہے.... آپ کو بٹھانے کے لائق کمرہ نہیں ہے"۔ اس نے شرمندہ ہو کر کہا۔

"آپ اس بات کی پروا نہ کریں.... ہم ہر طرح کی جگہ میں بیٹھ سکتے ہیں"۔

اس نے دروازہ کھولا.... کمرہ صاف ستھرا تھا، لیکن بہت چھوٹا سا تھا۔

"آپ ان صاحب کو پہچانتے ہیں؟" بیٹھنے کے بعد انسپکٹر جمشید بولے۔

"جی.... جی نہیں.... لیکن اب خیال آتا ہے کہ انہیں ایک آدھ بار دیکھا ہے"۔

"آپ نے ٹھیک کہا.... یہ ایک مرتبہ آپ کو ایک پیکٹ دے گئے تھے"۔

"اوہ! ہاں.... اب یاد آیا"۔ یہ کہتے ہوئے اس کا رنگ زرد پڑ گیا۔

"آپ پریشان ہو گئے"۔

"جی ہاں! اب آپ شاید اس پیکٹ کے بارے میں پوچھیں گے.... اس کے بھیجنے والے کے بارے میں پوچھیں گے.... اور یہ پوچھیں گے کہ اس میں کیا تھا؟"

"ظاہر ہے.... ہم اسی لیے آئے ہیں"۔

"مجھے یہی ڈر تھا.... خیر.... پوری بات بالکل سچائی کے ساتھ بتاتا ہوں.... اس کے بعد بھی آپ کے سامنے حاضر ہوں"۔

"یہ اچھی بات ہے.... کہ آپ ساری بات صاف صاف کہہ رہے ہیں"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"میں ایک کیمرہ مین ہوں"۔

"کیا!!!" وہ ایک ساتھ چلائے.... آنکھوں میں حیرت دوڑ گئی۔

"جی ہاں! میں نے کہا نا.... میں ہر بات صاف صاف بتا دوں گا"۔

"ٹھیک ہے.... بتائیں پھر"۔

"پہلے میں فلمی دنیا میں کیمرہ مین تھا.... لیکن وہاں کے لوگ بہت برا سلوک کرتے ہیں.... وقت پر پیسے نہیں دیتے.... جھڑکتے بہت ہیں.... میں ذرا جذباتی سا آدمی ہوں.... ان کے برے سلوک سے تنگ آ گیا اور فلمی دنیا کو چھوڑ دیا.... اب میں نے شادیوں وغیرہ کی فلمیں بنانا شروع کر دیں.... اس سے بس مشکل سے گزر اوقات ہونے لگ گئی تھی.... ہاتھ ہر وقت تنگ رہتا تھا.... ایسے میں ایک دن کسی نامعلوم آدمی کا فون ملا.... وہ فون پر کہہ رہا تھا.... میں آپ سے چند ویڈیو فلمیں بنوانا چاہتا ہوں"۔

"ایک منٹ جناب.... کسی نامعلوم آدمی کو آپ کے بارے میں کیسے معلوم ہو گیا.... کیا آپ نے اخبار میں اپنا کوئی اشتہار وغیرہ دیا

www.Urdufanz.com

تھا؟" محمود نے پوچھا۔

"اس کے بغیر تو کام ہی نہیں ملتا.... اشتہار تو کبھی کبھار دینا پڑتا ہے"۔

"ہوں اچھا خیر.... آگے چلئے"۔

"اس نے کہا کہ میں پانچ فلمیں آپ سے بنوانا چاہتا ہوں.... معاوضہ معقول ملے گا.... میں نے کہا کہ میں تیار ہوں.... اپنا نام بتایئے.... میں آ جاتا ہوں.... اس پر اس نے کہا کہ نہیں.... یہ کام اس طرح نہیں ہو گا.... آپ کو میرا نام جاننے کی ضرورت نہیں اور نہ پتا.... میں کچھ معاوضہ آپ کو ایڈوانس بھیج رہا ہوں.... پہلے آپ وہ معاوضہ وصول کر لیں.... پھر باقی بات کروں گا.... میرا آدمی معاوضے کا پیکٹ لے کر آپ کے پاس آئے گا، آپ کا نام پوچھے گا اور پیکٹ آپ کو دے کر چلا جائے گا.... اس کے بعد میں فون پر آپ سے بات کروں گا.... ان الفاظ کے ساتھ فون بند کر دیا گیا.... میں الجھن سی محسوس کرنے لگا اور سچ یہ ہے کہ میں اس آنے والے کا انتظار بے چینی سے کر رہا تھا.... آخر وہ آ گیا"۔

"کیا وہ یہی تھے؟" انسپکٹر جمشید بولے۔

"جی ہاں! میں نے پیکٹ ان سے لے لیا.... ان کے جانے کے بعد کھول کر دیکھا تو اس میں ہزار ہزار کے بیس نوٹ تھے.... وہ بیس ہزار تھے.... میں اور پریشان ہو گا کہ ایڈوانس اتنی رقم اس نے

.... زیادہ سے زیادہ ہم لوگ دو ہزار روپے کی ایک کیسٹ فلما کر دیتے ہیں.... اسے اگر دو تین کیسٹیں بھی بنوانا ہیں.... تب بھی سات ہزار میں یہ کام ہو سکتا ہے.... لیکن.... یہ تو بیس ہزار تھے اس کے کہنے کے مطابق یہ صرف ایڈوانس تھے.... آخر اس کا فون آیا.... اس نے فون میں کہا.... آپ نے پیکٹ کھولا.... میں نے بتایا ہاں کھول چکا ہوں.... اس میں سے بیس ہزار نکلے ہیں، یہ سن کر نے کہا کہ یہ صرف ایڈوانس ہے.... ایسے ۸۰ ہزار اور ملیں گے.... سو نوٹ ہی مل جائیں گے.... اگر آپ میرا کام کرنا پسند کریں .... یہ سن کر میں حیرت زدہ رہ گیا.... ایک لاکھ روپے کی بات کی تھی نے.... میں نے کہا کہ اس قدر زیادہ معاوضہ آپ آخر مجھے کس کا دینا چاہتے ہیں.... اس پر وہ ہنس کر بولا، رازداری کا، میں اور ہوا.... اب اس نے کہا کہ مجھے ایک گھر میں جا کر ایک نوجوان کی فلمیں بنانا ہیں.... وہ کیسے اٹھتا ہے.... کیسے بیٹھتا ہے.... کیسے چلتا ہے.... کیسے کھاتا پیتا ہے.... غرض ہر کام وہ کیسے کرتا ہے.... فلم رنا ہے.... میں سن کر اور حیران ہوا اور بولا کہ کوئی گھرانہ بھلا ایسا کیوں کرنے دے گا.... اس پر اس نے کہا.... سارا کام مجھے رنا ہو گا.... اس گھر میں ملازم کی حیثیت سے جانا ہو گا.... ان کو آج کل ملازم کی ضرورت ہے.... گھریلو ملازم کی.... ہے.... آپ وہاں جائیں اور کم از کم معاوضے پر یہ ملازمت حاصل

www.Urdufanz.com

کر لیں.... اور پھر خفیہ طریقے سے اس نوجوان کی فلمیں بناتے رہیں
کسی کو آپ پر شک نہیں ہو گا.... میں نے اسے بتایا کہ یہ کام
آسان نہیں.... ایک ویڈیو کیمرہ اتنا بڑا ہوتا ہے کہ چوری چھپے فلم
بنائی جا سکتی.... میری بات سن کر وہ ہنسا اور بولا' میں آپ کو ایک مائیکرو
کیمرہ دوں گا.... وہ اس قدر چھوٹا ہے کہ جیب میں آ جاتا ہے.... اور
ٹرانسسٹر کی طرح ہے.... اگر وہ آپ کے ہاتھ میں ہو گا تو دیکھنے وا
خیال کریں گے.... آپ اس پر گانے سن رہے ہیں یا کسی میچ کی کمنٹری
سن رہے ہیں.... میں یہ سن کر دھک سے رہ گیا.... پھر میں نے اس
پوچھا کہ آخر وہ اس نوجوان کی فلمیں کیوں بنوانا چاہتا ہے.... اس
اس نے جواب دیا کہ وہ اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا.... پہلے
بتا چکا ہے کہ یہ معاوضہ رازداری کا ہے.... میں یہ کام سن کر گھبرا سا
سوچ میں پڑ گیا.... آخر میں نے کہا.... اس طرح میرے خلاف
قانونی چکر تو نہیں چل جائے گا.... کیونکہ بہرحال کسی کی اجازت کے
اس کی وڈیو فلم بنانا قانونی کام نہیں ہو سکتا.... اس پر اس نے کہا
اگرچہ یہ غیر قانونی ہے.... لیکن یہ کوئی اتنا بڑا جرم نہیں ہے....
سلسلے میں کوئی پریشانی مجھے نہیں آئے گی.... اور کوئی ایسا لمحہ آیا بھی
خود اس معاملے کو سنبھال لے گا.... میں اس کی باتوں میں آ گیا۔
اس کوٹھی میں ملازمت کی درخواست لے کر چلا گیا.... کوٹھی کا
بہت نیک آدمی ہے' اس نے بتایا کہ اس کا پرانا ملازم اچانک بھ

گیا ہے.... اس لیے اس نے اخبار میں ایک ملازم کی ضرورت کا
اشتہار دیا تھا.... اور وہ اس شرط پر ملازمت دے سکتا ہے کہ جونہی پرانا
ملازم ٹھیک ہوا.... وہ اسے فارغ کر دے گا.... میں نے منظور کر لیا....
میں کون سا وہاں مستقل ملازمت کے لیے گیا تھا.... ملازمت کی بات
کر کے جب میں گھر لوٹا تو اس کا فون پھر ملا.... اس نے ملازمت
کے بارے میں پوچھا.... پھر اسی رات اس کا آدمی مجھے مائیکرو کیمرہ دے
گیا.... ایک پرچے پر اس کے استعمال کا طریقہ بھی درج تھا۔

"کیا وہ پرچہ ہاتھ کا لکھا ہوا تھا؟" انسپکٹر جمشید نے پوچھا۔

"جی نہیں.... کیمرہ بنانے والی کمپنی کی طرف سے چھاپا گیا لٹریچر
تھا"۔

"اوہ اچھا.... پھر"۔

"بس پھر کیا.... میں اس گھر میں چلا گیا.... بطور ملازم.... فلم جس
نوجوان کی بنانا تھی.... وہ اس کوٹھی کے مالک کا بیٹا تھا"۔

"کیا!!!" وہ چلائے۔

"کیوں.... آپ کو کیا ہوا؟"

"کک.... کچھ نہیں.... اس کوٹھی کے مالک کا نام کیا ہے اور بیٹا
ہے.... نوجوان کیا نام کیا ہے؟" انسپکٹر جمشید نے بری طرح بے چین
ہو کر کہا۔

"آپ.... آپ کو کیا ہو گیا ہے"۔ وہ گھبرا سا گیا۔

www.Urdufanz.com

"آپ میری بات کا جواب دیں"۔

"کوٹھی کے مالک کا نام سیٹھ قاسم ہے.... بیٹے کا نام عاصم ہے.... اور کوٹھی شاد روڈ پر ہے.... کوٹھی کا نمبر ۲۰۱ ہے"۔ اس نے جلدی جلدی کہا۔

"اور آپ کا نام کیا ہے.... یہ تو ہم نے پوچھا ہی نہیں"۔

"میرا نام سراج احمد ہے"۔

"شکریہ.... پھر ملیں گے.... آپ کو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ آپ نے پوری طرح تعاون کیا ہے.... اب آپ کی مدد کرنا میرا فرض ہے.... ہم اس وقت جلدی میں ہیں.... ہمیں فوراً سیٹھ قاسم سے ملنا ہے.... لہٰذا فارغ ہوتے ہی آپ سے ملیں گے"۔

"بہت بہت شکریہ جناب"۔ اس نے خوش ہو کر کہا۔

وہ اسی وقت سیٹھ قاسم کی کوٹھی پہنچے.... کوٹھی کو دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے.... ایسے میں انسپکٹر جمشید کو ایک اور خیال آیا۔ انہوں نے محمود کو تو گھنٹی بجانے کا اشارہ کیا.... اور خود اکرام کو فون کرنے لگے.... جونہی سلسلہ ملا.... وہ بولے۔

"السلام علیکم اکرام.... بھئی وہ مکڑی کی ضرورت اچانک بہت بڑھ گئی ہے.... اب اس کی تلاش میں پورا زور صرف کر دو.... بس ہر حال میں اور جلد از جلد مجھے وہ چاہیے"۔

"بہت بہتر سر.... میں اب ہنگامی بنیاد پر اس کی تلاش شروع کرا تا ہوں.... لیکن سر.... آپ پہلے اجازت دے دیں"۔

"اجازت.... کیسی اجازت"۔

"اس کے چند قریبی ساتھیوں کو خفیہ طور پر گرفتار کرنا پڑے گا.... اور ان پر سختی کرنا پڑے گی.... تب وہ بتائیں گے.... مکڑی کہاں چھپا ہوا ہے"۔

"او کے.... اجازت ہے"۔

"بہت بہت شکریہ.... اب میں دو گھنٹے کے اندر ان شاء اللہ مکڑی کو آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گا"۔

"اچھی بات ہے.... اتنا بھی بہت ہے"۔ یہ کہ کر انہوں نے فون بند کر دیا۔

اسی وقت کوٹھی کا گیٹ کھل گیا.... اور ایک بوڑھے ملازم کی صورت نظر آئی۔

"جی فرمایئے"۔

"سیٹھ قاسم صاحب یہیں رہتے ہیں؟"

"جی ہاں! بالکل"۔

"ہمیں ان کے بیٹے عاصم میاں سے ملنا ہے"۔

"وہ تو ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی سیر سپاٹے کے لیے نکل گئے ہیں.... ایک دو گھنٹے سے پہلے تو لوٹیں گے نہیں"۔

"بہت خوب.... چلیے ہم سیٹھ صاحب سے ملاقات کر لیتے

www.Urdufanz.com

ہیں.... یہ کارڈ اندر لے جائیں"۔

"کیا میں آپ کے لیے انتظار گاہ کھولوں؟"

"نہیں.... ہم یہیں ٹھیک ہیں"۔

"اوہ اچھا شکریہ"۔ اس نے کہا اور اندر چلا گیا.... ایسے میں فرزانہ بری طرح چونکی۔

"میں ابھی آئی اباجان.... لیکن اگر مجھے دیر ہو جائے اور اندر سے سیٹھ صاحب بلا لیں تو آپ اندر چلے جائیے گا.... میں آ جاؤں گی"۔

"بہت اچھا.... لیکن بات کیا ہے؟"

"افسوس! اس وقت نہیں بتا سکتی"۔ اس نے کہا۔

"اوہ! میں سمجھ گیا"۔ انہوں نے چونک کر کہا.... ساتھ ہی فرزانہ جانے کے لیے مڑ گئی تھی.... وہ اسے جاتے ہوئے دیکھتے رہے.... جلد ہی انہوں نے اپنی کار سٹارٹ ہونے کی آواز سنی۔

"تو میں بھی کیوں نہ فرزانہ کے ساتھ جاؤں"۔ ایسے میں محمود نے کہا۔

"یہ زیادہ مناسب رہے گا"۔

محمود نے دوڑ لگا دی.... اس وقت تک گاڑی سٹارٹ ہو چکی تھی.... لیکن فرزانہ نے اسے دوڑ کر اپنی طرف آتے ہوئے دیکھ لیا تھا.... اس نے اس کے لیے دروازہ کھول دیا.... وہ بلا کی رفتار سے دوڑ

کر کار میں سوار ہو گیا.... فرزانہ نے گاڑی تیر کی طرح چھوڑ دی۔

عین اس وقت کوٹھی کا دروازہ ایک بار پھر کھلا.... اور وہی ملازم آتا نظر آیا۔

"چلیے.... سیٹھ صاحب آپ سے ملاقات کرنے کے لیے تیار ہیں"۔

"شکریہ.... سنا ہے کچھ عرصہ پہلے آپ بہت شدید بیمار ہو گئے تھے.... وہ بھی اچانک"۔ انہوں نے سرسری انداز میں کہا۔

"جی.... جی ہاں.... آپ کو یہ بات کس نے بتا دی"۔

"بس.... بتا دی کسی نے"۔

"لیکن آپ کا اس بات سے کیا تعلق؟"

"بس ہے.... کوئی تعلق"۔ وہ بولے۔

"اچھی بات ہے جناب.... وہ رہا سامنے کمرہ.... دستک دے کر چلے جائیں"۔

"بہت اچھا"۔

وہ آگے بڑھے.... دستک دی تو اندر سے آواز آئی۔

"چلے آئیے جناب.... دروازہ کھلا ہے"۔

جونہی وہ اندر داخل ہوئے، بہت زور سے اچھلے۔

○☆○

www.Urdufanz.com

مم..... میں

محمود کے بیٹھتے ہی فرزانہ نے گاڑی پوری رفتار سے آگے بڑھا دی..... محمود گھبرا گیا۔

"ارے ارے..... کیا ایکسی ڈنٹ کا پروگرام ہے؟"

"نہیں..... فکر نہ کرو..... لیکن جناب کس لیے آئے؟"

"میں نے سوچا..... تمہارا اکیلے کہیں جانا مناسب نہیں..... تمہاری مدد کے لیے اباجان سے اجازت لے کر آ گیا"۔

"میں نے تو کوئی ضرورت محسوس نہیں کی تھی"۔

"تب پھر مجھے اتار دو"۔ محمود نے برا سا منہ بنایا۔

"اب اتنا وقت نہیں رہا"۔

"مسئلہ کیا ہے..... اچانک کیا سوجھ گئی"۔

"انسپکٹر زاہد کے قتل کو سامنے رکھ کر غور کرو..... مجرم بہت زیادہ خبردار ہے"۔

"اچھا تو پھر؟" محمود بولا۔

"اوہو..... غور کرو نا"۔

محمود سوچ میں ڈوب گیا..... پھر زور سے اچھلا۔

"ہاں واقعی..... وہ بہت خبردار ہے"۔

"ٹکڑی کا غائب ہونا بھی اسی طرف اشارہ کر رہا ہے..... کہ وہ حد درجے خبردار ہے"۔

"ب..... بالکل"۔ محمود گھبرا گیا۔

"تب پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اس نے یہاں کوئی شخص مقرر نہ کیا ہو"۔

"ہاں! یہ بات بھی بالکل ہے"۔

ساتھ ہی فرزانہ نے بریک لگا دیے..... اور گاڑی سڑک سے اتار کر ایک مناسب جگہ روک لی۔

"تب پھر..... گاڑی کیوں روکی؟" محمود نے حیران ہو کر کہا۔

"عجیب احمق ہو"۔

"بڑے بھائی کو احمق کہہ رہی ہو"۔ محمود نے طنزیہ کہا۔

"اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ میں بھی احمق ہوں"۔ فرزانہ نے منہ بنایا۔

"اوہو..... تو گاڑی کیوں روکی؟"

"روکنے کے لیے ہی تو وہاں سے دوڑ لگائی تھی..... اب ہم دونوں گاڑی سے اتر کر پیدل سیٹھ قاسم کی کوٹھی کی طرف جائیں گے..... اور دور رہ کر جائزہ لیں گے..... کہ کوئی کوٹھی کی نگرانی کر رہا ہے یا نہیں.....

www.Urdufanz.com

اگر ایسا کوئی شخص نظر آگیا تو یہ بات ہمارے لیے بہت کام کی ہو گی"۔

"واہ فرزانہ.... تم واقعی ہم دونوں سے زیادہ ذہین ہو"۔

"لیکن میں نے یہ دعویٰ کبھی نہیں کیا"۔ فرزانہ مسکرائی۔

"یہ اور بات ہے"۔ محمود نے کہا۔

"پھر وہ وہاں سے پیدل کوٹھی کی طرف روانہ ہوئے۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ نگرانی پر مقرر آدمی ہمیں اس طرح بھاگتے دیکھ کر ہوشیار ہو گیا ہو"۔

"اس بات کا امکان تو نہیں.... اس نے سوچا ہو گا.... ہم کسی ضروری کام سے کہیں جا رہے ہیں.... اس لیے کہ میرا انداز ایسا ہی تھا اور میں نے یہ انداز اسی کے لیے اختیار کیا تھا.... لہٰذا وہ بے فکر ہو کر کوٹھی کی نگرانی کر رہا ہو گا"۔

"اچھا خیر.... دیکھتے ہیں"۔

پھر وہ کوٹھی کے نزدیک پہنچ گئے.... تاہم زیادہ نزدیک نہیں.... کچھ فاصلے پر رک گئے اور بغور جائزہ لینے لگے۔

"میرے خیال میں وہ جو نیلے سوٹ والا کھڑا ہے نا.... وہ جو جوتوں کے تسمے باندھ رہا ہے.... وہی ہے نگرانی پر مقرر.... کچھ بے چین سا ہے اور بار بار کوٹھی کی طرف دیکھ رہا ہے"۔

"ایسا ہی لگتا ہے"۔

"تب پھر جاؤ محمود.... اس کی کار کے ایک ٹائر کی ہوا نکال آؤ"۔

"کیا کہا.... ہوا نکال آؤں"۔

"ہاں! جب یہ واپس لوٹنے لگے گا تو کار بیکار پائے گا.... اس طرح یہ ہماری کار پر لفٹ لے گا"۔

"بھلا! یہ لفٹ کیوں لینے لگا"۔ محمود نے منہ بنایا۔

"اوہو.... ہم اسی وقت ریڈی میڈ میک اپ کر لیتے ہیں.... اور کار میں کپڑے تبدیل کرنے کا بھی انتظام ہے.... جب کپڑے تبدیل ہو جائیں گے اور چہرے بدل جائیں گے.... اور سیر سپاٹے کے انداز میں پھر اس کے پاس سے گزریں گے.... تب وہ بے ساختہ ہم سے لفٹ مانگ لے گا"۔

"یہ صرف خیال ہے.... ضروری نہیں کہ ایسا ہو بھی"۔ محمود نے منہ بنایا۔

"لیکن بھئی.... تجربہ کرنے میں کیا نقصان ہے.... ہو سکتا ہے، اس طرح ہم مجرم کے اڈے پر پہنچ جائیں"۔

"تم نے سنا نہیں.... وہ تو کسی کے سامنے آتا ہی نہیں"۔

"چلو یونہی سہی.... ہمیں کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی چاہیے.... ورنہ اباجان کو کیا رپورٹ دیں گے"۔

"او کے.... یونہی سہی"۔

"تب پھر جاؤ.... گاڑی یہاں لے آؤ"۔

"اور وہ گاڑی کو دیکھ کر نہیں چونکے گا؟"

www.Urdufanz.com

"اس نے ہماری گاڑی کا نمبر نوٹ نہیں کیا تھا.... میں نے اس بات کی طرف دھیان دیا تھا.... اب اس رنگ کی تو ان گنت گاڑیاں شہر میں موجود ہوں گی"۔

"اچھا بابا.... تمہارے پاس تو ہر بات کا گھڑا گھڑایا جواب رہتا ہے.... خیر ایک بات کا جواب اور دے دو"۔

"اور وہ کیا؟" فرزانہ نے جھلا کر کہا۔

"یہ کہ.... اگر میرے گاڑی یہاں لانے سے پہلے وہ یہاں سے چل پڑا تو؟"

"اس صورت میں کوئی ٹیکسی پکڑ کر تعاقب کر لوں گی"۔

"او کے.... واقعی تمہارے پاس ہر بات کا جواب تیار ہے"۔ اس نے مسکرا کر کہا۔

فرزانہ بھی مسکرائے بغیر نہ رہ سکی.... پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا چلا گیا.... فرزانہ وہیں کھڑی رہ گئی.... اس نے جیب سے کوئی چیز نکالی اور غیر محسوس طور پر چہرے کی طرف ہاتھ لے گئی.... اب اس کے چہرے پر نمایاں تبدیلی آ گئی.... اور بہت نزدیک سے اور بہت غور سے دیکھنے پر ہی کوئی اسے بطور فرزانہ کے پہچان سکتا تھا.... اس وقت اسے خیال آیا کہ محمود ہوا نکالنا بھول ہی گیا تھا۔

اچانک اس نے نیلے لباس والے کو ایک ٹیلی فون بوتھ کی طرف جاتے دیکھا.... وہ چونک اٹھی.... گویا وہ فون پر کسی سے بات کرنے والا

تھا.... نمبر ملا کر اس نے کسی سے بات کی.... پھر فون بند کر کے باہر نکل آیا.... اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھا.... فرزانہ نے بے چین ہو کر اس سمت میں دیکھا.... جس طرف محمود کو گاڑی لے کر آنا تھا.... لیکن ابھی وہ نظر نہ آیا۔

اب تو وہ پریشان ہو گئی.... لیکن وہ کر بھی کیا سکتی تھی.... اس نے ٹیکسی کی تلاش میں نظریں دوڑائیں.... ایک ٹیکسی آتی نظر آئی.... لیکن اسی وقت محمود کی کار کو آتے دیکھا.... وہ مسکرا دی اور اس کی طرف لپکی.... اسی وقت نیلی کار سٹارٹ ہو گئی.... پھر تیر کی طرح نکلی اور بائیں طرف مڑ گئی.... فرزانہ نے دوڑ لگا دی.... بلا کی تیزی سے آگے بڑھی اور کار میں سوار ہو گئی۔

"محمود.... خبردار.... وہ دیکھو.... وہ نکلا جا رہا ہے"۔

"فکر نہ کرو.... میں ان شاء اللہ جلد اسے پکڑ لوں گا"۔

"لیکن میرا خیال ہے.... ایسا نہیں ہو سکے گا"۔

"کیا مطلب.... کیسا نہیں ہو سکے گا"۔

"کیا تم بھول گئے.... انسپکٹر زاہد پر گولی چلانے والا جب کار میں فرار ہوا تھا تو ابا جان اس تک نہیں پہنچ سکے تھے"۔

"یاد ہے.... لیکن اب ہر آدمی تو اس قدر ماہر نہیں ہو سکتا"۔

"خیر.... دیکھتے ہیں.... آج تمہاری مہارت کا پتا بھی چل جائے گا.... ویسے میرا ارادہ اسے پکڑنے کا نہیں ہے.... میں تو بس یہ دیکھنا

www.Urdufanz.com

چاہتی ہوں کہ یہ کہاں جاتا ہے"۔

"ظاہر ہے..... اپنے گھر جائے گا..... اگر یہ اس نامعلوم آدمی کے لیے کام کرتا ہے..... تو وہ نامعلوم آدمی گھر کے نمبروں پر رنگ کر کے اس سے رپورٹ لے گا"۔

"اوہ ہاں..... تب تو ہمارے لیے یہ ایک بہترین موقع ہو گا"۔

"وہ کیا؟"

"اگر ہم کسی طرح اس کے فون کے نمبر نوٹ کر لیں..... تو ایکس چینج کے ذریعے یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ اس نے کیا رپورٹ دی..... بلکہ اس طرح ہمیں اس اصل مجرم کے فون نمبر بھی معلوم ہو جائیں گے"۔

"ہاں واقعی..... بہت خوب..... مزا آ جائے گا' پھر تو..... اباجان خوب شاباش دیں گے"۔

"اسی لیے تو میں وہاں سے نکل آئی تھی"۔

"اور میں بھی اچھا تمہارے پیچھے نکل آیا..... رہ گیا بے چارہ فاروق..... وہ وہاں بور ہو رہا تھا ہو گا"۔ محمود مسکرایا۔

"خیر..... یہ ضروری نہیں"۔

"کیا ضروری نہیں؟"

"یہ کہ وہ بور ہو رہا ہو..... وہاں بھی بہت دلچسپ صورت حال ہو گی..... سیٹھ قاسم کے بیٹے عاصم میاں نہ جانے اصل ہیں یا نقل..... بلکہ بہت خوفناک صورت حال ہو گی"۔

"خیر..... ارے..... وہ..... وہ رک رہا ہے..... لے لو..... وہ اس کوٹھی میں داخل ہو گیا..... کیا یہ اس کا اپنا گھر ہے"۔

"کار میں گھوم رہا ہے..... کچھ مال دار تو ضرور ہو گا..... فوراً" اتر کر اس کوٹھی کا نمبر دیکھو..... تاکہ ہم ایکس چینج کو فون کر سکیں"۔

محمود نے کار روک لی..... اور اس سے اتر کر کوٹھی کی طرف بڑھا..... فرزانہ کار میں ہی بیٹھی رہ گئی..... محمود اس وقت چکرا گیا جب کوٹھی کے دروازے پر کوٹھی کا نمبر لکھا ہوا نظر نہ آیا..... اس صورت میں وہ ایکس چینج سے نمبر معلوم نہیں کر سکتے تھے..... پھر جونہی وہ مڑا..... ٹھٹک کر رہ گیا..... اس کے سامنے ایک خوفناک آدمی کھڑا مسکرا رہا تھا۔

"کوٹھی کا نمبر دیکھنا چاہتے ہیں آپ شاید"۔

وہ حیران رہ گیا..... اس قدر خوفناک آدمی کی آواز بہت بااخلاق تھی۔

"جی ہاں! ارادہ تو تھا..... لیکن آپ نے نمبر لکھوایا ہی نہیں"۔

"اب لکھوا دوں گا..... بلکہ آپ اپنے ہاتھ سے لکھ دیں..... آئیے میرے ساتھ..... میں اندر سے آپ کو برش اور پینٹ دیتا ہوں"۔

ان الفاظ کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں پستول نظر آیا..... محمود کو وہ آدمی بہت خطرناک لگا..... اس قدر بااخلاق انداز میں بات کرنے والا ضرور خطرناک آدمی تھا۔

وہ اسے پستول کی زد پر اندر لے آیا..... اندر ایک کمرے میں

www.Urdufanz.com

اس سے بھی زیادہ ہولناک قسم کا آدمی بیٹھا تھا۔

"یہ تم کسے پکڑ لائے چھچو؟" اس خوفناک ترین آدمی کی آواز سن کر محمود کو ہنسی ہی آ گئی.... اس کی آواز پہلے سے بھی باریک اور کمزور تھی۔

"سر کونڈ".... یہ صاحب! آپ کی کوٹھی کے دروازے پر آپ کی کوٹھی کا نمبر دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے"۔

"اوہ اچھا.... تم نے دروازے پر ابھی تک نمبر نہیں لکھوایا چھچو"۔ اس نے ناراضی کے انداز میں کہا۔

"جج.... جی.... وہ.... وہ مم.... میں روز بس یہی بات بھول جاتا ہوں"۔

"اور تم یہ بات کب سے بھول رہے ہو"۔

"گزشتہ ایک سال سے"۔

"گویا قریباً" تین سو پینسٹھ بار بھول چکے ہو"۔

"ہاں جی.... یہی بات ہے"۔

"تب تو تمہاری ایک سال کی تنخواہ کاٹ لی جانی چاہیے"۔

"نن نہیں.... سر.... نہیں.... میرا تو اس طرح ہو جائے کونڈا"۔

"کک.... کیا کہا.... کیا ہو جائے گا؟"

"کک.... کونڈا"۔

"یعنی میں ہو جاؤں گا.... اوہ نہیں.... گھاس تو نہیں کھا گئے"۔

"جی نہیں.... آج.... اب تک نہیں کھائی"۔

"تب پھر جاؤ.... پہلے باغ سے تازہ تازہ گھاس توڑ کر لاؤ.... اور میرے سامنے بیٹھ کر کھاؤ.... تاکہ تمہارا دماغ درست ہو جائے"۔

"او کے سر.... ابھی گیا اور ابھی آیا"۔

یہ کہہ کر وہ فوراً" کمرے سے نکل گیا۔

"آپ کوئی خیال نہ کیجئے گا.... یہ بہت بے وقوف ہے.... الو کا پٹھا ہے.... بلاوجہ لوگوں کو پکڑ کر اندر لے آتا ہے.... وہمی حد درجے کا ہے.... اب یہ اس کا وہم نہیں تو اور کیا تھا کہ آپ دروازے پر کوٹھی کا نمبر دیکھ رہے تھے.... بھلا آپ کو ایسا کرنے کی کیا ضرورت اور پھر نمبر تو آپ گھنٹی بجا کر بھی معلوم کر سکتے تھے"۔

محمود کا سر گھوم گیا.... اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کہاں آ پھنسا ہے۔

"خیر.... کوئی بات نہیں.... آپ جانا چاہیں تو جا سکتے ہیں.... مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں ہے.... کوئی گلہ نہیں ہے.... شکل و صورت سے آپ بہت شریف انسان لگتے ہیں.... میں کسی کو حقارت کی نظر سے دیکھ کر اپنی نظر کو میلا کروں.... آپ جائیں.... اور ہاں.... میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بتا دیں"۔

"آپ کا نام سر کونڈا ہے؟"

www.Urdufanz.com

"جی نہیں.... میرا نام سرکونڈا نہیں.... یہ تو یہ احمق کہتا ہے.... میرا نام جمالی کونڈا ہے"۔

"جی.... کیا بتایا.... جمالی کونڈا"۔

"ہاں! یہی نام ہے میرا.... اور اس نالائق کا نام چچو ہے.... آپ فکر نہ کریں، میں اب اس کی ایک سال کی تنخواہ کاٹوں گا"۔

یہ کہتے ہوئے اس نے دانت نکالے۔

"نہیں.... آپ اتنی سخت سزا نہ دیں اسے"۔

محمود نے ہمدردی سے لبریز لہجے میں کہا۔

"اگر آپ کہتے ہیں، تو نہیں دوں گا.... ویسے وہ ہے اسی قابل"۔

سرکونڈا نے جیسے اسے خبردار کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو پھر میں چلتا ہوں"۔

محمود یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوہ ہاں .... ضرور.... کیوں نہیں"۔

"کوٹھی کا نمبر تو رہ ہی گیا"۔ محمود نے دھک دھک کرتے دل کے ساتھ کہا.... نہ جانے کیوں اسے بے تحاشا خوف محسوس ہو رہا تھا۔

"اوہ ہاں! کوٹھی کا نمبر.... میری کوٹھی کا نمبر ۳۰۲ ہے.... پسند آیا آپ کو نمبر؟"

اس نے تیز نظروں سے محمود کو گھورتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

"تت.... تین سو دو"۔ محمود نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری۔

"آپ کو کیا ہو رہا ہے.... بہت خوف زدہ نظر آ رہے ہیں.... خیر تو ہے"۔

"م.... میں.... میں"۔ محمود ہکلا کر رہ گیا۔

عین اس لمحے دروازہ کھلا اور محمود کی آنکھیں مارے خوف کے باہر کو ابل آئیں۔

○☆○

www.Urdufanz.com

یہ سب کیا ہے

انہیں اچھلتے دیکھ کر اندر موجود آدمی حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

"کیا ہوا جناب، خیر تو ہے؟"

"کک.... کچھ نہیں"۔ انسپکٹر جمشید کے منہ سے نکلا۔

"کچھ تو ہے.... ورنہ آپ اس طرح کیوں اچھلتے"۔

"آپ کو دیکھ کر مجھے اپنے ایک پرانے مہربان یاد آ گئے"۔

"پرانے مہربان.... میں سمجھا نہیں"۔

"وہ مجھ پر بہت مہربان تھے.... خیر چھوڑیے اس بات کو.... تو آپ ہیں سیٹھ قاسم"۔

"جی ہاں! یہ تو ہے.... تب پھر.... آپ کیسے آئے ہیں.... محکمہ سراغرسانی کے ایک انسپکٹر کا میرے ہاں کیا کام؟"

"ابھی بتاتے ہیں"۔ وہ بولے۔

"آپ تشریف رکھیے"۔

وہ بیٹھ گئے.... انسپکٹر جمشید نے کمرے پر ایک نظر ڈالی، اور بولے۔

"آپ کے بیٹے عاصم میاں کہاں ہیں؟"

"وہ کہیں گھومنے نکلا ہوا ہے.... آ جائے گا ایک دو روز تک"۔

"جی.... کیا مطلب.... ایک دو روز تک"۔

"ہاں.... اس کی سیر ذرا لمبی ہوتی ہے.... گاڑی میں بیٹھا.... مجھ سے یہ کہا کہ میں سیر کے لیے جا رہا ہوں.... اور چلا گیا.... اب نہ جانے وہ کون سے شہر کا رخ کرے گا.... ویسے اس شہر پہنچ کر مجھے فون ضرور کر دیتا ہے.... ہوٹل کا نام وغیرہ بھی بتا دیتا ہے.... یہ اس میں اچھی بات ہے.... پھر اس کی واپسی کب ہوتی ہے.... کہا نہیں جا سکتا.... ایک ہفتے کے بعد بھی آ سکتا ہے اور ایک ماہ بعد بھی"۔

"اوہ.... اس وقت.... وہ کہاں گئے ہوئے ہیں.... اس جگہ کا ان کا پتا؟"

"ابھی اس نے فون نہیں کیا"۔ وہ مسکرایا۔

"اوکے.... کچھ عرصہ پہلے آپ کے گھریلو ملازم اچانک بیمار ہو گئے تھے.... ان کی جگہ آپ کو عارضی طور پر کسی کو ملازم رکھنا پڑا تھا"۔

"جی ہاں! ایسا ہوا تو تھا.... لیکن ایک ماہ بعد جب یہ ٹھیک ہو گیا تھا تو پھر میں نے اسے فارغ کر دیا تھا"۔

"گویا وہ ملازم آپ کے گھر میں ایک ماہ رہا تھا"۔ انہوں نے پوچھا۔

www.Urdufanz.com

"جی ہاں! لیکن آپ یہ کیوں پوچھ رہے ہیں.... میں حیران ہوں"۔

"آپ کی سمجھ میں آ جائے گا.... آپ پریشان نہ ہوں.... ہم بہت جلد پھر آپ سے ملاقات کریں گے.... جونہی آپ کے بیٹے عاصم میاں کا فون آئے.... آپ مجھے ان نمبروں پر فون کر دیں"۔ یہ کہہ کر انہوں نے اپنا کارڈ اس کے سامنے رکھ دیا۔

"او کے.... میں ضرور ایسا کروں گا"۔ وہ مسکرایا۔

پھر اسی وقت فون کی گھنٹی بجی.... سیٹھ قاسم نے ریسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا.... پھر وہ چونک اٹھا.... اور مسکرا کر بولا۔

"آہا.... میرے بیٹے.... یہ تم ہو.... کہاں سے بول رہے ہو.... کیا کہا.... شالان ہوٹل.... اوتاوا.... کمرہ نمبر ۴۰۳.... اچھا ٹھیک ہے کسی چیز کی ضرورت ہو تو فون کر دینا.... اچھا ٹھیک ہے"۔ یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

"لیجیے.... آ گیا اس کا فون.... نوٹ کر لیں آپ اس کے ہوٹل کا نام، کمرہ نمبر اور شہر کا نام وغیرہ"۔

"جی اچھا"۔ انہوں نے فاروق کو اشارہ کیا.... اس نے پہلے ہی نوٹ بک سنبھال لی تھی.... یہ چیزیں اس نے نوٹ کر لیں۔

"بہت بہت شکریہ.... جب یہ واپس آ جائیں.... تو ہمیں اطلاع دے دیجیے گا"۔

"وہ تو میں کروں گا.... لیکن آپ مجھے الجھن میں ڈال کر جا رہے ہیں"۔

"ہم اس وقت تو آپ کو کچھ نہیں بتا سکتے.... ہاں عاصم میاں ہوتے تو اور بات تھی.... ویسے کیا یہ اچھا نہیں کہ آپ انہیں ایک دن کے لیے یہاں بلا لیں.... وہ ہم سے ایک ملاقات کر لیں اور پھر بے شک وہیں چلے جائیں"۔

"میں فون کرتا ہوں اسے"۔

"ہاں ضرور.... کریں"۔

اس نے اوتاوا کے نمبر ڈائل کیے.... پھر ہوٹل شالان کے نمبر ملائے.... سلسلہ ملنے پر وہ بولا۔

"دیکھیے.... مجھے کمرہ نمبر ۴۰۳ کے مسافر عاصم میاں سے بات کرنا ہے.... میں دارالحکومت سے بات کر رہا ہوں.... اس کا والد"۔

پھر وہ انتظار کرنے لگا.... جلد ہی بیٹے کی آواز سن کر اس نے کہا۔

"بھئی عاصم میاں.... کیا آپ یہاں صرف ایک دن کے لیے آ سکتے ہیں.... اوہو بھئی انکار کرنے سے پہلے بات سن لو.... انسپکٹر جمشید ہیں محکمہ سراغرسانی کے.... تم نے ان کا نام سنا ہو گا.... وہ تم سے فوری طور پر ملنا چاہتے ہیں.... نہیں.... انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ کیا کام ہے انہیں آپ سے.... وہ ملاقات ہونے پر بتائیں گے.... تو تم ایک ہفتے

www.Urdufanz.com

ے پہلے نہیں آ سکتے"۔

"ایک منٹ جناب.... ذرا مجھے بات کرنے دیں ان سے"۔

"جی ہاں ضرور.... یہ لو بیٹے.... تم خود ان سے بات کر لو"۔

یہ کہہ کر اس نے ریسیور انہیں دے دیا.... اب وہ بولے۔

"عاصم میاں! انسپکٹر جمشید بات کر رہا ہوں"۔

"جی.... فرمائیے.... میں کیا خدمت کر سکتا ہوں .... آپ کی؟"

انہیں عاصم میاں کی آواز سنائی دی۔

"اس سے تو آپ پہلے ہی انکار کر چکے ہیں"۔

"جی.... کیا مطلب؟" دوسری طرف سے حیران ہو کر کہا گیا۔

"ہم چاہتے ہیں.... آپ ایک دن کے لیے یہاں آ جائیں"۔

"آپ کام بھی تو بتائیے نا"۔

"کام ہم آپ کے یہاں آنے پر بتا سکتے ہیں"۔

"تب پھر ایک ہفتے سے پہلے نہیں آؤں گا"۔

"تب پھر ہم وہاں آ جاتے ہیں"۔ انسپکٹر جمشید نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب.... آپ مجھ سے ملاقات کرنے کے لیے یہاں آئیں گے"۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اور میں کیا کر سکتا ہوں"۔

"ایسی بھی کیا بات ہے.... اچھا میں پرسوں آ جاتا ہوں"۔

"کل کیوں نہیں آ جاتے آپ.... ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے"۔

"کل"۔ وہ بولا۔

"ہاں! کل"۔ انہوں نے زور دے کر کہا۔

"اچھی بات ہے.... آپ زحمت نہ کریں.... میں کل آ رہا ہوں"۔

"بہت خوب! یہ ہوئی نا بات.... ہم آپ کا انتظار کریں گے"۔

"شکریہ"۔ اس نے کہا۔

اور انہوں نے ریسیور سیٹھ قاسم کو تھما دیا.... پھر وہ باہر نکل آئے.... کار میں بیٹھ کر اور شیشے چڑھا کر انسپکٹر جمشید نے اوٹاوا میں اپنے ایک خفیہ کارکن کے نمبر ڈائل کیے۔

"ہیلو نمبر گیارہ.... بہت ارجنٹ کام ہے.... فوراً ذرا بھی دیر ہو گئی تو شکار گیا.... ہوٹل شالان کے کمرہ نمبر ۲۰۳ میں عاصم میاں نامی نوجوان ٹھہرا ہوا ہے.... فوراً اس کے آس پاس پہنچ جاؤ.... وہ جلد اس ہوٹل کو چھوڑنے والا ہے.... اس کے بعد وہ کہاں قیام کرتا ہے.... بس تم مجھے یہ بتا دینا.... اور نگرانی بدستور جاری رکھنا.... یہاں تک کہ ہم اس سے ملاقات کر لیں"۔

"او کے سر"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

وہ گھر کی طرف روانہ ہوئے.... ایسے میں محمود اور فرزانہ کا

www.Urdufanz.com

خیال آیا.... وہ دونوں نگرانی کرنے والے کے تعاقب میں گئے تھے.... اب تک ان کی طرف سے کوئی پیغام نہیں ملا تھا.... انہوں نے محمود کے موبائل نمبر ڈائل کیے.... گھنٹی بجتی رہی.... لیکن فون نہ سنا گیا۔

اب انہوں نے فرزانہ کے فون کے نمبر ڈائل کیے.... اس کی طرف سے بھی فون نہ سنا گیا۔

"لو بھئی.... یہ دونوں تو پھنس گئے"۔

"ارے باپ رے"۔ فاروق بوکھلا گیا۔

"خیر.... کوئی بات نہیں.... اب ہم ان کی تلاش میں کہاں دھکے کھائیں.... آ جائیں گے خود ہی"۔ انہوں نے برا سا منہ بنایا۔

"انہیں چاہیے تھا.... صرف اس کا ٹھکانہ دیکھ کر لوٹ آتے.... یا وہاں ٹھہر کر نگرانی کرتے اور ہمیں فون کر دیتے.... لیکن وہ تو ہر وقت ہیرو بننے کے چکر میں رہتے ہیں"۔ فاروق نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

انسپکٹر جمشید مسکرا دیے.... وہ ابھی گھر پہنچے ہی تھے کہ خفیہ کارکن کا فون موصول ہوا.... وہ کہہ رہا تھا۔

"آپ کا اندازہ درست نکلا سر.... وہ ہوٹل شالان سے نکل کر اوٹاوا کے دوسرے سرے پر ایک چھوٹے سے ہوٹل میں منتقل ہو گیا ہے.... ہوٹل کا نام کالے چراغ ہے اور کمرہ نمبر ۳۲"۔

"ہوٹل کالے چراغ.... یہ کیا نام ہوا؟"

"یہ نام میری سمجھ سے بھی باہر ہے"۔

"اچھا! وہیں ٹھہرو.... ہم آ رہے ہیں"۔

"اور اگر وہ یہاں سے کہیں جائے؟" اس نے گھبرا کر پوچھا۔

"اوہ ہاں! اس صورت میں تعاقب کرو.... یا نمبر دس کو اپنی مدد کے لیے بلا لو"۔

"بہت بہتر سر.... یہ ٹھیک رہے گا"۔

"او کے"۔ انہوں نے کہا اور فون بند کر دیا۔

اب وہ دونوں شہر اوٹاوا کی طرف روانہ ہوئے.... محمود اور فرزانہ کا خیال انہیں بار بار آ رہا تھا.... لیکن وہ کر بھی کیا سکتے تھے.... عاصم سے ملنا بھی ضروری تھا.... گوگی پہلے ہی ان کی نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا.... اب خطرہ تھا کہ کہیں یہ بھی نہ غائب ہو جائے"۔

آندھی اور طوفان کی طرح کار چلاتے آخر وہ اوٹاوا پہنچے.... اور سیدھے ہوٹل کالے چراغ کے سامنے آ گئے.... کار سے اتر کر وہ اندر داخل ہوئے۔

"کمرہ نمبر ۳۲ کس طرف ہے.... ہمیں اس کمرے کے مسافر سے ملنا ہے"۔

"اوپر ہے"۔

"شکریہ"۔ انہوں نے کہا اور آگے بڑھ گئے۔

یہ ایک گھٹیا سا ہوٹل تھا.... صفائی کا انتظام بھی اچھا نہیں تھا....

www.Urdufanz.com

وہ منہ بناتے ہوئے اوپر پہنچے.... کمرہ نمبر ۳۴ کے دروازے پر دستک دی۔

"یس.... دروازہ کھلا ہے"۔ آواز آئی۔

جونہی وہ اندر داخل ہوئے.... اندر موجود نوجوان بہت زور سے اچھلا۔

"کک.... کیا مطلب.... میں تو سمجھا تھا بیرا ہے.... میں نے ابھی ابھی نیچے کافی کے لیے فون کیا تھا"۔

"آ جائے گی.... آپ کی کافی بھی.... ہم سے بات کرنا بھی آپ کے لیے کافی ہو گا"۔ فاروق نے شوخ انداز میں کہا۔

"میں سمجھا نہیں.... آپ کیا کہنا چاہتے ہیں.... آپ لوگ کون؟"

"پہچانتے تو خیر آپ ہمیں ہیں.... ورنہ اس بری طرح اچھلتے.... خیر پھر بھی ہم اپنا تعارف کرائے دیتے ہیں.... میں انسپکٹر جمشید احمد ہوں اور یہ میرے بیٹے فاروق احمد ہیں"۔

"اوہ اچھا.... فرمائیے میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔

"وہ بعد کی بات ہے.... آپ تو ہوٹل شالان میں ٹھہرے تھے.... اور آپ نے تو کل دارالحکومت پہنچنے کا وعدہ کیا تھا.... اچانک تبدیلی کیوں.... اور ہاں.... نہ تو آپ فائر کرنے کی کوشش کریں.... نہ کوئی اور غلط کام.... ورنہ ذمے دار آپ خود ہوں گے"۔

"پتا نہیں.... آپ کیا کہہ رہے ہیں؟" اس نے برا سا منہ بنایا۔

"تو آپ نے ابھی ابھی پستول نکالنے کے بارے میں نہیں سوچا تھا"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"اوہ نہیں"۔ اس نے حیرت زدہ ہو کر کہا۔

"کیوں حیرت ہوئی نا یہ بات سن کر.... اس کا مطلب ہے.... آپ نے سوچا تھا.... فاروق اس کا پستول نکالو"۔

"خبردار.... میرے پاس لائسنس ہے"۔

"اس کے باوجود فاروق اس کا پستول نکال لو"۔

"خبردار"۔ یہ کہہ کر وہ اچھلا اور ان دور جا کھڑا ہوا.... پھر اس کے ہاتھ میں پستول نظر آیا۔

"یہ آپ نے غلطی کی"۔

"کچھ بھی ہو.... آپ ہاتھ اوپر اٹھا دیں.... ورنہ میں فائر کر دوں گا.... یہ پستول بے آواز ہے"۔

"اٹھا دو بھئی ہاتھ اوپر.... بے چارے کا دل خوش کر دو"۔

"جی اچھا.... آپ کہتے ہیں تو اٹھا دیتا ہوں"۔ فاروق نے خوش ہو کر کہا اور پھر اس کے ہاتھ اوپر اٹھ گئے۔

انسپکٹر جمشید جوں کے توں کھڑے رہے۔

"یہ کیا.... آپ نے ہاتھ نہیں اٹھائے"۔

"بہتر ہو گا.... تم میرے ہاتھ نہ اٹھواؤ.... ورنہ سر پکڑ کر رونا

www.Urdufanz.com

بڑے گا"۔

"آپ ہاتھ اٹھاتے ہیں یا نہیں..... میں فائر کرنے لگا ہوں"۔

"یہ حسرت پوری کر ہی لیں"۔

اس نے فائر جھونک مارا..... آواز واقعی سنائی نہ دی..... گویا پستول بے آواز تھا..... ادھر انسپکٹر جمشید دوسری جگہ کھڑے نظر آئے..... اس کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں۔

"کوئی بات نہیں..... ابھی اس میں سات گولیاں اور ہیں"۔

"چلو پھر..... جلدی کرو..... ان کو بھی آزما لو"۔

اس نے پے در پے سات فائر کیے..... اور پھر اس کا رنگ فق ہو گیا..... انسپکٹر جمشید اب بھی کھڑے مسکراتے ہوئے نظر آئے۔

"اب اس پستول کو اپنے سر پر مار لو"۔ فاروق نے مشورہ دیا۔

اس نے جھلا کر پستول ان پر کھینچ مارا..... انہوں نے جھکائی دے کر یہ وار بھی بچایا..... فاروق پستول اٹھانے لگا کہ وہ بول اٹھے۔

"نہیں بھئی..... اس پر اس کی انگلیوں کے نشانات ہیں"۔

پھر انہوں نے دروازے کی طرف منہ کر کے کہا۔

"تم پولیس کو فون کر چکے ہو یا نہیں"۔

"جی ہاں..... جب اس نے پہلا فائر کیا تھا..... اسی وقت فون کر دیا تھا"۔ کمرے کے باہر سے آواز سنائی دی۔

"کیا مطلب..... باہر کون ہے؟"

"ہمارے ساتھی..... اگر ہم چاہتے تو تم ایک بھی فائر نہ کر سکتے..... لیکن ہم نے سوچا تمہیں کوئی حسرت نہ رہ جائے"۔

"آپ..... آپ کیا چاہتے ہیں؟"

"پہلے ہی یہ بات پوچھ لیتے"۔ وہ مسکرا اٹھے۔

"بتائیں..... آپ کیا چاہتے ہیں؟"

"پہلے تم بتاؤ..... یہ فائر کرنے کی ضرورت کیوں محسوس کی تھی تم نے..... ہم تو تم سے ملاقات کرنے آئے تھے"۔

وہ ساکت رہ گیا..... کوئی جواب نہ بن سکا..... پھر وہاں پولیس آ گئی..... انہوں نے اپنا کارڈ دکھایا تو سب انسپکٹر نے انہیں سلام کیا۔

"اسے گرفتار کر کے پولیس اسٹیشن لے چلیں..... ہم بھی ساتھ آ رہے ہیں..... وہاں اس سے پوچھ گچھ کرنا ہے"۔

"او کے سر"۔

اب اسے پولیس اسٹیشن لایا گیا۔

"ہاں تو میاں عاصم..... کیا تم واقعی عاصم میاں ہو؟"

"اور میں آپ کو کیا نظر آ رہا ہوں"۔

انسپکٹر جمشید نے اٹھ کر اس کے چہرے کا جائزہ لیا..... پھر مایوسانہ انداز میں بولے۔

"یوں بات نہیں بنے گی..... اسے دارالحکومت ہی لے جانا ہو گا..... میرا خیال ہے ہم اسے اپنی کار میں لے چلتے ہیں"۔

www.Urdufanz.com

"جیسے آپ کی مرضی"۔ فاروق نے کہا۔

"تب تم ذرا اس کے ہاتھ پیر باندھ دو"۔ انہوں نے فاروق سے کہا۔

"میں بندھوا دیتا ہوں سر اسے"۔ سب انسپکٹر نے کہا۔

"نہیں.... یہ کام فاروق کرے گا"۔ وہ مسکرائے۔

ان کے باندھنے کا اپنا ایک انداز تھا.... اس طرح وہ رسی کھول نہیں سکتا تھا.... پھر وہ اسے دارالحکومت لے آئے.... وہ سیدھے سیٹھ قاسم کے ہاں پہنچے.... گھنٹی بجائی گئی.... ملازم باہر نکلا اور دھک سے رہ گیا۔

"یہ.... یہ کیا.... آپ نے عاصم میاں کو باندھ رکھا ہے"۔

"ہاں! آپ سیٹھ قاسم کو ہماری آمد کی اطلاع دے دیں"۔

"اوہ اچھا"۔ وہ دوڑ لگا گیا۔

پھر سیٹھ قاسم ہانپتے کانپتے باہر آئے اور چلائے۔

"یہ سب کیا ہے.... کیوں باندھا ہے آپ نے میرے بیٹے کو؟"

○☆○

باس کے پاس

خوفناک آدمی کا ملازم اس بار فرزانہ کو ساتھ لایا تھا.... اس نے اس کی گردن سے بھی پستول لگا رکھا تھا۔

"یہ کیا احمق آدمی.... تم تو گھاس لینے گئے تھے؟"

"تو کیا.... یہ گھاس آپ کو پسند نہیں آیا سر کونڈا!" چھچو نے چیخ کر کہا.... لیکن اس کی چیخ بھی بہت باریک تھی۔

"اوہ تو یہ گھاس ہے.... نہیں.... تم اپنی کھانے والی گھاس لے آؤ اور ایک طرف بیٹھ کر کھاؤ.... میں ان سے بات کرتا ہوں.... فکر نہ کرو.... یہ بھاگنے کی کوشش نہیں کریں گے.... تم دیکھ نہیں رہے.... اس لڑکی کا ساتھی کس طرح بھیگی بلی بن گیا ہے"۔

"یہ .... یہ تو خیر میں دیکھ رہا ہوں"۔ چھچو ہنسا.... اس کے سفید سفید دانت اور بھی خوفناک نظر آئے دونوں کانپ گئے.... ابھی تک ان کی سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی تھی کہ وہ یہاں آ کر حد درجے خوف کیوں محسوس کر رہے ہیں؟

"میں ابھی لاتا ہوں گھاس"۔ یہ کہہ کر چھچو چلا گیا۔

www.Urdufanz.com

"آپ دونوں اس کی باتوں پر نہ جایئے گا... آپ صرف کوٹھی کا نمبر معلوم کرنا چاہتے تھے... سو وہ میں نے بتا دیا... کوٹھی کا نمبر ہے... تین سو دو... اب آپ چلے جائیں... ورنہ وہ جو چیچو ہے نا... آپ کو کہیں گھاس نہ سمجھ بیٹھے... کم بخت گھاس کو اس طرح چبا جاتا ہے... جیسے وہ انسانی رگ و ریشہ ہوں"۔

"کک... کیا مطلب؟"

"آدم خور ہے یہ الو کا پٹھا... جب اسے انسانی گوشت نہیں ملتا... تو گھاس پر گزارا کرتا ہے"۔

"نن نہیں"۔

"یقین نہیں آیا... اچھا تو پھر آؤ... میں دکھاتا ہوں... اس کے کھائے ہوئے انسانوں کی ہڈیاں"۔

یہ کہہ کر وہ اندر کی طرف مڑ گیا... اس نے اس کمرے کا اندرونی دروازہ کھولا اور دوسری طرف چلا گیا... دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا... جیسے کہہ رہے ہوں... اندر جائیں یا یہاں سے بھاگ نکلیں... پھر وہ اندر کی طرف بڑھ گئے... بزدلوں کی طرح اس جگہ سے بھاگ نکلنا انہیں اچھا نہ لگا... اگرچہ وہ خوف محسوس کر رہے تھے۔

دوسرے کمرے کے فرش پر ایک موٹا قالین بچھا ہوا تھا... سر کوٹڈا نے اس قالین کو الٹ دیا... ساتھ ہی وہ بولا۔

"اس احمق سے میں نے کئی بار کہا کہ اتنا موٹا قالین یہاں نہ بچھاؤ... اس میں پاؤں دھنستے ہیں... لیکن یہ چیچو کا بچہ ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دیتا ہے... اب اس کا ایک کان بند کرانا پڑے گا... تاکہ یہ اس سے نکال نہ سکے... اور بات اس کے بھیجے میں رہ جائے"۔

جونہی اس نے قالین الٹا... فرش میں انہیں ایک چوکور نشان نظر آیا... اس نے دیوار میں لگا بٹن دبا دیا گیا... وہ چوکور نشان کسی صندوق کے ڈھکنے کی طرف اوپر اٹھ گیا... اور انہیں شدید بو محسوس ہوئی... دم گھٹنے لگا... انسانی جسموں کے سڑنے کی بو... وہ الٹے قدموں بھاگے... کمرے میں ٹھہرنا ان کے لیے ناممکن ہو گیا... انہوں نے پہلے کمرے میں آ کر دم لیا... ایسے میں چیچو کے زور زور سے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

چیچو دروازے پر ایک کرسی سنبھالے بیٹھا تھا اس کے ہاتھ میں ایک بڑی سی پلیٹ تھی، اس میں سبز گھاس تھی... وہ اس گھاس کو مزے لے لے کر کھا رہا تھا ان کی طرف دیکھ کر وہ ہنسا تھا... پھر ہنسی روک کر بولا۔

"ہوتا ہے... ایسا ہوتا ہے"۔

"کیا ہوتا ہے؟"

"اس بو کو اچھے اچھے نہیں سونگھ سکتے... تم تو ہو کس کھیت کی

www.Urdufanz.com

مولی.... لیکن ہمارے سرکونڈا کو یہ بدبو حد سے زیادہ پسند ہے"۔

"کیا بکواس ہے؟" محمود کو غصہ آ گیا۔

خوف کی حالت میں یہ غصہ بھی اسے عجیب لگا۔

"نہیں.... یہ بکواس نہیں.... کیا تم دیکھ نہیں رہے.... سرکونڈا ابھی تک وہیں ہے.... بھلا وہ وہاں کیا کر رہا ہے.... جب تم وہاں نہیں ٹھہرے.... وہ اس بو کو جلدی جلدی سونگھ رہا ہے.... جیسے لوگ کسی خوشبو کو پا کر لمبے لمبے سانس لینے لگتے ہیں نا"۔ وہ پھر ہنسا.... سفید دانتوں میں اب سبز گھاس لگی نظر آئی اور اس کے دانت انہیں اور خوفناک لگے۔

"فرزانہ! آخر ہم خوف کیوں محسوس کر رہے ہیں؟"

"اوہ ہاں.... واقعی"۔ فرزانہ بول اٹھی۔

"ایک منٹ.... نہ جانے میں...."

اس نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا.... نیچے جھکی اور اپنی جوتی اتار ڈالی۔

"کیا ارادہ ہے بی بی.... کیا اس سینڈل سے مجھ سے مقابلہ کرنے کا ارادہ ہے"۔

"نہیں.... تم جیسوں کو میں اس سینڈل سے نہیں مار سکتی۔ میرا سینڈل ناپاک ہو جائے گا"۔ فرزانہ مسکرائی۔

اب خوف کم ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔

"کچھ نہیں کر سکو گے تم دونوں.... میرے چبانے کے کام آؤ گے.... گھاس کے بعد تمہاری باری ہے"۔

"ہوں.... خیر.... تب پھر ایک سینڈل تمہیں لگا ہی کیوں نہ دوں"۔

"اس سینڈل بے چارے سے میرا بال بیکا بھی نہیں ہو گا"۔ وہ ہنسا۔

"چلو تجربہ ہی سہی"۔ فرزانہ بولی۔

"کر لو.... تجربہ کر لو"۔

فرزانہ نے ہاتھ بلند کیا.... اور چھچھو زور زور سے ہنسنے لگا.... فرزانہ کا ہاتھ اور بلند ہوا.... ایسے میں سرکونڈا آتا نظر آیا.... اس نے فوراً" چیخ کر کہا۔

"ارے ارے.... کیا کر رہے ہو.... روکو اسے الو کہیں کے.... یہ تم پر وار نہیں کر رہی"۔

اور پھر فرزانہ نے ہاتھ سے سینڈل چھوڑ دیا.... سینڈل سیدھا اوپر گیا اور کمرے میں روشن نیلے رنگ کے بلب پر لگا.... دوسرے ہی لمحے کمرے میں گھپ اندھیرا ہو گیا.... ادھر چھچھو نے ان کی طرف چھلانگ لگا دی.... وہ پہلے ہی تیار ہو چکے تھے.... جانتے تھے.... چھچھو کچھ بے وقوفی کرے گا.... لہٰذا پہلے تو وہ فوراً" دیوار سے جا لگے.... پھر جونہی انہیں دروازہ صاف نظر آیا.... انہوں نے باہر کی طرف چھلانگیں لگا

www.Urdufanz.com

ویں.... ساتھ ہی فرزانہ تیزی سے مڑی اور دروازہ باہر سے بند کر دیا۔

"آؤ.... جلدی کرو"۔ فرزانہ بولی۔

"لیکن اب جلدی کرنے کی کیا ضرورت ہے؟"

"ارے بابا.... وہ کسی اور طرف سے نکل کر اس طرف آ جائیں گے.... ہم اس کوٹھی کے بارے میں کچھ نہیں جانتے"۔ فرزانہ چلائی۔

"آتے ہیں تو آ جائیں.... اب میں خوف محسوس نہیں کر رہا"۔

"اوہ ہاں! یہ تو ہے.... خوف تو اب میں بھی محسوس نہیں کر رہی، اس کا مطلب ہے.... میرا اندازہ درست تھا.... خوف وہ نیلی روشنی پھیلا رہی تھی.... وہ ہمارے دماغوں پر اثر انداز ہو رہی تھی۔ ایسی روشنی سے چونکہ ہمیں پہلے بھی واسطہ پڑ چکا ہے.... اس لیے مجھے اچانک یہ خیال سوجھا تھا.... کیوں نہ میں اس بلب کو توڑ دوں"۔

"اور تم نے بہت اچھا کیا تھا.... ہم یہاں سے کیوں جائیں فرزانہ.... یہ دونوں آدم خور ہیں.... اور اس بار کے مجرم سے بھی ان کا تعلق ہے.... وہ ضرور ان سے کام لیتا ہے.... وہ کوئی ایسے ہی تو ہماری نگرانی نہیں کر رہا تھا"۔

"لیکن وہ آدمی یہاں تو نظر نہیں آیا"۔

"اس نے ان دونوں کو ہمارے بارے میں بتایا اور پھر کوٹھی کے کسی اور کمرے میں چلا گیا.... ابھی ہم نے اس پوری کوٹھی کو کب دیکھا ہے"۔

"اوہ ہاں! یہ تو ہے.... ارے ہم بے وقوفی کر رہے ہیں.... چلو یہاں سے نہیں بھاگتے.... لیکن انکل اکرام کو فون تو کر دینا چاہیے.... کہیں یہ دونوں ہم سے طاقت ور نہ ثابت ہوں"۔ محمود نے جلدی جلدی کہا۔

"ایسا ضرور کرو"۔

اس نے موبائل نکالا اور اکرام کے نمبر ڈائل کرنے لگا.... ادھر دروازے پر دھڑ ادھڑ ہونے لگی۔

"واہ.... مزا آ گیا.... اس کا مطلب ہے.... یہ لوگ کسی اور طرف سے نکل کر ہم تک نہیں آ سکتے.... ورنہ دروازہ کیوں پیٹتے"۔

"لیکن یہ ان کا دھوکا بھی ہو سکتا ہے"۔

"چلو کوئی بات نہیں، کر لینے دو انہیں دھوکا"۔

اور پھر فون مل گیا.... اکرام کی آواز سنتے ہی محمود نے کہا۔

"انکل اکرام.... ہم اس وقت شام روڈ کی ایک کوٹھی میں مصیبت میں ہیں.... کوٹھی کا دروازہ نیلے رنگ کا ہے.... لوہے کا بڑا دروازہ جس کے اوپر نوک دار سلاخیں لگی ہیں.... کوٹھی پر کوئی نمبر درج نہیں.... لیکن اس کے دائیں طرف ایک باغ ہے.... اس باغ میں سرو کے اونچے درخت ہیں"۔

"فکر نہ کرو.... میں آ رہا ہوں"۔

عین اس لمحے انہیں دروازہ ٹوٹتا محسوس ہوا.... محمود نے فون بند

www.Urdufanz.com

کر کے جیب میں رکھا اور فرزانہ سے بولا۔

"نہیں فرزانہ.... ہم خطرہ کیوں مول لیں.... نہ جانے یہ دونوں کس حد تک طاقت ور ہیں.... یا پھر تیلے ہیں.... لہٰذا ہم کوٹھی سے باہر نکل کر کچھ فاصلے پر کیوں نہ کھڑے ہو جائیں.... اگر مقابلہ ہی کرنا ہے تو کوٹھی سے باہر کیوں نہ کریں.... جہاں اور لوگ بھی لطف اندوز ہو سکتے ہیں"۔

"بہت خوب.... آؤ پھر چلیں"۔

وہ کوٹھی سے نکل آئے اور کافی دور جا کھڑے ہوئے.... یہ علاقہ زیادہ آباد علاقہ نہیں تھا.... بہت کم لوگ آجا رہے تھے.... ایسے میں انہوں نے دور سے دیکھا.... دروازہ ٹوٹ گیا تھا.... پھر وہ دونوں دروازے سے نکل کر کوٹھی کے گیٹ پر آ گئے.... اور ادھر ادھر دیکھنے لگے.... ایسے میں ان کی نظریں ان دونوں پر پڑیں.... لیکن انہوں نے ان کا رخ نہ کیا.... وہیں کھڑے رہے.... پھر واپس مڑے اور کوٹھی کا گیٹ بند کر لیا۔

"یہ ہم پر باہر نکل کر حملہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے.... صرف اپنی کوٹھی میں شیر ہو رہے تھے"۔

"بس تو پھر ہم اپنی طاقت ان پر کیوں ضائع کریں.... ہم بھی یہیں ٹھیک ہیں"۔

وہ کھڑے انتظار کرتے رہے.... ایسے میں ایک سرخ کار ان کے

پاس آ کر رکی.... اس میں سے دو کلاشن کوفوں کی نالیں جھانک رہی تھی۔

"چپ چاپ.... گاڑی میں بیٹھ جاؤ"۔ سرد آواز میں کہا گیا۔

وہ چونک اٹھے.... بچنے کا کوئی موقع نہیں تھا.... اگر وہ لوٹ لگا جاتے، تب بھی وہ برسٹ مار سکتے تھے اور گولیاں انہیں چھلنی کر ڈالتیں.... لہٰذا انہوں نے یہی بہتر سمجھا کہ کار میں بیٹھ جاتے ہیں"۔

اور جب وہ کار میں بیٹھ چکے تو انہوں نے دور سے اکرام کی جیپ کو آتے دیکھا.... لیکن بے چارے اکرام کو یہ کیسے معلوم ہو سکتا تھا کہ وہ اس کار میں ہیں.... وہ تو کوٹھیوں کے دروازے دیکھتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا۔

ایسے میں سرخ کار چل پڑی.... اب انہوں نے محسوس کیا.... انہوں نے وہاں کھڑے رہ کر غلطی کی تھی.... انہیں چاہیے تھا.... کسی چیز کی اوٹ میں یا کہیں چھپ کر کھڑے ہوتے.... تاکہ وہ دونوں خوفناک آدمی انہیں باہر نہ دیکھ سکتے.... انہوں نے انہیں وہاں کھڑے دیکھ کر اپنے ساتھیوں کو فون کر دیا.... اور وہ ان تک پہنچ گئے۔

سرخ کار بہت پرسکون رفتار سے چل رہی تھی.... لہٰذا اکرام کو اس پر کوئی شک بھی نہ ہو سکا.... اگر وہ آندھی اور طوفان کی طرح وہاں سے روانہ ہوتی تو شاید وہ چونک اٹھتا۔

کچھ آگے چل کر سرخ کار ہوا ہو گئی.... کیونکہ اب وہ اس کوٹھی

www.Urdufanz.com

سے دور نکل آئے تھے.... وہ آئینے میں اکرام کو اس کوٹھی کے دروازے پر رکتے دیکھ رہے تھے۔

پھر انہوں نے سر جھٹک دیے.... اور کار میں موجود لوگوں کا جائزہ لیا۔

"آپ کیا چاہتے ہیں؟" کار میں کل تین آدمی تھے.... ایک کار چلا رہا تھا.... ایک اس کے ساتھ اگلی سیٹ پر بیٹھا تھا.... ایک پچھلی پر۔

"تم لوگوں کی ٹانگ اس معاملے میں زیادہ ہی شامل ہو گئی ہے.... لہذا فیصلہ کیا گیا ہے کہ تم سے نجات حاصل کر لی جائے"۔ ان میں سے ایک نے کہا۔

"صرف ہم دو کو ٹھکانے لگا کر آپ ہم سے نجات حاصل نہیں کر سکیں گے"۔

"انسپکٹر جمشید اور فاروق بھی آئیں گے اور اگر انہوں نے پسند کیا تو وہ اپنے دونوں دوستوں کے ساتھ ہمارے جال میں آئیں گے"۔

"لیکن یہ چکر کیا ہے.... تم لوگوں کا باس یہ کرتا کیا پھر رہا ہے۔ وہ نوجوانوں کی وڈیو فلمیں بنواتا ہے.... مال دار گھرانوں کے نوجوانوں کی.... پھر اس نوجوان کی جگہ ایک اور نوجوان بالکل ویسا ہی تیار کرتا ہے.... پلاسٹک سرجری سے.... اور اصل نوجوان کی جگہ اس کو وہاں بھیج دیتا ہے.... ہے کوئی تک بھلا.... آخر اس کام سے اسے کیا فائدہ ہوتا ہے؟"

"یہی تو تم سمجھتے نہیں.... ویسے بھی تم باس کو نہیں سمجھ سکتے.... وہ بہت گہرا آدمی ہے"۔ ان میں سے ایک نے طنزیہ کہا۔

"کتنا گہرا.... سمندر جتنا"۔

"نہیں.... سمندر جتنا نہیں"۔ اس نے ہنس کر کہا۔

"تب پھر کتنا"۔

"سمندر سے بھی زیادہ گہرا"۔

"اوہو اچھا.... تب تو ہمیں اس تک پہنچنے کے لیے بہت محنت کرنا ہو گی.... سمندر سے بھی زیادہ گہرائی میں جانا پڑے گا"۔ محمود نے بوکھلا کر کہا۔

"مذاق اڑا رہے ہو.... وہ بھی ہمارے باس کا.... خیر اڑا لو.... لیکن یاد رکھو.... بعد میں تم افسوس کرو گے.... کہ کس آدمی کا مذاق اڑایا تھا"۔

ان میں سے ایک نے دھمکی آمیز انداز میں کہا۔

"خیر کر لیں گے افسوس! ہمارا کیا جاتا ہے"۔

محمود نے بے پروائی سے کندھے اچکا دیے۔

فرزانہ نے بھی لاپروا انداز میں باہر کے مناظر دیکھنے لگی۔

اور پھر کار ایک عمارت میں داخل ہوئی.... عمارت کا دروازہ بند ہو گیا.... پھر کار کو دس مسلح آدمیوں نے گھیر لیا۔

"انہیں سنبھالو.... اور اندر لے چلو، باس کے پاس"۔ کار چلانے

www.Urdufanz.com

والے نے کہا۔

"او کے"۔ ان میں سے ایک نے کہا۔

محمود بہت زور سے اچھلا.... کیونکہ اس آواز کو وہ بہت اچھی طرح پہچانتا تھا۔

○☆○

شرط

"وہ رہا نیلا گیٹ سر.... اور نوک دار سلاخیں بھی ہیں.... دائیں طرف بڑا سا باغ بھی ہے.... وہ ضرور یہی کوٹھی ہے"۔ توحید احمد نے چونک کر کہا۔

"ہاں! میرا بھی یہی خیال ہے"۔ اکرام مسکرایا۔

"لیکن سر.... اس کوٹھی کے باہر محمود اور فرزانہ نہیں ہیں.... جب کہ وہ ہماری مطلوبہ کوٹھی کے سامنے موجود نہیں ہیں"۔ محمد حسین آزاد نے نفی میں سر ہلایا۔

"یہ بھی ہو سکتا ہے.... وہ کسی وجہ سے یہاں سے چلے گئے ہوں.... یا انہیں ادھر ادھر چھپنا پڑا ہو.... بہر حال بالکل اسی طرح کا دروازہ بتایا تھا اس نے"۔

"چلیے پھر.... دیکھ لیتے ہیں.... کیا میں دستک دوں سر؟" محمد حسین آزاد نے کہا۔

"ہاں! بالکل"۔ اکرام نے کہا۔

وہ جیپ سے اترا اور دروازے پر آیا.... اس نے دروازے پر لگا

www.Urdufanz.com

گھنٹی کا بٹن دبا دیا.... اندر گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی.... پھر قدموں کی آواز ابھری.... ایک خوفناک سا آدمی باہر نکلا۔

"جی.... فرمایئے" اس نے سرکاری جیپ کو دیکھ کر کسی پریشانی کا اظہار نہ کیا۔

"ہمیں اس کوٹھی کی تلاشی لینا ہے.... کیا آپ ملازم ہیں؟"

"ہاں! میں ملازم ہوں یہاں"۔ اس نے پھنکار کر کہا۔

اس کی آواز سن کر وہ ہنس پڑے۔

"آدمی اتنے لمبے چوڑے اور آواز چوہیا جیسی"۔ توحید احمد ہنس پڑا۔

"ابھی تم لوگوں کو مجھ سے پالا نہیں پڑا"۔

"وہ بھی اب پڑنے والا ہے.... ویسے تو آج کل پالا پڑ ہی رہا ہے.... دیکھ نہیں رہے، کس قدر سردی ہے"۔ محمد حسین آزاد ہنسا۔

"میں کوٹھی کے مالک کو خبردار کرتا ہوں"۔ اس نے برا سا منہ بنایا اور اندر چلا گیا۔

"دونوں کہیں نظر نہیں آ رہے"۔ اکرام نے ادھر ادھر دیکھا۔

"خیر.... کوئی بات نہیں.... ہم بھی انہیں نظر نہیں آئیں گے"۔ توحید احمد بولا۔

"کیا مطلب.... کیا کہا؟" اکرام نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"جی.... پتا نہیں بس یونہی جملہ منہ سے نکل گیا"۔

"حد ہو گئی"۔ اکرام نے جل کر کہا۔

اسی وقت خوفناک ملازم باہر آیا اور دانت نکال کر بولا۔

"صاحب آپ کو اندر بلا رہے ہیں"۔

"ضرور.... کیوں نہیں.... آؤ بھئی"۔

وہ انہیں اس کمرے میں لے آیا.... جس میں تھوڑی دیر پہلے ود اور فرزانہ خوف محسوس کرتے رہے تھے.... یہاں اب پھر نیلا بلب ل رہا تھا.... جونہی ان کی نظر دوسرے خوفناک آدمی پر پڑی.... اکرام ور سے اچھلا.... البتہ محمد حسین آزاد اور توحید احمد خوف زدہ سے ہو گئے۔

"کیا ہوا جناب؟" خوفناک آدمی نے کہا۔

"میں نے آپ کو کہیں دیکھا ہے"۔

"تو دیکھا ہو گا.... اس میں میں کیا کر سکتا ہوں"۔ اس نے منہ یا۔

"ہمیں یہاں کی تلاشی لینا ہے.... اور یہ اس کمرے کا دروازہ وں ٹوٹا ہوا ہے"۔

دو چور یہاں آ گھسے تھے.... وہ ہمیں اندر بند کر کے بھاگ .... ہمیں دروازہ توڑ کر نکلنا پڑا"۔

"حیرت ہے.... آپ نے دروازہ کس طرح توڑ لیا"۔

www.Urdufanz.com

"یہ کوئی مشکل کام نہیں تھا ہمارے لیے.... ہم میں بہت طاقت ہے"۔ ملازم نے اپنے بازو دکھائے۔

"اچھا خیر.... کیا آپ تلاشی دینے کے لیے تیار ہیں؟"

"ہم پر الزام کیا ہے.... کیوں تلاشی لینا چاہتے ہیں اور کیا آپ کے پاس تلاشی کا وارنٹ ہے"۔

"اتنا وقت نہیں تھا کہ وارنٹ لا سکتے.... اگر آپ تعاون کریں اور بغیر وارنٹ کے ہمیں کوٹھی دکھا دیں.... تو آسانی رہے گی.... ورنہ وارنٹ تو آ ہی جائیں گے"۔ اکرام نے دھک دھک کرتے دل کے ساتھ کہا۔ اسے ایک انجانا سا خوف محسوس ہو رہا تھا.... اور اس خوف کی وجہ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی.... اس نے توحید احمد اور ا حسین کی طرف دیکھا.... ان کی آنکھوں میں بھی خوف دکھائی دیا۔

"نہیں جناب! آپ کو وارنٹ لانا ہو گا"۔

"اچھی بات ہے.... آؤ بھئی چلیں"۔ اس نے انسپکٹر جمشید کے انداز میں کہا۔

پھر وہ کوٹھی سے باہر نکل آئے.... باہر آتے ہی ان کا خوف دور ہو گیا۔

"کیا تم اندر خوف محسوس کر رہے تھے؟" اکرام نے پوچھا۔

"ہاں! ایک انجانا سا خوف"۔ وہ بولے۔

"میں نے بھی خوف محسوس کیا تھا.... اب ہم اس کوٹھی

ائی کریں گے اور مزید فورس بلائیں گے.... تلاشی کے وارنٹ بھی لیں گے"۔

یہ کہہ کر اکرام نے آئی جی صاحب کے نمبر ملائے.... انہیں ری صورت حال بتائی.... تو وہ بولے۔

"محمود اور فرزانہ نظر آئے یا نہیں؟"

"جی نہیں! ان کا دور دور تک پتا نہیں"۔

"تب پھر ہو سکتا ہے.... انہیں کوٹھی میں قید کر لیا گیا ہو.... میں ا ہوں.... تم فکر نہ کرو.... لیکن جمشید کہاں ہے؟"

"مجھے ان کے بارے میں معلوم نہیں"۔

"اچھا خیر.... وہ بولے۔

آدھ گھنٹے کے اندر آئی جی صاحب مزید عملے کے ساتھ وہاں پہنچ .... کوٹھی کو گھیرے میں لے لیا گیا.... پھر دستک دی گئی.... لیکن ک ملازم دروازہ کھولنے نہ آیا.... بار بار گھنٹی بجائی گئی.... آخر س کے جوان سیڑھی لگا کے اوپر چڑھے اور دوسری طرف کود گئے.... وں نے گیٹ کھول دیا.... ٹوٹے دروازے پر آئی جی صاحب کی نظر پڑی فوراً" بول اٹھے۔

"یہ کس نے توڑا ہے؟"

"گھر کے مالک اور ملازم نے ہمیں بتایا ہے کہ دو چور اندر گھس تھے.... وہ جاتے ہوئے دونوں کو باہر سے بند کر گئے.... انہیں

www.Urdufanz.com

دروازہ توڑ کر باہر آنا پڑا"۔

"اور ان دونوں نے تم سے کیا کہا تھا؟"

"یہ کہ وہ اس کوٹھی میں پھنس گئے ہیں"۔

"تب پھر ہو سکتا ہے.... وہ نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہوں.... جاتے ہوئے دروازہ باہر سے بند کر گئے ہوں"۔

"ہاں سر! اس بات کا امکان ہے"۔

"بہت اچھا.... اب ہم اس کوٹھی کی تلاشی لیں گے"۔

انہوں نے تلاشی شروع کی.... پھر وہ قالین والے کمرے میں آئے.... اکرام نے قالین کو شک کی نظروں سے دیکھتے ہوئے الٹ دیا.... چوکور نشان دیکھ کر وہ چونکا.... انسپکٹر جمشید کی صحبت میں رہ کر اسے ایسی باتوں کی سمجھ آ گئی تھی.... اس نے سوئچ کی تلاش میں نظریں دوڑائیں.... سوئچ بھی اسے نظر آ گیا.... اب جو اس نے بٹن دبایا تو وہ چونک اٹھے.... ساتھ ہی شدید بو نے انہیں پریشان کر دیا.... وہ الٹے قدموں بھاگے اور باہر آ کر دم لیا۔

"یہ.... یہ تو شاید مردہ انسانوں کی بو ہے"۔ آئی جی صاحب بولے۔

"جی ہاں! بالکل"۔ اکرام نے گھبرا کر کہا۔

"اللہ اپنا رحم فرمائے.... گویا یہاں جو رہتے تھے.... وہ انسانوں قتل کر کے اس تہ خانے میں ڈال دیتے تھے"۔

"اس کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے سر"۔

"اب ہمیں محمود اور فرزانہ کی ضرورت زیادہ محسوس ہو رہی ہے"۔

"اور ان کا کوئی پتا نہیں"۔

"کک.... کہیں.... ان دونوں کو ہلاک کر کے اس تہ خانے میں...." آئی جی کہہ رہے تھے کہ اکرام چلا اٹھا۔

"نن نہیں.... نہیں نہیں.... ایسا نہ کہیں"۔

"اوہو بھئی.... میں نے تو ایسے ہی خیال ظاہر کیا ہے.... ویسے تو کھلا ہوا دروازہ اس بات کا اعلان کر رہا ہے کہ وہ یہاں سے نکل گئے ہیں"۔

"جی ہاں! امکان اسی بات کا ہے"۔

پھر ایک گھنٹے تک انتظار کرنے کے بعد وہ دوبارہ اندر داخل ہوئے.... لیکن اسی طرح بدبو وہاں موجود تھی۔

"اب اس کا کیا کریں؟" آئی جی بولے۔

"گیس ماسک پہنا کر ہمیں عملے کو اس تہ خانے میں اتارنا چاہیے.... ورنہ خطرہ ہے.... ان میں سے کوئی دم گھٹ کر نہ مر جائے"۔

"ہاں.... واقعی"۔

اب اس ترکیب پر عمل کیا گیا.... اس طرح تہ خانے سے پانچ

www.Urdufanz.com

انسانوں کے ڈھانچے برآمد ہوئے.... ان کا گوشت گل سڑ چکا تھا.... ا
ڈھانچوں سے وہ یہ پتا نہیں چلا سکتے تھے کہ وہ کس کے ہیں۔

اب آس پاس والوں سے پوچھ گچھ شروع کی گئی.... پتا چلا
کوٹھی کرائے کی ہے.... کرائے داروں کے بارے میں بھی محلے دار
نہیں جانتے تھے.... وہ کوٹھی سے کم ہی باہر نکلتے تھے.... وہ بھی رات
تاریکی میں اور کسی سے ملتے جلتے نہیں تھے.... اب کوٹھی کے مالک
بلایا گیا.... وہ گھبرایا ہوا سا ان کے سامنے آکھڑا ہوا۔

"آپ نے یہ کوٹھی کسے کرائے پر دی تھی؟"

"جی.... دو آدمیوں کو"۔

"وہ کیسی شکل و صورت کے تھے"۔

"کچھ خوفناک سے تھے.... تاہم آوازوں سے وہ شریف سے
مجھے.... اور اب مجھے کیا معلوم تھا...." اس نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا

"ہوں ٹھیک ہے.... آپ ان کے حلیے لکھوا دیں"۔

"وہ تو سر ہم دیکھ ہی چکے ہیں"۔ اکرام بولا۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ کوٹھی کرائے پر لینے والے
ہوں اور رہنے والے اور"۔

"اوہ یس سر"۔

"آپ ان کے حلیے لکھوا دیں"۔

اس نے جو حلیے لکھوائے.... وہ انہی دونوں کے تھے.... ا

میں ان کی تلاش شروع ہوئی.... لیکن ان کا کہیں پتا نہ تھا.... بہرحال
کوٹھی سے ان کی انگلیوں کے نشانات مل گئے تھے.... انگلیوں کے
نشانات کا ریکارڈ ان سے ملایا گیا.... لیکن ریکارڈ میں یہ نشانات نہیں
تھے.... لہٰذا وہ ان کے کوئی سراغ نہ لگا سکے اور نہ محمود اور فرزانہ کو
تلاش کر سکے.... ادھر انسپکٹر جمشید اور فاروق کا کوئی پتا نہیں تھا.... ان
حالات نے آئی جی صاحب کو پریشان کر دیا.... انہوں نے اکرام کو بلایا
اور بولے۔

"بھئی اکرام.... یہ کیا ہو رہا ہے"۔

"سر.... میری سمجھ میں تو کچھ بھی نہیں آرہا"۔

عین اس وقت فون کی گھنٹی بجی.... آئی جی صاحب نے ریسیور
اٹھایا.... تو دوسری طرف سے ایک غرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"محمود اور فرزانہ میرے قبضے میں ہیں.... آپ انسپکٹر جمشید ا
واپس بلا لیں.... ان سے کہیں اس کیس سے دستبردار ہو جائیں.... ا
میں ان دونوں کو چھوڑ دوں گا.... لیکن اس شرط پر کہ وہ اس کیس
کام نہیں کریں گے"۔

ان الفاظ کے ساتھ ہی فون بند کر دیا گیا۔

○☆○

www.Urdufanz.com

مکمل ہو گئی

انسپکٹر جمشید ان کی دھاڑ سن کر مسکرائے، پھر بولے۔

"آپ پریشان نہ ہوں سیٹھ صاحب..... لیکن شاید میں غلط کہہ گیا..... آپ پریشان ہوئے بغیر تو رہ ہی نہیں سکیں گے..... بلکہ....." کہتے کہتے رک گئے۔

"بلکہ کیا..... یہ سب کیا ہے..... پہلے آپ عاصم میاں کو کھولیں پھر بات کریں گے"۔

"جی نہیں..... پہلے بات کریں گے..... اس کے بعد آپ کھولنے کی بات کریں گے ہی نہیں"۔ فاروق نے منہ بنایا۔

"یہ کیا بات ہوئی؟"

"سیٹھ صاحب..... آپ ہمیں اسی حالت میں اندر لے چلیں۔ ہم بیٹھ کر بات کریں گے"۔

"میں کس طرح بات کروں گا..... جب کہ میرے سامنے میرا بندھا پڑا ہے"۔

"یہ آپ کا....." وہ کہتے کہتے رک گئے..... انہیں چکر آ گیا۔

اس بات پر کہ اب وہ انہیں کس طرح بتائیں کہ یہ ان کا بیٹا نہیں ہے..... پھر وہ سوچ کر بولے۔

"آپ اپنے ملازم کو بلا لیں..... ادھر میں ایک شخص کو بلا ہوں"۔

"پتا نہیں کیا چکر ہے..... کیا آپ واقعی انسپکٹر جمشید ہیں"۔ سیٹھ صاحب بولے۔

"جی ہاں! بالکل"۔

"لیکن میں نے تو سنا تھا کہ آپ لوگوں کی پریشانیاں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں..... میرے لیے تو آپ پریشانی ہی پیدا کر رہے ہیں"۔

"اس میں میرا کوئی قصور نہیں"۔

"ہوں اچھا خیر..... آئیے پھر اندر چلتے ہیں"۔

وہ اندر آ گئے..... سیٹھ صاحب نے اپنے ملازم کو وہیں بلا لیا۔ اور ادھر انسپکٹر جمشید نے فون کر کے سراج احمد کیمرہ مین کو وہاں بلا لیا..... سیٹھ صاحب اسے دیکھ کر چونک اٹھے۔

"یہ..... یہ کیا..... یہ تو وہ شخص ہے..... جو میرے گھر میں میرے ملازم کی بیماری کے دنوں میں ملازمت کرتا رہا ہے"۔

"جی ہاں! یہ وہی شخص ہے..... اسی لیے میں نے انہیں یہاں بلایا ہے"۔

www.Urdufanz.com

"لیکن کیوں.... کیوں؟" وہ چلائے۔

"یہ ایک کیمرہ مین ہیں.... وڈیو فلمیں بنانے کے ماہر ہیں.... تقریبات کی فلمیں بنوانے کے لیے لوگ انہیں بلاتے ہیں.... لیکن آپ کے گھر میں یہ گھریلو ملازم کے طور پر کام کرنے کے لیے آئے تھے.... جب کہ اصل مقصد ان کا اور تھا"۔

"اصل مقصد ان کا اور تھا.... کیا مطلب.... وہ مقصد کیا تھا؟"

"آپ کے بیٹے عاصم میاں کی فلمیں بنانا.... کہ وہ کیسے سوتا ہے.... کیسے جاگتا ہے.... کیسے کھاتا ہے.... کیسے پیتا ہے.... کیسے اٹھتا ہے.... کیسے بیٹھتا ہے.... کیسے بولتا ہے.... کیسے ہنستا ہے.... کیسے لکھتا ہے، وغیرہ وغیرہ"۔

"کیوں.... آخر کیوں.... انہیں ایسی فلم بنانے کی کیا ضرورت تھی؟"

"یہ ضرورت انہیں نہیں تھی.... ایک نامعلوم آدمی کو تھی.... اس نامعلوم آدمی کے کہنے پر انہوں نے وہ فلمیں تیار کیں اور اس شخص کو دیں.... اس شخص نے وہ فلمیں ایک نوجوان کو بار بار دکھائیں.... بار بار دکھائیں.... اور اسے آپ کے بیٹے کے انداز میں چلنے، پھرنے، اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے.... ہنسنے بولنے کی مشق کرائی.... جب وہ آپ کے بیٹے کی مکمل طور پر نقل کرنے پر کامیاب ہو گیا.... تو آپ کا گھر اسے اچھی طرح دکھایا گیا.... گھر سے واقفیت کرائی گئی.... فلم

میں گھر کے افراد کو وہ پہلے ہی بار بار دیکھ چکا تھا.... گھر میں گھوم پھر کر اس نے اور زیادہ واقفیت حاصل کی.... جب وہ ہر طرح منجھ گیا.... تب...."

"ایک منٹ جناب"۔ سیٹھ قاسم بول اٹھے۔

"ہاں! کہئے.... کیا کہنا چاہتے ہیں؟"

"یہ کیسے ہوا.... کہ اس نے میرے گھر کو خوب اچھی طرح گھوم پھر کر دیکھا"۔

"رات کے وقت ایسا کیا گیا.... تمام روشنیاں جلا کر"۔

"کیوں.... کیا ہم گھر میں نہیں تھے"۔

"نہیں ہوں گے.... کیا آپ سال میں ایک دو بار کسی تفریحی مقام پر جاتے ہیں.... اور چند دن وہاں گزارتے ہیں"۔

"ہاں! شدید گرمی اور شدید سردی کا موسم ہم یہاں نہیں گزارتے"۔

"بس تو پھر.... جب آپ تفریحی مقام پر گئے ہوئے تھے.... اس وقت آپ کے گھر میں اسے رکھا گیا"۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔

"تب پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ آپ کا گھریلو ملازم اچانک لمبا بیمار ہو جائے.... اس قدر کہ آپ کو اس کی جگہ عارضی طور پر کسی اور کو ملازم رکھنا پڑے"۔

www.Urdufanz.com

"کیوں! اس میں ایسی کیا بات ہے.... انسان بیمار ہو ہی جاتے ہیں"۔ سیٹھ صاحب نے منہ بنایا۔

"ہاں بیمار ہو جاتے ہیں.... لیکن یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ لمبے بیمار ہو گئے ہیں.... مطلب یہ کہ انہیں فوراً یہ احساس نہیں ہو جاتا.... آخر آپ کے ملازم کو کس طرح معلوم ہو گیا تھا کہ وہ جلد ٹھیک نہیں ہو سکے گا"۔

ان الفاظ کے ساتھ ہی ان کی نظریں ملازم پر جم گئیں۔

"کک.... کیا مطلب؟" سیٹھ قاسم نے بھی چونک کر کہا۔

"مطلب یہ کہ یہ صاحب جب بیمار ہوئے تو انہوں نے آپ کو فون پر کیا کہا تھا؟"

"یہ کہا تھا کہ اس کے جلد ٹھیک ہونے کا کوئی امکان نہیں.... لہٰذا آپ عارضی طور پر کسی کو ملازم رکھ لیں"۔

"بہت خوب! مسٹر ملازم.... آپ کا نام کیا ہے؟"

"جی.... میرا نام خادم جان ہے"۔ اس نے پریشان ہو کر کہا۔

"آپ کو کیا بیماری ہو گئی تھی؟"

"دمے کی حالت ہو گئی تھی میری.... سانس پھولنے لگا تھا.... دورہ سا پڑنے لگا تھا"۔ اس نے جلدی جلدی کہا۔

"اور آپ نے علاج کس سے کرایا تھا؟"

"ڈاکٹر امجد علی شاہ سے"۔

"بہت خوب! ان کا فون نمبر اور کلینک کا پتا بتائیں"۔

"آخر اس کی کیا ضرورت ہے"۔ ملازم نے حیران ہو کر کہا۔

"جب ہم کسی معاملے کی چھان بین کرتے ہیں تو کوئی پہلو چھوڑتے نہیں.... آپ ڈاکٹر کا نام پتا اور فون نمبر بتائیں"۔

"امجد کلینک ناب روڈ.... فون نمبر ۳۶۳۸۴۸"۔ اس نے کہا۔

"بہت خوب.... چلو فاروق بات کرو ڈاکٹر صاحب سے اور تصدیق کرو ان کی بات کی.... ویسے تو ان کے پاس ڈاکٹر کے نسخے موجود ہوں گے.... ان سے بھی ان کے بیان کی تصدیق کی جا سکتی ہے.... پھر بھی تم ذرا ڈاکٹر صاحب سے بھی پوچھ لو"۔

"بہت بہتر"۔ فاروق نے کہا اور ڈاکٹر امجد کے نمبر ملائے.... جلد ہی اس کی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر امجد بات کر رہا ہوں.... فرمایئے"۔

"محکمہ سراغرسانی سے بات کر رہا ہوں.... آپ سے ایک ضروری بات معلوم کرنا ہے.... آپ سیٹھ قاسم کو جانتے ہیں"۔

"جی.... جی ہاں.... جانتا ہوں"۔

"اور ان کے ملازم خادم کو؟"

"انہیں بھی جانتا ہوں"۔

"کچھ مدت پہلے انہیں کوئی تکلیف ہو گئی تھی.... کیا آپ نے ہی ان کا علاج کیا تھا؟"

www.Urdufanz.com

"نہیں دے کی شکایت ہو گئی تھی اور میں نے ہی ان کا علاج کیا تھا"۔

"بہت خوب! یہ صاحب کیا لمبے بیمار ہو گئے تھے.... اور آپ نے انہیں بتایا تھا کہ یہ جلد ٹھیک نہیں ہو سکیں گے"۔

"جی.... نہیں.... کم از کم میں نے ان سے یہ نہیں کہا تھا.... کوئی ڈاکٹر یہ بات اپنے مریض سے نہیں کہتا.... بلکہ ہر ڈاکٹر مریض سے کہتا ہے.... آپ فکر نہ کریں.... بہت جلد ٹھیک ہو جائیں گے.... اور ان کی بیماری تو اتنی شدید تھی بھی نہیں"۔

"کیا فرمایا آپ نے.... ان کی بیماری شدید نہیں تھی.... لمبی نہیں تھی"۔

"جی ہاں! یہ تو ایک دو دن دوا لینے سے ہی ٹھیک ہو گئے تھے"۔

"لیجیے جناب.... آپ کے ملازم صاحب کا بیان تو ہو گیا غلط ثابت"۔

"کیا مطلب؟"

"یہ لمبے بیمار نہیں ہوئے تھے.... صرف ایک دو دن کے لیے بیمار ہوئے تھے"۔

"کیا.... تب پھر اس نے اتنی چھٹیاں کیوں کی تھیں؟"

"اسی نامعلوم آدمی کے کہنے پر جس کے کہنے پر سراج احمد نے فلمیں بنائیں"۔

"یہ سب کیا چکر ہے؟" وہ چلائے۔

"پہلے میں آپ کے خادم علی شاہ سے بات کر لوں.... ہاں! اب بتاؤ.... تم نے ایسا کیوں کیا.... لمبی چھٹی کیوں منائی.... جب کہ تم لمبے بیمار نہیں تھے.... معمولی بیمار تھے"۔

"نہیں نہیں.... یہ غلط ہے.... ڈاکٹر نے اب اپنا بیان بدل دیا ہے.... اس وقت تو انہوں نے یہی کہا تھا کہ میں جلد ٹھیک نہیں ہو سکوں گا.... اور یہ کہ کم از کم ایک ماہ تک مجھے دوا کھانا پڑے گی.... اور میں نے ایک ماہ تک دوائیں کھائی ہیں"۔

"کیا درمیان میں تم نے ڈاکٹر صاحب سے خود کو چیک کرایا"۔

"نہیں.... چیک صرف ایک بار کرایا.... پھر نہیں کرایا"۔

"بہت خوب! کہانی مکمل ہو گئی"۔

"کیا کہا.... کہانی مکمل ہو گئی"۔

"ہاں! کہانی مکمل ہو گئی"۔ وہ مسکرائے

"میں سمجھا نہیں"۔

"اس نامعلوم آدمی نے آپ کے ملازم سے پہلے سودا بازی کی.... اسے ایک بڑی رقم کا لالچ دیا.... وہ لمبا بیمار ہو جائے.... اور اس سلسلے میں باقاعدہ ڈاکٹر سے چیک کرائے.... دوا لے.... تاکہ بعد میں کوئی شک نہ کرے.... اس طرح اس نے اس نامعلوم آدمی کے کہنے پر ایسا کیا.... اور آپ نے نیا ملازم رکھا.... ادھر اس نامعلوم آدمی نے ہی نئے

لازم یعنی سراج احمد کو بھیجا تھا.... آپ نے اسے رکھ لیا.... اب اس معلوم آدمی نے اسے ایک مائیکرو کیمرہ دیا.... اس کیمرے سے اس نے پ کے بیٹے کی فلمیں بنائیں.... اور اس کے حوالے کیں"۔

"آخر کیوں.... آخر کیوں"۔ سیٹھ قاسم چلائے۔

"وہ فلمیں اس نوجوان کو دکھائی گئیں.... جو آپ کے سامنے بڑھا پڑا ہے"۔

"کیا.... کیا مطلب.... یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں.... آپ ہوش ں تو ہیں.... اگر یہ میرا بیٹا نہیں.... تو میرا بیٹا کہاں ہے.... اور اس کی کل وصورت بالکل میرے بیٹے جیسی کیوں ہے.... کوئی آدمی نقل تو کر لتا ہے.... لیکن شکل صورت کیسے کسی دوسرے کی بنا سکتا ہے"۔ سیٹھ اسم چیخنے کے انداز میں کہتے چلے گئے۔

"آج کی دنیا میں یہ بھی ناممکن نہیں رہا.... پلاسٹک سرجری نے ں مسئلے کا بھی حل نکال لیا"۔

"آخ.... آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟"

"اس نامعلوم آدمی نے جب اس نوجوان کو پوری طرح ماہر بنا یا.... تب اس نے آپ کے بیٹے کو اغوا کر لیا.... کار سمیت اور پھر کار میں اس نوجوان کو بٹھا کر آپ کے گھر بھیج دیا.... اور آپ کو اس تبدیلی کا پتا تک نہ چل سکا"۔

"نن نہیں.... نہیں.... نہیں.... یہ نہیں ہو سکتا.... یہ.... یہ غلط

ہے.... جھوٹ ہے"۔ سیٹھ قاسم پوری قوت سے چلا اٹھے۔

پھر کمرے میں موت کا سناٹا چھا گیا.... ہر کوئی خاموش تھا.... اس قت سیٹھ صاحب نے محسوس کیا.... ان کی چیخیں بے جان تھیں.... وہ ا وجہ اس قدر زور لگا کر چیخے تھے.... انسپکٹر جمشید کی بات پر تو انہیں لے ہی یقین آ چکا تھا.... لہٰذا وہ تھکے تھکے انداز میں بولے۔

"تب پھر انسپکٹر صاحب.... مم.... میرا.... میرا بیٹا کہاں ہے؟"

"افسوس! میں اس سوال کا جواب نہیں دینا چاہتا"۔

"یہ آپ نے کیا کہا.... آپ جواب نہیں دینا چاہتے.... گویا آپ و معلوم تو ہے.... میرے بیٹے کے بارے میں.... لیکن آپ بتانا نہیں اہتے"۔

"ہاں! یہی بات ہے"۔

"نہیں نہیں نہیں"۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا.... اب ان ی سمجھ میں ان کی بات پوری طرح آ گئی تھی۔

کتنی دیر وہ روتے رہے، سسکیاں لیتے رہے.... پھر روتے ے بولے۔

"میرے بیٹے کی لاش کہاں ہے؟"

"ابھی یہ معلوم کرنا باقی ہے.... آپ کے اطمینان کے لیے ہم ں نوجوان کے منہ سے آپ کو سنوا دیتے ہیں"۔

"ہاں بھئی.... جو کچھ میں نے بتایا.... وہ درست ہے یا غلط"۔

www.Urdufanz.com

"بالکل درست ہے.... میں عاصم میاں نہیں ہوں"۔

"سنا آپ نے"۔ انہوں نے کہا.... پھر اس سے بولے۔

"اور ان کا بیٹا عاصم میاں کہاں ہے؟"

"سرور روڈ.... کوٹھی نمبر تین سو دو میں"۔ اس نے کہا۔

"اس.... اس کا مطلب ہے.... وہ زندہ ہے"۔ مارے خوشی کے قاسم سیٹھ اچھل پڑا۔

"نہیں.... وہ زندہ نہیں ہے"۔

"کیا کہا.... زندہ نہیں ہے"۔

"ہاں! وہاں اس کوٹھی میں وہ آپ کو مردہ حالت میں ہی مل سکے گا"۔

"نن نہیں.... نہیں مجھے اس قدر خوفناک خبریں نہ سناؤ.... انسپکٹر صاحب.... چلیے.... جلدی.... شاید وہ زندہ ہو"۔

"ہاں .... چلیے"۔

پہلے انہوں نے اپنی خفیہ فورس کے چند نوجوانوں کو وہاں بلایا۔ ان دونوں نقلی نوجوانوں کو ان کے حوالے کیا اور سیٹھ قاسم کو ساتھ لے کر سرور روڈ پہنچے.... لیکن وہاں پولیس موجود تھی.... آفیسر وغیرہ ختم کر کے جا چکے تھے۔

پولیس کو دیکھ کر ان سب کا ماتھا ٹھنکا۔

"آپ لوگ یہاں کیوں موجود ہیں؟"

انسپکٹر جمشید نے ایک پولیس مین سے پوچھا۔

"سر! یہاں سے چند انسانی ڈھانچے ملے ہیں"۔ اس نے بتایا۔

اس کی بات سنتے ہی سیٹھ قاسم تڑپ کے گرے۔

اور بے ہوش ہو گئے۔

عین اس لمحے انسپکٹر جمشید زور سے اچھلے۔

○☆○

www.Urdufanz.com

کیا!!!

انہوں نے فوراً اکرام کو فون کیا.... ان کی آواز سنتے ہی اکرام نے چونک کر کہا۔

"اف مالک.... آپ کہاں تھے.... ہم کس قدر پریشان ہیں"۔

"کیوں.... کیا ہوا؟" وہ بولے۔

"آپ فوراً دفتر آجائیں.... حالات بہت سنگین ہیں"۔

"محمود اور فرزانہ کہاں ہیں؟"

"بس آپ یہاں آجائیں"۔

"سرور روڈ سے ملنے والے ڈھانچے کہاں ہیں؟"

"ہسپتال میں"۔

"اچھا ہم آرہے ہیں"۔

"پھر وہ سیٹھ قاسم سمیت دفتر پہنچے.... اس کوٹھی کی کہانی سن کر.... وہ دھک سے رہ گئے.... اور مجرم کی دھمکی نے تو انہیں سناٹے کر دیا.... پھر وہ بولے۔

"اچھا خیر.... اب جب اس کا فون آئے گا.... میں اس سے با

ت کر لوں گا.... پہلے تو سیٹھ صاحب کو وہ ڈھانچے دکھانا ہیں"۔

"ٹھیک ہے.... آپ یہاں ٹھہریں.... نہ جانے فون کس وقت آ جائے.... میں انہیں ہسپتال لے جاتا ہوں"۔

"ٹھیک ہے"۔ انہوں نے کہا۔

اکرام سیٹھ قاسم کو لے کر چلا گیا.... عین اس وقت فون کی گھنٹی بجی.... انہوں نے ریسیور اٹھانے سے پہلے ایکس چینج والا بٹن دبا دیا.... پھر ریسیور اٹھایا۔

"انسپکٹر جمشید بات کر رہا ہوں"۔

"آپ کو میرا پیغام ملا"۔

"اگر آپ وہی نامعلوم آدمی ہیں تو"۔

"ہاں! میں وہی ہوں.... اس کیس سے بالکل لاتعلق ہو جائیں.... اس صورت میں محمود اور فرزانہ آپ کو زندہ سلامت مل جائیں گے.... ورنہ ان کے بھی آپ کو ڈھانچے ہی ملیں گے"۔

"میں غور کر کے بتاؤں گا"۔

"اور آپ کب بتائیں گے"۔

"کل کسی وقت"۔ وہ بولے۔

"اچھی بات ہے.... اب میں کل فون کروں گا"۔

"لیکن ایک بات لکھ لیں آپ بھی"۔ انسپکٹر جمشید سرد آواز میں بولے۔

www.Urdufanz.com

"کیا؟"

"اور وہ یہ کہ اگر محمود اور فرزانہ کو ذرا بھی تکلیف پہنچائی.... تو پھر مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا"۔

"خیر.... کل بات کریں گے"۔

"اچھی بات ہے"۔

پھر جونہی اکرام واپس لوٹا وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

"کیا رہا بھئی"۔

"سیٹھ صاحب یقین سے کچھ نہیں کہہ سکے.... کہ ان ڈھانچوں میں ان کے بیٹے کا ڈھانچہ ہے یا نہیں"۔

"ہاں ٹھیک ہے.... وہ یقین سے کہہ بھی کیسے سکتے ہیں.... خیر اصل مجرم جب ہاتھ آئے گا.... اس سے معلوم کریں گے.... اور آؤ بھی چلیں.... چلو فاروق"۔

"لیکن سر.... جانا کہاں ہے؟"

"ہمارے پاس صرف کل تک کا وقت ہے.... میں نے مجرم جواب دینے کے لیے کل تک کی مہلت مانگی ہے.... لہٰذا یہ کیس کل سے پہلے ختم کرنا ہے.... اور اب تم بتاؤ.... اس کے لیے سب سے پہلے کیا قدم اٹھانا چاہیے"۔

"جی.... کیا فرمایا.... کیا قدم اٹھانا ہو گا"۔

"ہاں! میں نے یہی کہا.... کیا قدم اٹھانا ہو گا"۔

"مہربانی فرما کر آپ ہی بتا دیں"۔ اکرام نے بوکھلا کر کہا۔

"فاروق تم بتاؤ؟"

"جی.... میں بتاؤں.... آپ تو جانتے ہیں ابا جان.... اس قسم کے کام فرزانہ ہی کرتی ہے"۔ اس نے گھبرا کر کہا۔

"تم بتاتے ہو یا دوں ایک ہاتھ"۔

"جی اچھا.... آپ ہاتھ نہ دیں.... میرے پاس پہلے ہی دو ہاتھ ہیں.... جہاں تک میرا خیال ہے.... اب ہمیں اس پلاسٹک سرجری کے ماہر کو تلاش کرنا چاہیے.... جس سے وہ کام لیتا ہے.... غالباً اس کی نظروں سے چھپ کر وہ یہ کام نہیں کر سکتا.... لہٰذا وہ ضرور اسے جانتا ہو گا"۔

"بہت خوب فاروق.... اور میں شہر کے چند مشہور پلاسٹک سرجری کے ماہرین کو جانتا ہوں.... ویسے جو کم ماہر ہیں یا کم مشہور ہیں.... ہم ان سے بھی ملیں گے"۔

جلد ہی ان کی کار ایک عالی شان کوٹھی کے سامنے رکی.... دروازے پر ایک بڑا سا بورڈ نصب تھا.... اس پر لکھا تھا.... ڈاکٹر ارشاد احمد خان ماہر پلاسٹک سرجری.... اس کے نیچے اس کی ڈگریوں کی لائن تھی.... باہر ایک باوردی مسلح چوکیدار موجود تھا۔

"ہمیں ڈاکٹر صاحب سے ملنا ہے"۔

"گاڑی اندر ہی لے جائیں.... دائیں طرف استقبالیہ کا کمرہ

www.Urdufanz.com

ہے.... ان سے رابطہ کریں.... وہ آپ کو ڈاکٹر صاحب سے ملاقات کا وقت لے دیں گے"۔

"جی اچھا"۔ وہ بولے۔

پھر اندر آئے.... استقبالیہ میں اس وقت کوئی اور ملاقاتی موجود نہیں تھا۔

"ہمیں ڈاکٹر صاحب سے ملنا ہے"۔

"آپ اپنے نام پتے وغیرہ لکھوا دیں.... آپ کو ملاقات کا وقت دے دیا جائے گا.... اس روز آپ ملاقات کر سکیں گے"۔

"جی نہیں.... ہمیں ابھی اور اسی وقت ملنا ہے.... ہمارا تعلق پولیس سے ہے.... اور ہم ایک کیس کے سلسلے میں ملنے کے لیے آئے ہیں.... یہ میرا کارڈ آپ ڈاکٹر صاحب کو دیں اور جلد آ کر بتائیں ہمارے پاس وقت زیادہ نہیں ہے"۔

"ج.... جی اچھا"۔ کلرک نے بوکھلا کر کہا اور اندر چلا گیا۔

جلد ہی اس کی واپسی ہوئی۔

"آئیے جناب"۔

وہ انہیں اندر لے آیا.... کوٹھی اندر سے محل نما تھی.... ایک عالی شان کمرے میں بٹھا کر وہ چلا گیا.... جلد ہی انہوں نے قدموں کی آواز سنی.... پھر ایک لمبے قد کا پیلے سے رنگ کا آدمی داخل ہوا۔

"ڈاکٹر ارشاد احمد خان آپ کے سامنے ہے.... فرمایئے۔

کو مجھ سے کیا کام ہے؟"

"تشریف رکھیے ڈاکٹر صاحب.... میں انسپکٹر جمشید ہوں.... یہ میرے اسسٹنٹ، سب انسپکٹر اکرام ہیں.... اور یہ میرے بیٹے ہیں فاروق احمد"۔

"شکریہ"۔ اس نے کہا اور بیٹھ گیا۔

"یہ میرے اسسٹنٹ ہیں.... کیا آپ ان کو دیکھ کر ایک شخص کو بالکل ان جیسا بنا سکتے ہیں؟"

"کیا مطلب؟" اس نے چونک کر ان کی طرف دیکھا.... انہیں گھورا بھی۔

"میرا سوال بالکل سیدھا سادا ہے.... پھر سنئے"۔ یہ کہہ کر انہوں نے اپنا سوال دہرایا.... وہ سن کر سوچ میں ڈوب گیا.... پھر بولا۔

"ایسا ناممکن نہیں.... مطلب یہ کہ ایسا کیا جا سکتا ہے.... لیکن اس کام میں بہت زیادہ محنت کرنا پڑے گی"۔

"کیا آپ نے کبھی ایسا کوئی کام کیا ہے؟"

"ابھی تک اتفاق نہیں ہو سکا"۔

"دیکھئے.... جو بات بھی کہیں.... سوچ سمجھ کر کہیں.... بعد میں اگر آپ کا بیان غلط ثابت ہو گا.... تو یہ بات آپ کے لیے نقصان دہ گی"۔ ان کے لہجے میں دھمکی تھی۔

"کیا مطلب.... میں سمجھا نہیں"۔

www.Urdufanz.com

آپ کا کہنا یہ ہے کہ آپ نے ایسا کوئی کیس نہیں کیا.... یعنی ایک انسان کی بالکل نقل تیار نہیں کی.... لیکن اگر یہ بات ثابت ہو گئی تو پھر آپ کو گرفتار کیا جائے گا"۔

"میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا"۔

"اچھی بات ہے.... ہم یقین کر لیتے ہیں.... اس شہر میں جتنے پلاسٹک سرجری کے ماہر ہیں.... ان کے نام پتے لکھوا دیں"۔

"گنتی کے چند ایک ہیں.... میرا خیال ہے زیادہ سے زیادہ سات ہیں.... اور جس قسم کے کام کی بات آپ کر رہے ہیں.... اس کام کے ماہر ہیں پروفیسر جمال"۔

"چلیے.... ان کا بھی نام پتا لکھوا دیں.... ہم ان سے بھی مل لیتے ہیں.... آپ بھی اپنا فون نمبر لکھوا دیں"۔

ڈاکٹروں کے نام پتے اور فون نمبرز لکھ کر وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

"ہماری وجہ سے آپ کو زحمت ہوئی.... امید ہے.... معاف فرمائیں گے"۔

"ایسی کوئی بات نہیں.... قانون کی مدد کرنا تو ہر شہری کا فرض ہے"۔

"بہت بہت شکریہ"۔

وہ باہر نکل آئے.... اب ان کا رخ پروفیسر جمال کی طرف ہو گیا.... لیکن گاڑی چلانے سے پہلے انہوں نے ایکس چینج کو ڈاکٹر ارشاد

احمد خان کے نمبر نوٹ کروا دیے.... اور ہدایت دے دی کہ ڈاکٹر صاحب کسی کو فون کریں.... اس فون کو بھی ٹیپ کیا جائے گا.... اور کوئی ڈاکٹر صاحب کو فون کرے.... اس پیغام کو بھی ٹیپ کیا جائے گا"۔

پھر وہ پروفیسر جمال کی کوٹھی پہنچے.... اس کی کوٹھی ڈاکٹر ارشاد سے بھی بڑی تھی.... یہ دیکھ کر انسپکٹر جمشید بولے۔

"اس کا مطلب ہے.... یہ لوگ بہت زیادہ کماتے ہیں"۔

"جی ہاں! ایک ایک مریض سے یہ تو بے تحاشہ رقوم وصول کرتے ہیں"۔

اس کوٹھی کے دروازے پر کوئی مسلح پہرے دار موجود نہیں تھا.... نہ دروازے کے دوسری طرف کوئی تھا.... لہٰذا انہیں گھنٹی بجانا پڑی.... دو منٹ بعد ایک ملازم باہر نکلا۔

اس نے ایک نظر ان پر ڈالی.... پھر بولا۔

"ڈاکٹر صاحب بہت مصروف ہیں.... ایک ماہ سے پہلے کسی کو وقت نہیں مل رہا.... اگر آپ ایک ماہ کے بعد کا وقت لینا پسند کریں تو اندر استقبالیہ میں چلے جائیں.... ورنہ یہیں سے لوٹ جائیں"۔

"شکریہ.... استقبالیہ کس طرف ہے؟"

"تشریف لائیے"۔

وہ انہیں ایک کمرے میں لے آیا.... یہاں کئی کلرک کام میں مصروف تھے.... ایک طرف تین مرد اور ایک عورت بیٹھے نظر آئے۔

www.Urdufanz.com

"یہ لوگ بھی ایک ماہ بعد کا وقت لینے کے لیے تیار ہیں جناب"۔

"اوہ اچھا.... ٹھیک ہے"۔ ایک کلرک نے چونک کر کہا.... ان پر ایک نظر ڈالی اور پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

ملازم چلا گیا تو انسپکٹر جمشید بولے۔

"ملازم کا بیان درست نہیں"۔

"جی.... کیا مطلب؟"

"میں نے کہا ہے.... ملازم کا بیان درست نہیں"۔

"میں سمجھا نہیں"۔

"ہمیں پروفیسر جمالی صاحب سے ابھی اور اسی وقت ملنا ہے"۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔

"یہ ایسے ہو سکتا ہے کہ ہمارا تعلق پولیس سے ہے.... ہم ان سے پلاسٹک سرجری کرانے نہیں آئے"۔

"تب پھر آپ نے ملازم سے غلط بیانی کیوں کی؟" کلرک نے منہ بنایا۔ "میں نے اس سے غلط بیانی نہیں کی.... اس نے میری بات کا مطلب غلط سمجھا"۔

"اوہ اچھا.... خیر.... فرمائیے.... آپ کیا چاہتے ہیں؟"

"بتا چکا ہوں.... آپ فوری طور پر ہمارے کارڈ ان تک پہنچائیں.... ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے"۔

"او کے"۔ اس نے کہا اور کارڈ لے کر چلا گیا۔

پھر جلد ہی اس کی واپسی ہوئی۔

"آئیے جناب"۔ اس نے کہا۔

وہ انہیں اندر کی طرف لے چلا.... کوٹھی کے برآمدے سے گزرتے ہوئے انہیں عجیب سا احساس ہو رہا تھا.... تمام کی تمام کوٹھی سنگ مرمر سے بنائی گئی تھی اور انہیں یوں لگ رہا تھا جیسے وہ تاج محل کی سیر کر رہے ہوں.... آخر انہیں ایک کمرے میں لایا گیا.... یہاں ایک بہت بڑی اور اونچی کرسی میں پروفیسر جمال بیٹھا تھا.... اس کے سامنے ایک بہت بڑی اور بھاری میز بچھی تھی، اس میز پر عجیب و غریب چیزیں رکھی تھیں.... شاید یہ پلاسٹک سرجری کے آلات تھے۔

ڈاکٹر ان ان پر ایک نظر ڈالی.... پھر انہیں بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

"فرمائیے.... کیسے تشریف لائے؟"

"آپ ڈاکٹر جمال ہیں؟" انسپکٹر جمشید نے پوچھا۔

"اس میں تو کوئی شک نہیں"۔ وہ مسکرایا۔

"ہم نے سنا ہے.... آپ بہت بڑے ماہر ہیں پلاسٹک سرجری کے"۔

"لیکن میں نے سنا ہے کہ آپ کوئی کیس کرانے نہیں آئے"۔

"اس میں شک نہیں"۔ انسپکٹر جمشید نے اسی کے انداز میں

www.Urdufanz.com

کہا.... اس کا منہ بنایا۔

"آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟"

"کیا آپ مجھ جیسا چہرہ.... بالکل مجھ جیسا چہرہ کسی دوسرے کا بنا سکتے ہیں"۔

"ہاں! یہ ممکن ہے"۔ اس نے کہا۔

"کیا آپ نے ایسا کام اب تک کیا ہے.... کسی نوجوان کے چہرے کی کاپی تیار کی ہے.... یعنی بالکل اس نوجوان جیسا دوسرا نوجوان تیار کیا ہے؟"

"بھلا کوئی ایسا کیوں کرائے گا.... اور میں ایسا کیوں کروں گا"۔ اس نے حیران ہو کر کہا۔

"اگر کوئی نامعلوم آدمی آپ کو پیش کش کرے.... کہ وہ آپ کو منہ مانگی فیس دے گا.... آپ ایک نوجوان کے چہرے کو سو فیصد ایک دوسرے نوجوان کے چہرے جیسا بنا دیں.... تو آپ کیا کریں گے"۔

"میں پھر کہوں گا.... کوئی ایسا کیوں کرائے گا؟"

"کوئی مجرمانہ ذہن کا آدمی ایسا کام کرا سکتا ہے.... مثلاً" وہ چاہتا ہے.... اس کا بیٹا یا اس کا رشتہ دار یا اس کا ایک ساتھی فلاں شخص کے بیٹے کی جگہ لے لے.... تاکہ اس کے کاروبار کا مالک بن جائے"۔

"اس صورت میں میں یہ کام نہیں کروں گا.... کیونکہ ایسا کرنا جرم ہو گا"۔ اس نے کہا۔

"اگر وہ نامعلوم آدمی وجہ بتائے بغیر آپ سے ایسا کام لینے کی کوشش کرے"۔

"تب بھی میں انکار کروں گا.... اس لیے کہ اس سے جرم کی بو آتی ہے"۔

"شکریہ.... کیا آپ نے آج تک ایسا کوئی کام نہیں کیا؟"

"بالکل نہیں"۔

"اگر کسی وقت یہ بات ثابت ہو گئی تو؟"

"تب میں قانون کا مجرم ہوں گا.... اور آپ آکر مجھے گرفتار کر لیجیے گا"۔ اس نے مسکرا کر کہا۔

"شکریہ.... اب ہم اجازت چاہیں گے"۔

"بس.... یہی معلوم کرنا تھا"۔

"جی ہاں! یہی معلوم کرنا تھا"۔ وہ مسکرائے اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

اپنی کار میں بیٹھتے ہوئے وہ بولے۔

"کیا خیال ہے فاروق.... اکرام"۔

"کچھ کہا نہیں جا سکتا"۔

"خیر.... اب ہم تیسرے ڈاکٹر سے مل لیں ذرا"۔

پلاسٹک سرجری کے تیسرے ڈاکٹر کا نام خاور جاوید تھا.... خاور جاوید نے انہیں پریشان نظروں سے دیکھا.... اور فکر مند ہو کر بولا۔

www.Urdufanz.com

"میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟"

"کیا آپ ایک نوجوان کے چہرے جیسا چہرہ کسی دوسرے نوجوان کا بنا سکتے ہیں"۔

"میں اتنا بڑا ماہر نہیں.... اس کام کے ماہر پروفیسر جمال ہیں.... ان کے پاس جائیں"۔

"آپ کیا کر لیتے ہیں؟" انہوں نے برا سا منہ بنایا۔

"میں.... کسی کا ایکسی ڈنٹ ہو جاتا ہے.... یا جلنے سے چہرہ خراب ہو جاتا.... تو میں اس کے چہرے کی پلاسٹک سرجری کر دیتا ہوں.... بہت حد تک اس کا چہرہ درست ہو جاتا ہے.... اور بس.... میں تو اس قسم کے کام کرتا ہوں"۔

"تب پھر آپ کو گھبرانے کی کیا ضرورت پڑ گئی؟"

"نہیں تو.... میں گھبرا تو نہیں رہا"۔

"چہرے پر گھبراہٹ کے آثار صاف نظر آ رہے ہیں"۔

"شاید.... اس لیے کہ آپ کا تعلق پولیس سے ہے.... میں پولیس والوں سے بہت ڈرتا ہوں.... حالانکہ میں نے کبھی کوئی مجرمانہ کام نہیں کیا.... پولیس والوں کے بارے عجیب و غریب کہانیاں سننے میں آتی ہیں.... شاید ان کہانیوں کا میرے دماغ پر اثر ہے.... کوئی پولیس والا ملنے کے لیے آ جائے.... تو مجھ پر گھبراہٹ طاری ہو جاتی ہے"۔

"ہوں خیر.... آپ فکر نہ کریں.... تو یہ بات صاف ہے.... آپ

ایک مکمل چہرہ نہیں بنا سکتے.... یعنی اگر میں کہوں کہ میرے چہرے جیسا چہرہ فلاں کا یا میرے اس ساتھی کا بنا دیں تو آپ نہیں بنا سکتے"۔

"ہاں! یہ درست ہے.... لیکن اس کام کے ماہر ڈاکٹر جمال ہیں"۔

"ہوں اچھا شکریہ"۔

وہ اٹھے ہی تھے کہ ٹھٹک کر رک گئے.... ڈاکٹر کے کمرے میں ایک عجیب سی آواز ابھری تھی۔

"یہ آواز کیسی تھی؟" وہ چونک اٹھے۔

"میرے پالتو طوطے کی.... وہ دوسرے کمرے میں ہے"۔

"آپ نے سنا تھا.... اس نے کیا کہا تھا.... جھوٹا جھوٹا"۔

"جی ہاں! یہ اس کی عادت ہے.... بس جھوٹا جھوٹا کہتا رہتا ہے"۔

"اس نے آپ کو جھوٹا کہا یا ہمیں؟"

"ہم میں سے کسی کو بھی نہیں.... بس یہ اس کی عادت ہے"۔

"کیا ہم اس طوطے کو دیکھ سکتے ہیں؟"

"اوہ ہاں ضرور.... کیوں نہیں.... آئیے میرے ساتھ دوسرے کمرے میں چلنا پڑے گا آپ کو"۔

"چلیے پھر"۔

پھر وہ اس کے ساتھ دوسرے کمرے میں آ گئے.... یہاں ایک

www.Urdufanz.com

بڑے سے پنجرے میں ایک بڑا اور گہرے سبز رنگ کا طوطا بیٹھا تھا۔۔۔ اس کی چونچ بالکل سرخ تھی۔

"میاں مٹھو۔۔۔ آپ نے کیا کہا تھا۔۔۔ ذرا پھر سے کہئے"۔ ڈاکٹر خاور اس کے نزدیک جا کر بولا۔

"جھوٹا۔۔۔ جھوٹا۔۔۔ جھوٹا"۔ طوطا بولا۔

"دیکھا آپ نے"۔ ڈاکٹر خاور ہنسا۔

"ہاں! دیکھا۔۔۔ میاں مٹھو۔۔۔ آپ نے جھوٹا کسے کہا؟"

"ڈاکٹر صاحب کو۔۔۔ ڈاکٹر صاحب جھوٹے۔۔۔ جھوٹے۔۔۔ جھوٹے"۔ طوطا بولا۔

ڈاکٹر گھبرا گیا۔۔۔ اس نے چیخ کر کہا۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے میاں مٹھو۔۔۔ میں تمہیں ذبح کر دوں گا"۔

"جھوٹے۔۔۔ آپ جھوٹے۔۔۔ جھوٹے"۔ طوطا پھر بولا۔

"یہ پاگل ہے۔۔۔ بالکل پاگل۔۔۔ میں آج اسے باہر نکال کر ذبح کر دوں گا۔۔۔ الو کا پٹھا۔۔۔ مجھے جھوٹا کہہ رہا ہے"۔

"جھوٹے۔۔۔ آپ جھوٹے۔۔۔ جھوٹے"۔

"انہوں نے کیا جھوٹ بولا ہے میاں مٹھو؟"

"یہ جھوٹے۔۔۔ جھوٹے۔۔۔ جھوٹے"۔ طوطا بولا۔

"شاید یہ اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا"۔ فاروق ہنسا۔

"ہاں اور کیا۔۔۔ بس اس نے ایک لفظ رٹ لیا ہے۔۔۔ وا

طے ایک ہی بات نہیں رٹتے رہتے"۔

"خیر۔۔۔ ہم چلتے ہیں۔۔۔ آپ اس بے چارے کو ذبح نہ کریں"۔ انسپکٹر جمشید نے ڈاکٹر کو کہا۔

"یہ میرا طوطا ہے"۔

ڈاکٹر نے نفرت زدہ انداز میں طوطے کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر آپ ضرور اسے ذبح کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ تو پھر یہ ہمیں دے ں۔۔۔ ہم سے اس کی قیمت لے لیں"۔

انسپکٹر جمشید نے ایک تجویز پیش کی۔

"لے جائیں۔۔۔ اسے۔۔۔ قیمت کی بھی ضرورت نہیں۔۔۔ پنجرے یت لے جائیں"۔ اس نے جل کر کہا۔

"جھوٹے۔۔۔ جھوٹے۔۔۔ جھوٹے"۔ طوطا بولا۔

"لے جائیں اسے"۔ ڈاکٹر خاور چلایا۔

اور پھر فاروق نے پنجرہ اتار لیا اور وہ اس کو لے کر باہر کی ف چلے۔۔۔ باہر آ کر انہوں نے پنجرہ گاڑی میں رکھ دیا۔

"پہلے ہم اس پنجرے کو گھر کیوں نہ پہنچا دیں"۔

فاروق نے تجویز پیش کی۔

"رہنے دیتے ہیں گاڑی میں"۔ انسپکٹر جمشید بولے۔

"وہ جھوٹا۔۔۔ ماہر۔۔۔ بہت بڑا ماہر"۔ طوطا بولا۔۔۔ اس بار اس وب زور لگا کر کہا۔

www.Urdufanz.com

وہ چونک اٹھے۔

"ہک.... کون بہت بڑا ماہر"۔

انسپکٹر جمشید نے طوطے سے بڑے میٹھے لہجے میں پوچھا۔

"ڈاکٹر خاور.... پلاسٹک سرجری کا بہت بڑا ماہر ہے"۔

طوطے نے اپنے مخصوص انداز میں جواب دیا۔

"کیا!!!"

وہ ایک ساتھ چلائے۔

○☆○

میاں مٹھو

"میاں مٹھو.... یہ آپ نے کیا کہہ دیا ہے؟"

"جا کر چیک کر لیں.... اس کی ڈگریاں.... لیکن وہ کسی کو بتاتا ... "۔

"اوہ.... اوہ"۔ وہ بولے۔

پھر وہ گاڑی سے اتر آئے.... ملازم کے ذریعے اندر پہنچے۔

"اب کیا جناب"۔ ڈاکٹر خاور نے بھنا کر کہا۔

"آپ کے طوطے کا کہنا ہے کہ آپ پلاسٹک سرجری کے بہت ... ے ماہر ہیں.... لیکن یہ بات آپ کسی کو بتاتے نہیں"۔ انسپکٹر جمشید ... کہا۔

"اوہو.... تو کیا یہ جرم ہے.... میں اپنے آپ کو بہت بڑا ماہر ... لوانا پسند نہیں کرتا.... بس.... بات صرف اتنی سی ہے"۔

"ہوں.... خیر.... آپ اپنی ڈگریاں دکھائیں ذرا"۔

"ان کی کیا ضرورت پڑ گئی آپ کو؟" اس نے ناخوشگوار انداز ... کہا۔

www.Urdufanz.com

"ضرورت ہو یا نہ ہو..... ہم دیکھیں گے"۔

"اچھی بات ہے"۔

اس نے اپنی ڈگریوں کی فائل منگوا لی..... انہوں نے ڈگریوں نوٹ کیا اور باہر نکل آئے..... پھر انہوں نے پروفیسر جمال کو فون کیا اور ڈاکٹر خاور کی ڈگریاں گنواتے ہوئے بولے۔

"کیا یہ صاحب بھی اس قابل ہیں..... کہ ایک چہرے کی ہو کاپی تیار کر سکیں"۔

"ان ڈگریوں کو دیکھ کر میں حیرت زدہ ہوں"۔

"کیوں..... کیا ہوا جناب؟" انہوں نے پوچھا۔

"میرا خیال تھا..... اس شہر میں مجھ سے بڑا پلاسٹک سرجری کا کوئی نہیں..... لیکن ڈاکٹر خاور تو مجھ سے بھی بڑے ڈاکٹر ہیں..... ا بات مجھے ابھی معلوم ہوئی ہے..... کیا آپ نے ان کے سرٹیفکیٹ آنکھوں سے دیکھے ہیں..... یا یہ اس نے زبانی بتائے ہیں"۔

"اس نے تو زبانی بھی نہیں بتائے تھے..... یہ تو اس کے م کی وجہ سے ہوا"۔

"میں سمجھا نہیں"۔ وہ حیرت زدہ انداز میں بولا۔

اب مختصر طور پر بتا کر وہ وہاں سے نکل آئے..... اس کے انہوں نے پلاسٹک سرجری کے چوتھے ماہر سے بھی ملاقات کی..... ا نام ڈاکٹر فوزی تھا۔

ڈاکٹر فوزی انہیں بہت شریف اور سیدھا ڈاکٹر محسوس ہوا، اس نے صاف صاف بتا دیا کہ وہ ایسا کام کرنے کا ماہر ہرگز نہیں ہے..... وہ تو بس چھوٹے موٹے کیس کرتا ہے..... زیادہ تر حادثات کے بگڑے ہوئے کیس۔

"اچھا یہ بتا دیں..... اس شہر میں یہ کام کون کر سکتا ہے"۔

"ڈاکٹر جمال"۔ اس نے کہا۔

"لیکن کیوں..... ڈاکٹر خاور کیوں نہیں؟"

"میری معلومات کے مطابق تو وہ اتنا بڑا ماہر نہیں ہے"۔

"کیوں جناب..... کیا آپ نے ان کی ڈگریاں دیکھی ہوئی ہیں؟"

"جی نہیں..... ہم ایک دوسرے کی ڈگریاں نہیں دیکھتے"۔ وہ مسکرایا۔

"تو پھر میں دکھاتا ہوں..... آپ کو ان کی ڈگریاں"۔

ڈگریاں دیکھ کر وہ اچھل پڑا اور حیرت زدہ انداز میں بولا۔

"اگر یہ ڈگریاں واقعی انہوں نے حاصل کی ہیں..... تب وہ ڈاکٹر جمال سے بڑے ڈاکٹر ہیں"۔

"خیر..... آپ تو پھر ایسا کام کر ہی نہیں سکتے نا"۔

"بالکل نہیں"۔ اس نے فوراً کہا۔

"شکریہ"۔ یہ کہ کر وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

پانچویں ڈاکٹر کا نام ڈاکٹر صبوری تھا۔ اس نے انہیں ناک بھوں

www.urdufanz.com

چڑھا کر دیکھا.... اور تند لہجے میں بولا۔

"میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔

انسپکٹر جمشید نے اسے بتایا کہ وہ کیا چاہتے ہیں.... وہ فوراً بولا۔

"ہاں میں ایسا کام کر سکتا ہوں"۔

"کیا کہا.... کیا آپ ایک انسان کا چہرہ دوسرے انسان کا بنا

ہیں؟"

"کہا ہے نا.... بنا سکتا ہوں"۔

"تب آپ ڈاکٹر جمال سے بڑے ڈاکٹر ہیں؟" وہ بولے۔

"وہ میرے مقابلے میں کیا چیز ہے.... کچھ بھی نہیں"۔

"کیا آپ نے چند ایسے کیس کیے بھی ہیں؟"

"افسوس نہیں.... آج تک ایسا کوئی کیس نہیں آیا.... یہی

مجھے حسرت ہے.... میں دنیا کو اپنا کمال دکھانے کے لیے بے چ

ہوں"۔

"آخر کون سا کمال؟"

"ایک نوجوان میرے پاس بٹھا دیں.... ایک دوسرا نوجوان

دیں.... اب اگر آپ یہ کہیں کہ میں ایک کا چہرہ بالکل دوسرے کا

تو میں یہ کام بخوبی کر سکتا ہوں"۔

"یہی تو سوال ہے صبوری صاحب کوئی ایسا کیوں کرانا چاہے

"اوہ"۔ وہ چکرا کر رہ گیا۔

"ہاں بتائیں.... کوئی ایسا کیوں کرانا چاہے گا"۔

"اس پر تو میں نے غور ہی اب کیا ہے.... آپ کے پوچھنے پر....
واقعی کوئی ایسا کیوں کرے گا.... کسی کو کیا ضرورت ایسا کرنے کی"۔ اس
نے پریشان ہو کر کہا۔

"کیا کبھی کسی نامعلوم آدمی نے آپ کو فون کیا.... کہ وہ ایک
ایسا کام کرنا چاہتا ہے"۔

"جی نہیں.... بالکل نہیں"۔

"کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ نے آج تک کوئی ایسا کام نہیں
کیا.... نہ کسی نامعلوم آدمی کے لیے.... اور نہ کسی جانے پہچانے آدمی
کے لیے"۔

"ہاں نہیں کیا"۔ اس نے کہا۔

"اچھی بات ہے.... اگر کسی وقت آپ کا یہ بیان غلط ثابت ہوا
تو ہم آپ کو گرفتار کرنے کے لیے آ جائیں گے"۔

"جج.... جی.... کیا مطلب؟"

"بس مطلب نہ پوچھیں"۔

وہ وہاں سے بھی اٹھ کر چلے آئے۔ اس کے بعد بھی وہ دو
ڈاکٹروں سے ملے.... لیکن وہ بہت معمولی ماہر تھے۔

"اکرام! ان سب کی دن رات نگرانی شروع کرا دو.... ان کے
فون بھی ٹیپ ہونے چاہئیں"۔

www.Urdufanz.com

"جی اچھا"۔ اکرام نے کہا۔

"لیکن اب.... اب ہم کیا کریں؟" فاروق نے پریشان ہو کر کہا۔

"کرنے کیلیے اب ہمارے پاس کوئی کام نہیں رہ گیا شاید.... اس کیس میں تفتیش کے راستے بند نظر آتے ہیں.... مجرم ضرورت سے زیادہ چالاک ہے.... اس نے اپنا کوئی سراغ نہیں چھوڑا.... لیکن وہ کوئی نہ کوئی غلطی ضرور کرے گا"۔

"اصل مسئلہ محمود اور فرزانہ کا ہے"۔ فاروق نے کہا۔

"ہاں واقعی.... میرا خیال ہے.... اب ہم خان رحمان اور پروفیسر داؤد کو بلالیں.... ان کے بغیر مزا نہیں آ رہا"۔ انسپکٹر جمشید نے کہا۔

"میں بھی یہی کہنے کے لیے پر تول رہا تھا"۔

"حد ہو گئی.... اس میں پر تولنے کی کیا ضرورت پڑ گئی تمہیں"۔ انہوں نے منہ بنایا۔

فاروق اور اکرام مسکرانے لگے.... پھر اکرام بھی چلا گیا نگرانی کے انتظامات کرنے کے لیے.... اور انہوں نے خان رحمان اور پروفیسر صاحب کو فون کر دیا.... پھر گھر لوٹ آئے.... بیگم جمشید نے انہیں دیکھتے ہی پوچھا۔

"گویا! آپ ابھی تک ان دونوں کو تلاش نہیں کر سکے"۔

"نہیں بیگم.... لیکن بہت جلد ہم انہیں تلاش کر لیں گے.... فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں"۔

جلد ہی وہاں خان رحمان اور پروفیسر داؤد آ گئے.... وہ بھی پریشان لگ رہے تھے.... وہ دن گزر گیا.... پھر رات گزر گئی.... اور وہ مزید کوئی کام نہ کر سکے.... پھر مجرم کا فون آیا.... وہ کہہ رہا تھا۔

"ہاں! آپ نے جو مہلت مانگی تھی.... وہ تو ہو گئی ختم.... اب آپ کیا کہتے ہیں؟"

"مجھے آپ کی شرط منظور ہے"۔

"کیا مطلب؟" اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"حیران کس بات پر ہوئے آپ؟"

"میرا خیال تھا کہ آپ میری بات نہیں مانیں گے"۔

"بس مان لی.... آپ ان دونوں کو چھوڑ دیں"۔

"پہلے آپ الفاظ دہرائیں.... جو میں کہتا ہوں"۔

"ہاں بتائیں"۔

"آپ کہیں.... میں اور میرے بچے اور آپ کے ماتحت اس کیس پر اب بالکل کام نہیں کریں گے"۔

انسپکٹر جمشید چکرا گئے.... ان کا خیال تھا کہ وہ صرف ان سے یہ عہد لے گا اور وہ محمود، فاروق اور فرزانہ کو کھلی چھٹی دے دیں گے.... کہ وہ اس کیس کو حل کریں۔

"یہ کیا بات ہوئی.... آپ صرف مجھ سے عہد لیں"۔

"نہیں.... محمود، فاروق اور فرزانہ بھی کم خطرناک نہیں ہیں"۔

www.Urdufanz.com

"او کے.... میں میرے بچے اور میرے ماتحت اب اس کیس پر کام نہیں کریں گے"۔ انہوں نے الفاظ دہرائے۔

"بس ٹھیک ہے.... آپ چونکہ وعدے کے پکے ہیں.... اور سچے انسان ہیں.... اس لیے میں آپ کی زبان پر اعتبار کر رہا ہوں"۔

"شکریہ! لیکن ایک بات رہ جاتی ہے"۔

"اور وہ کیا؟"

"اب جو کوئی بھی اس کیس پر کام کرے گا.... وہ مجھ سے اور میرے بچوں سے کیس کے بارے میں تمام تر باتیں معلوم کرنا چاہے گا.... ہمیں تمام باتیں اسے بتانا ہوں گی"۔

"آپ پوری طرح آزاد ہیں.... آپ اور آپ کے بچے کسی کو کچھ بھی بتاتے رہیں.... بتانے میں خوب زور لگائیں.... مشورے دیں.... تجاویز دیں.... اس کی کوئی پابندی نہیں ہے.... میں تو بس چاہتا ہوں کہ آپ عملی طور پر کوئی کام نہ کریں"۔

"اچھی بات ہے.... ہم عملی طور پر اس کیس پر کام نہیں کریں گے.... زبانی طور کرنے کی اجازت آپ ہمیں خود دے رہے ہیں"۔

"بالکل"۔ اس نے فوراً کہا۔

"میں ان دونوں کو چھوڑ رہا ہوں.... شہر کی کسی سڑک پر پڑے مل جائیں گے.... کوئی شخص انہیں دیکھ کر آپ کو فون کر دے گا"۔

"اس طرح تو کوئی نہ جانے کب فون کرے گا.... کیا یہ بہتر

نہیں، کہ آپ خود ہمیں فون کر دیں کہ وہ دونوں ہمیں کہاں ملیں گے"۔ انہوں نے کہا۔

"اچھا.... پہلے میں انہیں وہاں پہنچا دوں.... پھر فون کر دوں گا"۔

"شکریہ"۔ وہ بولے۔

آدھ گھنٹے بعد فون موصول ہوا.... وہ کہہ رہا تھا۔

"وہ آپ کو تیسرے پل کے نیچے درختوں کے درمیان ملیں گے"۔

وہ خان رحمان کی گاڑی میں دوڑ پڑے.... پل کے پاس پہنچ کر انہوں نے درختوں کے درمیان انہیں تلاش کرنا شروع کر دیا.... آخر ایک جگہ وہ پڑے مل گئے.... انہیں باندھا ہوا تھا اور منہ بھی بند تھے۔

انہیں کھولا گیا.... پھر گاڑی میں سوار کرایا گیا.... اور وہ گھر کی طرف روانہ ہوئے.... محمود اور فرزانہ ابھی تک بے ہوش تھے.... انسپکٹر جمشید کی جیب میں چند ہومیوپیتھک دوائیں ہر وقت موجود رہتی تھیں.... انہوں نے ان میں سے ایک دوا ان کے منہ میں ٹپکائی.... چند منٹ بعد انہوں نے آنکھیں کھول دیں۔

"ہم.... ہم کہاں ہیں؟" محمود نے کمزور آواز میں کہا۔

"گاڑی میں"۔

"ارے.... یہ تو اپنے فاروق بھائی کی آواز ہے"۔ فرزانہ نے چونک کر کہا اور ان کی طرف دیکھا۔

www.Urdufanz.com

"ہم.... ہم یہاں کیسے آئے؟"

"ایک معاہدے کے تحت.... لیکن تم دونوں پھنس کیسے گئے تھے"۔

"نیلی روشنی"۔

"نیلی روشنی.... کیا مطلب؟"

"جان نکال لینے والی نیلی روشنی.... جس سے ایک دو بار پہلے بھی ہمارا واسطہ پڑ چکا ہے.... ہم تعاقب کرتے ہوئے.... ایک کوٹھی تک پہنچے تھے.... نگرانی کرنے والا اس کوٹھی میں داخل ہوا تھا.... میں نے محمود سے کہا کہ وہ نیچے اتر کر کوٹھی کا نمبر نوٹ کرے.... تاکہ ہم وہاں کے لیے انکل کو فون کر دیں.... اور وہ کسی کو بھیج کر اس کوٹھی کی نگرانی شروع کرا دیں.... لیکن دروازے پر پہنچ کر محمود ایک خوفناک آدمی کی گرفت میں آ گیا۔

"کیوں.... کیا وہ بہت طاقت ور تھا"۔

"جی.... پتا نہیں.... طاقت تو اس نے خرچ کی ہی نہیں تھی.... وہ خوفناک حد درجے تھا.... پتا نہیں.... کیا بات تھی کہ اسے دیکھ کر ہی میں خوف میں مبتلا ہو گیا.... اور بعد میں یہی حال فرزانہ کا ہوا"۔

"جی ہاں ابا جان.... یہی بات ہے.... اس پر ہم اب تک حیرت زدہ ہیں کہ ان دونوں میں ایسی کیا بات تھی.... ویسے تعارف کراتے ہوئے انہوں نے بتایا تھا کہ وہ آدم خور ہیں.... ان کی کوٹھی میں تہہ

خانہ بھی ہے.... جس میں انسانی ڈھانچے موجود ہیں اور بدبو اس قدر کہ بتائی نہیں جا سکتی"۔

"اس کوٹھی کے تہہ خانے سے ڈھانچے نکالے جا چکے ہیں.... لیکن وہاں سے وہ خوفناک آدمی گرفتار نہیں کیے گئے.... وہ پہلے ہی وہاں سے نکل چکے تھے"۔ انسپکٹر جمشید نے انہیں بتایا۔

"اور باقی رہا خوف کا مسئلہ.... اس نیلی روشنی کی وجہ سے انہوں نے خوف محسوس کیا تھا.... کیونکہ وہ نیلی روشنی جہاں انسان کو کمزور کرتی ہے.... وہاں خوف میں بھی مبتلا کرتی ہے.... اس میں کچھ ایسی ریز ہوں گی جو انسان کے دماغ پر اثر کرتی ہوں گی"۔ پروفیسر داؤد بولے۔

"لیکن انکل.... جب خوفناک ملازم کوٹھی کے باہر نکلا تھا.... اس وقت تو وہاں نیلی روشنی نہیں تھی.... نیلی روشنی تو اندر کمرے میں تھی"۔

"اوہ ہاں.... یہ بات بھی ہے.... تب وہ خوفناک آدمی کسی خاص علم کا ماہر ہو گا.... شاید ہپناٹزم کا"۔ پروفیسر داؤد نے کہا۔

"ہاں! اس بات کا زیادہ امکان ہے"۔ انسپکٹر جمشید نے تائید کی۔

"لیکن تم دونوں بلب توڑ کر اس کوٹھی سے نکل آئے تھے۔ پھر تم ان کلاشن کوفوں والوں کے قابو میں کس طرح آ گئے"۔

"یہ سب اچانک ہوا.... کلاشن کوفوں والے ہمیں خطرناک محسوس ہوئے تھے.... اس لیے ہم نے سوچا تھا کہ موقع محل دیکھ کر وار

www.Urdufanz.com

کریں گے..... لیکن پھر اس کے بعد ہمیں موقع نہیں ملا..... ارے ہاں یاد آیا..... انکل اکرام..... گاڑی ڈرائیو کرنے والے کی آواز مجھے جان پہچانی محسوس ہوئی تھی"۔

"کیا..... تو وہ مارا"۔ اکرام اچھل پڑا۔

پھر وہ دفتر سے آوازوں کا ریکارڈ لے آیا..... ایک ایک کر کے محمود اور فرزانہ نے سب آوازیں سنیں..... پھر ایک آواز سنتے ہی محمود بول اٹھا۔

"وہ..... وہ یہی تھا"۔

"بہت خوب! یہ شوبا ہے..... بہت ماہر ڈرائیور..... صرف جرائم پیشہ لوگوں کی گاڑیاں چلانے کا شوقین"۔ اکرام نے کہا۔

"اور یہ ہمیں کہاں ملے گا؟" انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"لیکن ابا جان..... ہم تو اس کیس پر اب کام کر ہی نہیں سکتے..... نہ انکل اکرام کر سکتے ہیں"۔ فرزانہ نے پریشان ہو کر کہا۔

"فکر نہ کرو..... میں نے اس کا حل سوچ لیا ہے..... ہم اس سے کیا ہوا عہد نبھائیں گے"۔

"لیکن کیسے؟"

"اس بار کی مہم میں پروفیسر صاحب اور خان رحمان کے حوالے کرتا ہوں..... باقی کیس یہ حل کریں گے"۔

"کیا!!!" وہ سب ایک ساتھ بولے۔

"ہاں! اب یہی ہو گا..... اکرام بتاؤ..... شوبا کہاں ملے گا؟"

"زیادہ تر ہوٹل نور میں ملتا ہے"۔

"کیا!!!" وہ ایک ساتھ بولے۔

"وہاں سے تو ہم پہلے ہی مکڑی کو نہیں پکڑ سکے تھے اور اب تک مکڑی غائب ہے"۔

"اس کیس کا مجرم بہت ہوشیار اور باخبر ہے..... اس نے جونہی دیکھا کہ ہم کیس کی راہ پر ہیں..... اس نے مکڑی اور مکڑی جیسے دوسرے لوگوں کو غائب ہونے کا حکم دے دیا..... نقلی گوگی بھی تو پھر ہمیں نظر نہیں آیا"۔

"ضرور یہی بات ہے"۔

"تب پھر پروفیسر صاحب اور خان رحمان..... آپ دونوں ابھی اور اسی وقت ہوٹل نور پہنچ جائیں..... وہاں شوبا سے ملاقات کرنے کی کوشش کریں..... میں یہیں رہ کر آرام کرنے پر مجبور ہوں"۔ انسپکٹر جمشید نے برا سا منہ بنایا۔

"بہت خوب! مزا آ گیا..... یہ ہوئی نا بات..... مجرم ہو تو ایسا..... مجھے یہ مجرم بہت زیادہ پسند آیا ہے..... کاش وہ پکڑا نہ جائے"۔

"کک..... کیا کہہ رہی ہو بیگم..... مجرم نہ پکڑا جائے"۔

"اوہ سوری! غلط بات منہ سے نکل گئی..... اب میں دعا کرتی ہوں کہ وہ پکڑا جائے"۔

www.Urdufanz.com

"چلو خیر"۔ وہ مسکرا دیے۔

پھر خان رحمان اور پروفیسر داؤد اٹھ کھڑے ہوئے۔

"تت.... تو کیا ہم واقعی جائیں"۔ پروفیسر داؤد بولے۔

"تو اور کیا.... میں منع کر رہا ہوں"۔

"یار اکرام.... آپ نے صرف آواز سنوائی ہے.... تصویر نہیں دکھا سکتے اس کی"۔ پروفیسر داؤد نے کہا۔

"جی ہاں! کیوں نہیں.... تصاویر والا ریکارڈ بھی میرے پاس موجود ہے"۔

"ارے تو پھر.... دکھائیں نا.... تاکہ ہمیں ہوٹل نور میں کوئی دقت پیش نہ آئے"۔

"بہت خوب"۔

پھر اکرام نے تصاویر والا البم بھی وہیں منگوا لیا.... ان دونوں کو شوبا کی تصویر دکھائی گئی.... انہوں نے اس کی شکل و صورت ذہن میں بٹھالی.... پھر جانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"یار جمشید.... کہیں تم ہم سے مذاق تو نہیں کر رہے"۔

"بالکل نہیں.... ہم چونکہ عہد کر چکے ہیں.... لہٰذا اس کیس کے سلسلے میں عملی طور پر خود کوئی قدم نہیں اٹھائیں گے.... اکرام بھی پابند ہے.... لہٰذا آپ کو جانا ہو گا"۔

"اچھی بات ہے.... لیکن خیال رہے.... ہم نہ تو تم لوگوں کی

طرح لڑ بھڑ سکتے ہیں.... نہ عقل کو چکرا دینے والی چالیں چل سکتے ہیں.... بلکہ ہم تو جاسوس ہیں ہی نہیں"۔

"لیکن جاسوسوں کی صحبت میں تو رہتے ہیں"۔

"ہاں! یہ ضرور ہے"۔

"تو اسی صحبت سے کام چلانے کی کوشش کریں"۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"اچھا اللہ مالک ہے.... ہم جا رہے ہیں.... ہمارے لیے دعا کرنا.... ویسے جاتے جاتے ایک بات کہہ دوں جمشید"۔ خان رحمان نے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"ضرور.... کیوں نہیں"۔ وہ مسکرائے۔

"ہم بہت گھبراہٹ اور خوف محسوس کر رہے ہیں"۔

"کوئی ضرورت نہیں"۔ انسپکٹر جمشید نے منہ بنایا۔

"کیا مطلب جمشید.... کس چیز کی کوئی ضرورت نہیں"۔

"خوف اور گھبراہٹ محسوس کرنے کی.... میں آپ دونوں کے چہرے پر میک اپ کیے دیتا ہوں"۔

"اوہ اچھا.... یہ زیادہ مناسب رہے گا"۔

میک اپ کرا کے وہ وہاں سے روانہ ہوئے.... جونہی دونوں ہوٹل میں داخل ہوئے.... حیرت زدہ رہ گئے.... ان کی آنکھیں مارے حیرت کے پھیل گئیں۔

○☆○

www.Urdufanz.com

کوٹی

"یار رحمان خان.... یہ ہم کیا دیکھ رہے ہیں؟" پروفیسر داؤد نے گڑبڑائی ہوئی آواز میں کہا۔

"وہ تو ہم بعد میں دیکھیں گے داؤد پروفیسر صاحب.... پہلے یہ بتائیں.... آپ نے میرا نام غلط کیوں لیا.... یا یوں کہ لیں، نام کی ترتیب کیوں بدل دی"۔ خان رحمان نے آنکھیں نکالیں۔

"اور تم نے کیا یہ نہیں کیا"۔ پروفیسر بھی تیز لہجے میں بولے۔

"میں نے تو آپ سے بدلہ لیا ہے"۔ خان رحمان نے منہ بنایا۔

"جب بدلہ لے لیا تو شکایت کیسی"۔ پروفیسر ہنسے۔

"جواب معقول ہے.... میں شکایت واپس لیتا ہوں"۔

"تب پھر اب ہم آتے ہیں اس طرف کہ ہم یہ کیا دیکھ رہے ہیں.... کونے والی میز پر جو حضرات بیٹھے ہیں.... اگرچہ ان کی شکلیں اور صورتیں جانی پہچانی نہیں ہیں.... لیکن پھر بھی جانی پہچانی کیوں ہیں.... سوال تو یہ ہے"۔

"یہ سوال بھی براہ راست انہی سے کیوں نہ پوچھ لیں؟"

"اوہ ہاں! یہ ٹھیک رہے گا"۔

وہ اس طرف بڑھتے ہی چلے گئے.... اس میز پر چار نوعمر لڑکے اور ایک لڑکی بیٹھے تھے.... اور آپس میں اس طرح باتوں میں مصروف تھے کہ کھانے کی طرف بھی ان کا دھیان نہیں تھا.... اگرچہ میز پر کھانا لگا ہوا تھا.... گویا وہ کھا کم رہے تھے اور باتیں زیادہ کر رہے تھے.... نزدیک پہنچ کر پروفیسر داؤد نے کہا۔

"کھانے کے دوران باتیں نہیں کرتے"۔

"لیکن جناب کھانا ہم صرف دکھاوے کے طور پر کھا رہے ہیں"۔ ان میں سے ایک نے کہا۔

"کیا کہا.... نمائشی طور پر کھا رہے ہو.... یہ کیا بات ہوئی؟"

"ہمیں ہال میں بیٹھنا تھا.... کسی وجہ سے.... سو ہم آ کر بیٹھ گئے.... لیکن یہ کھانے کا ہال ہے.... یہاں ہر کوئی کھانا کھاتا ہے.... خالی نہیں بیٹھتا.... اس لیے مجبوراً ہم نے کھانا منگوا لیا.... اب جب منگوا لیا تو کسی قدر کھانا کھا بھی رہے ہیں.... لیکن آپ کون ہوتے ہیں یہ پوچھنے والے"۔

"میرا نام خان رحمان ہے"۔ پروفیسر داؤد بولے۔

"نن نہیں.... یہ.... یہ بات درست نہیں ہے"۔ خان رحمان نے بوکھلا کر کہا۔

"اوہ میں بھول گیا.... ان کا نام پروفیسر داؤد ہے"۔ پروفیسر داؤد

www.Urdufanz.com

نے گڑبڑا کر کہا۔

"ارے باپ رے.... یہ آپ کو کیا ہو گیا ہے پروفیسر صاحب"۔

"وہ بھی جاسوسی نہیں کی نا.... جاسوسوں کے ساتھ ضرور رہتے ہیں.... لیکن ان کے بغیر کبھی اس قسم کے کام کیے نہیں.... اس لیے گھبراہٹ سوار ہو گئی ہے"۔

"آپ کن کی بات کر رہے ہیں.... ارے مم.... مگر نہیں.... پہلے آپ تشریف تو رکھیں.... اے بھائی بیرا صاحب.... ذرا آپ دو کرسیاں تو یہاں اور لگا دیں"۔

"میرا نام بھائی بیرا نہیں ہے.... شاہ زور بیرا ہے"۔

"اوہ! آپ کا نام شاہ زور ہے"۔ خان رحمان چونکے۔

"ہاں بالکل.... آپ کو کوئی اعتراض ہے"۔ بیرے نے منہ بنایا۔

"ہرگز نہیں.... اس میں اعتراض کی کون سی بات ہے.... میری طرف سے تو چاہے آپ کا نام منہ زور کیوں نہ ہو.... میں تو پھر بھی اعتراض نہیں کروں گا"۔

"بہت خوب! جواب پسند آیا"۔ لڑکی بولی۔

"شاہ زور صاحب.... کیا آپ دو کرسیاں"۔

"ہاں ہاں! سن لیا ہے.... لگا رہا ہوں"۔

"یہ آپ سے کچھ خوش نظر نہیں آتے"۔

"ہم نے بہت معمولی سے کھانے کا آرڈر دیا ہے.... پہلی بات تو

یہ ہے.... کہ بھوک نہیں.... دوسری زیادہ اہم بات یہ کہ جیب میں پیسے بہت کم ہیں.... بیرے صاحب کو ہم سے کوئی خاص ٹپ ملتی نظر نہیں آتی"۔

"اوہ اچھا.... یہ بات ہے.... خیر آپ لوگ فکر نہ کریں.... بیرے کو خوش کرنے کی ہم کوشش کر لیں گے"۔

یہ کہ کر انہوں نے بیرے کو اشارے سے قریب بلایا.... وہ ایک کرسی اٹھا کر پہلے ہی اس طرف آ رہا تھا۔

"آ تو رہا ہوں.... اب آپ مجھ سے اور کیا چاہتے ہیں"۔ اس نے جھلا کر کہا۔

"ہم آپ سے یہ چاہتے ہیں کہ.... خان صاحب.... آپ بتا دیں.... ہم ان سے کیا چاہتے ہیں"۔

"وہ.... وہ.... اسے کیا کہتے ہیں.... ہاں یاد آیا.... تعاون چاہتے ہیں"۔

"تعاون.... کس قسم کا"۔ بیرا چونکا۔

"بس ہر قسم کا.... ویسے تو مجھے نہیں معلوم.... تعاون کس کس قسم کا ہوتا ہے"۔ پروفیسر بوکھلا اٹھے۔

"بہرحال جس جس قسم کا تعاون ہو سکتا ہے.... ہم وہ سب چاہتے ہیں"۔

"آپ کو شاید معلوم نہیں"۔ بیرا رازدارانہ انداز میں بولا۔

"اور وہ کیا ہے.... جو ہمیں معلوم نہیں"۔

www.urdufanz.com

"یہاں معمولی سے معمولی تعاون کی بھی فیس مقرر ہے"۔ یہ کہتے ہوئے ہیرے نے منہ بنایا۔

"واہ.... مزا آ گیا.... یہ ہوئی نا بات"۔ خان رحمان خوش ہو گئے۔

"مزا یہاں کہاں سے آ گیا اور کیسے آ گیا؟" لڑکی نے چونک کر کہا۔

"مزے کا کیا ہے.... وہ تو آ ہی جایا کرتا ہے.... کسی نہ کسی بہانے"۔ خان رحمان نے اسے گھورا۔

"یہ آپ مجھے اس طرح کیوں گھور رہے ہیں"۔ لڑکی گھبرا گئی۔

"ہم.... مجھے کسی اور طرح گھورنا نہیں آتا"۔ خان رحمان گھبرا گئے۔

"ابھی آپ نے میری بات سن کر کہا تھا.... واہ مزا آ گیا.... تو کس بات پر مزا آیا تھا آپ کو؟" ہیرے نے گویا یاد دلایا۔

"ابھی آپ دوسری کرسی نہیں لائے.... جب لے آئیں گے.... تب بتاؤں گا"۔ خان رحمان نے کہا۔

"وہ میں ابھی لے آتا ہوں"۔

وہ تیر کی طرح گیا اور کرسی لے آیا.... اب وہ دونوں بھی بیٹھ گئے۔

"اب آپ میری بات کا جواب دیں"۔ ہیرا بولا۔

"آپ نے کہا تھا نا.... یہاں معمولی سے معمولی تعاون کی بھی فیس مقرر ہے.... چلیے بتائیں.... تعاون کی کیا فیس مقرر ہے؟"

"لیکن کس قسم کا تعاون.... سوال تو یہ ہے"۔

"فرض کیا.... ہم آپ سے کچھ معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں"۔

"تو کر لیں.... ہر بات سو روپے کی ہو گی"۔

"دھت تیرے کی"۔ پروفیسر داؤد نے جھلا کر کہا۔

"کیوں کیوں جناب.... آپ کو غصہ آ گیا.... کیا یہ زیادہ فیس ہے؟"

"نہیں.... بہت کم.... میرا خیال تھا کہ آپ دو چار ہزار کی بات کریں گے.... لیکن آپ نے بات بھی کی تو صرف سو روپے کی"۔

"اس کی وجہ ہے.... فرض کیا آپ دس باتیں پوچھتے ہیں.... تو میرا تو بن گیا ہزار روپیہ اور یہ کم نہیں ہیں"۔

"چلیے خیر.... ہمیں یہ بات منظور ہے.... جب آپ ہماری باتوں کے جواب دینے کے لیے تیار ہوں گے.... ہم آپ کو تعاون کی رقم ادا کر دیں گے"۔

"میں تو ہر وقت تیار ہوں"۔

"او کے.... ذرا اس تصویر کو دیکھیے.... یہ کس کی ہے؟"

خان رحمان نے شوبا کی تصویر نکالی۔

www.Urdufanz.com

"یہ دو باتیں ہو گئیں"۔ بیرا مسکرایا۔

"کیا مطلب؟" خان رحمان چونکے۔

"اس سوال میں پہلی بات یہ ہے کہ اس تصویر کو دیکھیں.... یہاں تک ہو گیا سو روپے.... آگے چلتے ہیں.... یہ تصویر کس کی ہے.... جب میں یہ بتاؤں گا تو یہ ہو جائیں گے دو سو روپے"۔

"ٹھیک ہے آپ بتائیں.... آپ کو تعاون کی پوری فیس ادا کی جائے گی"۔

"یہ شوبا ہے.... ایک بہترین ڈرائیور"۔ اس نے فوراً کہا۔

"یہ ہمیں کہاں مل سکے گا؟"

"یہ آپ کو کئی جگہ مل سکتا ہے"۔ اس نے کہا۔

"اوہو تو بتائیں نا.... کہاں کہاں"۔ پروفیسر داؤد بولے۔

"ایک پتا بتانے کی فیس سو روپے.... دس پتے بتانے کی فیس ہزار روپے"۔ اس نے آنکھیں نچائیں۔

"حد ہو گئی.... آپ کو تو بس فیس کی پڑی ہے.... ساری بات مکمل کر لیں اور پھر ایک ہی بار فیس بتا دیجیے گا"۔

"اچھی بات ہے.... لکھ لیں پتے"۔

"لیکن آپ صرف وہ پتے لکھوائیں.... جہاں وہ واقعی ملتا ہو"۔

"ایک پتا تو اسی ہوٹل کا لکھ لیں"۔ وہ مسکرایا۔

"حد ہو گئی.... اس پتے کو لکھنے کی کیا ضرورت ہے"۔

"چلیے زبانی یاد کر لیں اور دوسرے پتے لکھ لیں"۔

اس نے دس پتے لکھوا دیے.... پھر اپنی فیس لے کر چلا گیا۔

"ہاں! اب آپ بتائیں.... آپ کون لوگ ہیں؟" خان رحمان نے ان پانچوں کی طرف دیکھا۔

"پہلے آپ بتائیں.... آپ دونوں کون ہیں؟" ان میں سے ایک نے کہا۔

"ہم کیوں بتائیں؟" پروفیسر داؤد نے منہ بنایا۔

"تب پھر ہم کیوں بتائیں؟"

"اس طرح تو معاملہ حل نہیں ہو گا.... خیر.... جہاں تک میرا خیال ہے.... تم لوگ شوکی برادرز ہو.... اگرچہ تم میک اپ میں ہو.... اور میک اپ میں کافی مہارت سے کام لیا گیا ہے.... لیکن ہماری نظروں سے تم بچ نہیں سکے.... کہہ دو کہ تم شوکی برادرز ہو"۔

"اور آپ دونوں پروفیسر انکل اور انکل خان رحمان ہیں.... آپ دونوں کے میک اپ اگرچہ مہارت سے کیے گئے ہیں.... ہم آپ کو دیکھ کر واقعی نہیں پہچان سکے تھے.... لیکن.... آپ لوگوں نے جب بات کی تو آپ اپنی آوازیں مکمل طور پر بدل نہیں سکے.... اس لیے ہم فوراً پہچان گئے تھے.... یہ شوبا کا کیا چکر ہے؟"

"پہلے یہ بتاؤ.... تم یہاں کیسے نظر آ رہے ہو"۔

"انکل نے فون کیا تھا کہ ادھر آ جاؤ.... یہاں تم لوگوں کو ایک

کیس حل کرتا ہے.... اس پر ہم نے کہا کہ پھر ہماری فیس کا کیا ہو گا.... وہ تو ملے گی نہیں.... اس پر انہوں نے کہا تھا کہ بھاری فیس ملے گی.... لہٰذا ہم ادھر آ گئے"۔

"لیکن ادھر کیوں.... گھر کیوں نہیں آئے"۔

"تاکہ ہمارا ان سے کوئی تعلق ظاہر نہ ہو.... مجرم بہت چالاک لگتا ہے.... انکل کی ہدایت یہی تھی کہ گھر نہ آنا.... ہوٹل نور میں ٹھہرنا"۔

"ارے.... انہوں نے ہوٹل نور کا نام لیا تھا"۔ خان رحمان چونکے۔

"ہاں! اسی لیے تو ہم یہاں نظر آ رہے ہیں"۔

"اوہ اچھا خیر.... تب تو مزا رہے گا.... اب ہم مل کر کام کریں گے.... اور ہماری الجھن دور ہو گئی"۔

"پتا نہیں.... آپ کیا کہہ رہے ہیں"۔

"کیا جمشید نے تمہیں حالات بھی بتائے تھے؟"

"نہیں.... صرف یہاں آ کر ہوٹل نور میں ٹھہرنے کی ہدایت کی تھی"۔

"ہم سمجھ گئے.... یہ کام ہمیں کرنا ہو گا.... میرا خیال ہے.... اب ہمیں کمرے میں چلنا چاہیے.... تم لوگوں کا کمرہ کون سا ہے؟"

"کمرہ نمبر ۱۱"

"چابی ہمیں دو.... پہلے ہم اٹھیں گے"۔

"بھئی واہ.... آپ تو پورے جاسوس ہوتے جا رہے ہیں"۔ شوکی مسکرایا۔

"مجبوری ہے"۔ خان رحمان نے منہ بنایا۔

"اس میں مجبوری کہاں سے ٹپک پڑی"۔

"بھئی ٹپکنے کی بھی ایک ہی کہی.... کوئی چیز بھی کسی وقت بھی ٹپک سکتی ہے"۔ پروفیسر بولے۔

"بھئی واہ.... آپ تو باتیں بھی محمود، فاروق اور فرزانہ صاحبان کے انداز میں کر رہے ہیں"۔

"اب کیا کریں.... مجبور جو ہو گئے ہیں"۔

"اچھا یہ لیں چابی.... اب کمرے میں ہی باتیں کریں گے.... میرا خیال ہے.... کوئی شخص ہمیں بری طرح گھور رہا ہے"۔

"معلوم نہیں.... ابھی میں نے یہ اندازہ نہیں لگایا.... اس کے لیے مجھے ادھر ادھر دیکھنا پڑے گا.... اور اسے شک ہو جائے گا.... جب کہ میں چاہتا ہوں.... ہم پر کسی کو شک نہ ہو.... آخر ہمیں میک اپ میں بلانے کی کوئی تو وجہ ہو گی.... اور اگر ہمیں پہچان لیا گیا.... تو پھر میک اپ کا مقصد فوت ہو جائے گا"۔

"بات معقول ہے.... ہم جاتے ہیں"۔

دونوں اٹھے اور کمرہ نمبر ۱۱ کی طرف چلے، شوکی نے اشارے سے

www.Urdufanz.com

بتا دیا تھا کہ کمرہ کس طرف ہے۔

"یار خان رحمان.... مم.... مجھے ڈر لگ رہا ہے"۔

"حیرت ہے"۔ خان رحمان نے منہ بنایا۔

"حیرت کس بات پر ہے"۔

"ڈر لگنے پر.... آخر آپ کو ڈر کیوں لگ رہا ہے.... جب کہ مجھے ڈر نہیں لگ رہا"۔

"ہاں واقعی.... اصول کے تحت تو تمہیں بھی ڈر لگنا چاہیے"۔ پروفیسر مسکرائے۔

"تو کیا اب میں زبردستی اپنے اوپر ڈر سوار کرا لوں"۔

"اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا"۔

"اب تو شوکی برادرز یہاں ہمارے ساتھ کام کریں گے.... لہذا ڈرنے کی ضرورت نہیں"۔

"ان کی موجودگی میں ڈر بھاگتا نہیں.... جمشید وغیرہ کی موجودگی میں البتہ ہم نے آج تک ڈر محسوس نہیں کیا"۔

"ہوں خیر.... اللہ مالک ہے.... جب اوکھلی میں سر دیا تو پھر موسلوں کا کیا ڈر"۔

"اوہ! اس ضرب المثل میں بھی ڈر کا لفظ آ گیا"۔ پروفیسر داؤد گھبرا گئے۔

"اگر آپ کے ڈرنے اور گھبرانے کا یہی حال رہا.... تو کر لی ہم

نے جاسوسی"۔

"اب ہم کیا جاسوسی کریں گے.... جاسوسی تو اب شوکی برادر کریں گے.... لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آئی.... کہ جمشید نے ان کی بجائے کامران مرزا پارٹی کو کیوں نہیں بلایا"۔

"یا تو وہ لوگ مصروف ہوں گے.... یا پھر جمشید نے بلانا ہی انہیں مناسب خیال کیا ہو گا.... انہیں دیکھ کر مجرم نہیں چونکے گا"۔

"انسپکٹر کامران مرزا بھی میک اپ میں آتے تو مجرم کیسے چونکتا"۔

"اس سوال کا جواب تو پھر جمشید ہی دے سکے گا"۔

"میرا خیال ہے.... ہمیں اس طرح آپس میں نام نہیں لینے چاہئیں.... دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں"۔

"اوہ ہاں! اب ہم ان کے نام نہیں لیں گے.... اور اپنے نام بھی فرضی لیں گے"۔

اسی وقت وہ کمرہ نمبر گیارہ کے سامنے پہنچ گئے.... خان رحمان نے تالا کھولا اور اندر داخل ہو گئے.... ان کے پیچھے پروفیسر داؤد تھے.... اور پھر انہیں اپنے رونگٹے کھڑے ہوتے محسوس ہوئے.... کمرے میں کوئی موجود تھا۔

○☆○

www.Urdufanz.com

جال میں

جونہی دونوں اٹھ کر گئے.... ایک آدمی تیر کی طرح ان کی میز پر آیا۔

"کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں؟"

"جی ہاں.... ضرور.... ہم تو بس اٹھ رہے ہیں"۔

"نہیں.... آپ نہیں اٹھ رہے"۔ اس نے کہا۔

انہوں نے اسے گھور کر دیکھا.... وہ انہیں کافی خوفناک اور خطرناک لگا۔

"آپ نے کیا فرمایا.... ہم نہیں اٹھ رہے.... اس بات کا مطلب.... ہماری سمجھ میں نہیں آیا"۔ شوکی نے ہمت کر کے کہا.... ویسے اس کا دل بیٹھا جا رہا تھا۔

"میرے ہاتھ میں جو پائپ ہے.... یہ دراصل پائپ نہیں ہے.... اس پائپ میں ایک ننھا سا پستول فٹ ہے.... جونہی میں اس کا ٹریگر دباؤں گا.... اس میں سے زہریلی سوئیاں نکلیں گی اور تم پانچوں آن کی آن میں لمبے لیٹے نظر آؤ گے"۔

"اور یہ ہوٹل والے آپ کو کچھ نہیں کہیں گے.... پولیس آپ کو کچھ نہیں کہے گی؟" آفتاب نے جل بھن کر کہا۔

"ان لوگوں کو تو پتا بھی نہیں چلے گا کہ ہال میں ہو گیا کیا.... اس سے پہلے میں ہوٹل سے جا چکا ہوں گا"۔

"آپ چاہتے کیا ہیں؟"

"یہیں بیٹھے میری چند باتیں سن لو"۔

"چلئے پھر سنائیے"۔

"پہلی بات یہ کہ تم شوکی برادرز ہو"۔

"کون شوکی برادرز؟" شوکی کا دل دھڑکا۔

"زیادہ بننے کی کوشش نہ کرو.... یہ کیس تم لوگوں کے بس کا نہیں.... انسپکٹر جمشید نے تم لوگوں کو بلا کر غلطی کی.... ویسے وہ ہے وعدے کا پکا.... تم لوگوں کو بلا لیا.... خود واقعی اس کیس پر کام نہیں کر رہا ہے"۔

"پتا نہیں آپ کیا کہہ رہے ہیں؟"

"ہمارے باس نے اسے مجبور کر دیا ہے کہ وہ اس کیس پر کام نہیں کرے گا"۔

"یہ.... یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ رفعت کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کیوں.... ہونے کو اس دنیا میں کیا نہیں ہو سکتا"۔ اس نے مسکرا کر کہا۔

www.Urdufanz.com

وہ چونک اٹھے.... شوکی نے بوکھلا کر کہا۔

"آپ.... آپ کون ہیں"۔

"فکر نہ کرو.... میں انسپکٹر جمشید نہیں ہوں.... محمود، فاروق اور فرزانہ بھی نہیں ہوں"۔

"تب پھر؟" شوکی بولا۔

"میں ان کی ایک ایک حرکت سے واقف ہوں.... بہت غور سے مطالعہ کیا ہے میں نے ان کا.... تم لوگوں کی اور انسپکٹر کامران مرزا پارٹی کی وڈیو فلمیں بنوائی ہیں.... ان کو بار بار دیکھا ہے.... تم لوگوں کو بھی.... اور کامران مرزا کو بھی.... آوازوں کو سنا ہے.... لہٰذا اب تینوں پارٹیاں اچھے سے اچھا میک اپ کرلیں.... آواز بدل لیں.... لیکن میں پہچان لوں گا.... جو دو آدمی تمہارے کمرے کی طرف گئے ہیں.... وہ خان رحمان اور پروفیسر داؤد ہیں"۔

"ارے باپ رے.... ابھی آپ نے کیا کہا.... ہمارے باس.... اور اب اپنی بات کر رہے ہیں.... کیا آپ خود ہی اپنے باس ہیں" آفتاب نے بوکھلا کر کہا۔

اسے ایک زوردار جھٹکا لگا.... آنکھوں میں حیرت دوڑ گئی۔

"ہاں میں خود ہی باس ہوں.... لیکن میں میک اپ میں ہوں، آواز بدل کر بات کر رہا ہوں.... لیکن نہ تو تم مجھے پہچان سکتے ہو.... میری بدلی ہوئی آواز کا اندازہ لگا سکتے ہو.... یہ کام انسپکٹر جمشید کر

.... میں نے اسے گھر میں پابند کر دیا ہے.... اب وہ اس کیس میں عملی ...ر پر کوئی کام نہیں کر سکے گا.... مجھے اس کے گھر جانے کی ضرورت ...... اور وہ باہر آئے گا نہیں.... لہٰذا مجھے نہیں پہچانا جا سکے گا.... رہ ... انسپکٹر کامران مرزا.... اس نے مجھے دیکھا ہوا ہے نہیں.... انسپکٹر ...ید نے البتہ دیکھا ہوا ہے.... اس لیے پہلے میں نے اس بات کا ...ن ختم کر دیا ہے"۔

"اوہ.... اوہ"۔ ان کے منہ سے نکلا۔

"اب تم لوگ اپنے کمرے میں جا سکتے ہو.... تمہیں وہاں جا کر ...وشی ہوگی"۔ وہ ہنسا۔

"اور خوشی ہوگی.... کیا مطلب؟"

"بھئی اپنے پرانے ساتھیوں سے مل کر"۔

"اوہ ہاں"۔

"جائیے.... ورنہ کہیں میں اس پائپ کا ٹریگر نہ دبا دوں"۔

"ہمیں ٹریگر کے دبنے کی ذرا بھی پروا نہیں مسٹر باس.... تم ہمیں ...یں سکتے.... اور یہ جتنی باتیں تم نے کی ہیں.... ہم ان سے ذرا ...ی متاثر نہیں ہوئے.... ہر مجرم اسی طرح لمبی چوڑی باتیں کرتا ...شوکی نے جلے کٹے انداز میں کہا۔

"ڈر تو خیر تم رہے ہو.... ابھی تھوڑی دیر پہلے تم ڈرنے کی باتیں ...ر رہے تھے"۔

www.Urdufanz.com

وہ اور زور سے چونکے.... اس بات پر کہ اس نے ان کی باتیں کیسے سن لیں۔

"اس میں چونکنے کی بات نہیں.... ایک تو میں تمہاری میز کے بالکل قریب بیٹھا تھا.... دوسرے میرے کان میں ایک مائیکرو آلہ ہے.... اس کی مدد سے میں ہلکی سے ہلکی آواز بھی سن سکتا ہوں"۔

"اچھا شکریہ"۔ شوکی نے منہ بنا کر کہا۔

پھر وہ اٹھ کھڑے ہوئے.... اور اندر کی طرف چلے.... انہیں بار بار اس کا خیال آ رہا تھا.... شوکی کا جی چاہا.... وہ ایک بار مڑ کر اس طرف دیکھ لے.... وہ اب کیا کر رہا ہے.... وہیں بیٹھا ہے.... یا اٹھ کر چلا گیا ہے.... اس نے مڑ کر دیکھا.... وہ جوں کا توں بیٹھا تھا.... اب ان کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا.... جیسے اسے ان سے کوئی غرض نہیں تھی.... آخر وہ کمرہ نمبر ۱۱ کے سامنے پہنچ گئے.... دروازے پر ہاتھ ڈالا تو وہ اندر سے بند تھا۔

"انکل دروازہ کھولیں"۔ شوکی بولا۔

پھر اسے ایک عجیب سا احساس ہوا.... ساتھ ہی اس نامعلوم آدمی کا جملہ یاد آیا' اس نے کہا تھا.... اب تم اپنے کمرے میں جاؤ۔ وہاں جا کر تم لوگوں کو اور خوشی ہو گی.... دستک دیتے ہی انہیں لگا تھا جیسے اندر کوئی خاص بات ہوئی ہو.... وہ یک دم دیوار سے جا لگا۔ باقی ساتھیوں کو بھی دیوار سے لگ جانے کی ہدایت دی۔

اچانک دروازہ زوردار آواز کے ساتھ کھلا۔

"تشریف لے آئیں.... دیوار سے لگ کر کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں"۔ ایک اجنبی آواز ان کے کانوں سے ٹکرائی.... ساتھ ہی انہیں ایک لمبا آدمی نظر آیا.... اس کے ہاتھوں میں سیاہ رنگ کا ایک پستول تھا۔

"کیا مطلب.... آپ کون ہیں.... یہ تو ہمارا کمرہ ہے؟"

"اس ہوٹل کے تمام کمرے ہمارے ہیں.... چاہے وہ کرائے پر کسی نے بھی لیے ہوں"۔ اس نے مسکرا کر کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی؟"

"بات کی وضاحت اندر چل کر کروں گا.... جہاں تم لوگوں کے ساتھی پہلے سے موجود ہیں"۔

"اوہ اچھا.... ہاں واقعی.... انہیں تو ہم بھول ہی گئے"۔ شوکی نے جلدی سے کہا۔

"نہیں خیر.... ہم بھولے تو نہیں"۔ مکھن نے منہ بنایا۔

"ہاں! غلط جملہ منہ سے نکل گیا.... افسوس"۔ شوکی نے فوراً کہا۔

"ہائیں انکل.... یہ ان رسیوں کو کیا ہوا.... یہ آپ کے گرد کیوں لپٹ گئیں؟"

"یار شوکی.... یہ جاسوسی ہمارے بس کا روگ نہیں.... تم ذرا

www.Urdufanz.com

انسپکٹر کامران مرزا کو بلانا"۔ پروفیسر داؤد نے بھنا کر کہا۔

انہیں ہنسی آ گئی.... آج انسپکٹر جمشید ان کے ساتھ نہیں تھے، فوراً کہہ اٹھتے کہ جاسوسی ان کے بس کا روگ نہیں اور ان کے ساتھ کتنی مدت سے جاسوسی کے کام سرانجام دے رہے تھے۔

"آپ فکر نہ کریں انکل.... ہم پہلی فرصت میں انہیں رہا کریں گے.... اس وقت تو یہ صاحب کرنے نہیں دیں گے"۔

"کیا مطلب.... کرنے نہیں دیں گے.... کیوں نہیں کرنے دیں گے.... کیوں بھائی.... آپ انہیں ایک فون بھی نہیں کرنے دیں گے"

آفتاب ان کی طرف مڑا۔

"ادھر ادھر کی مت ہانکو.... اور تم بھی خود کو چپ چاپ بندھوا لو.... ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ تم لوگوں کے لیے انسپکٹر جمشید کے بلاتے ہیں؟"

"ہمیں یوں ہی رہنے دیں.... انسپکٹر کامران مرزا آ گئے تو تم لوگوں کے لیے مشکل ہو جائے گی"۔

"کوئی بات نہیں.... آنے دو انہیں بھی.... میں انسپکٹر جمشید کے ترکش کے تمام تیر ختم کر کے رہوں گا"۔

"جی.... کیا مطلب.... کیا آج کل انکل نے تیراندازی شروع کر رکھی ہے"۔ رفعت نے حیران ہو کر کہا۔

"تم اتنے بے وقوف نہیں ہو.... کہ محاورہ نہ سمجھ سکو.

محاورے کی زبان نہ سمجھ سکو"۔ اس نے جھلا کر کہا۔

"خیر.... آپ کی تعریف؟" شوکی مسکرایا۔

"باس ملے تھے آپ کو؟" اس نے آنکھیں نکالیں۔

"کون سے باس.... وہ جو ہماری میز پر آ بیٹھے تھے.... اور جنہوں نے کہا تھا کہ انہوں نے کان میں مائیکرو آلہ لگا رکھا ہے.... اس کی مدد سے وہ ہلکی سے ہلکی آواز بھی سن لیتے ہیں"۔

"ہاں وہی"۔

"وہ تو ہم سے واقعی ملے تھے.... بہت شان دار باس ہیں.... ایسے باس کم دیکھنے میں آتے ہیں"۔ آفتاب نے خوش ہو کر کہا۔

"دماغ تو نہیں چل گیا.... دشمن کی تعریف کر رہے ہو"۔ اخلاق نے اسے ٹوکا۔

"بہادر دشمن کی تعریف کرنے میں کوئی حرج نہیں"۔ مکھن نے جل کر کہا۔

"اب سے پہلے تم نے اس کی کون سی بہادری دیکھ لی"۔

"اوہ ہاں! اس طرف تو میرا دھیان گیا ہی نہیں"۔

"تمہارے دھیان میں بس یہی تو بڑی بات ہے"۔

"یہاں تم لوگوں کو اپنی باتیں کرنے کے لیے نہیں بلایا گیا"۔

"اوہ تو پھر؟" شوکی کے لہجے میں حیرت تھی۔

"تم لوگوں کو باندھ کر یہاں پہلے تمہاری مرمت کی جائے گی....

www.Urdufanz.com

پھر ایک تہ خانے میں منتقل کر دیا جائے گا.... ویسے ہم اس کو ڈھانچوں کا تہ خانہ کہتے ہیں"۔

"ارے باپ رے.... ڈ.... ڈھانچوں کا قبرستان"۔ آفتاب نے لرز کر کہا۔

"قبرستان نہیں.... تہ خانہ"۔ اس نے منہ بنا کر کہا۔

"آپ کی تعریف؟" شوکی نے منہ بنا کر کہا۔

"میرا نام مکڑی ہے.... انسپکٹر جمشید مجھے اچھی طرح جانتے ہیں.... اور میری تلاش میں بھی رہے ہیں.... لیکن تلاش کر نہیں سکے.... اب تو باس نے انہیں ویسے ہی ان کے گھر میں ایک طرح قید کر دیا ہے"۔

"آخر ایسا اس نے کیسے کیا؟"

"یہ کسی وقت اپنے انسپکٹر جمشید سے پوچھئے گا"۔

"اچھی بات ہے.... پوچھ لیں گے"۔ آفتاب نے منہ بنایا۔

"ہم لوگوں سے آپ کو آخر کیا دشمنی ہے؟" اشفاق نے جل کر کہا۔

"یہ دشمنی کیا کم ہے کہ تم لوگ ہم جیسوں کو اپنا کام نہیں کرنے دیتے.... ہر وقت ٹانگیں اڑاتے رہتے ہو.... اور بھی تو انسپکٹر ہیں.... کیوں ایسے کام نہیں کرتے.... کیوں دن رات مجرموں کے پیچھے بھاگے نہیں پھرتے.... صرف انسپکٹر جمشید اور انسپکٹر کامران مرزا ہی کیوں

رات ان چکروں میں رہتے ہیں.... اور تمہیں تو ہم کیا کہیں.... تم تو زبردستی کے جاسوس بن بیٹھے ہو.... ایک ایک ہاتھ تمہارے لگاؤں گا اور تم لمبے لیٹ جاؤ گے"۔

"تب پھر اب آپ ہمیں لمبا لٹا ہی دیں.... اس لیے کہ ہم کھڑے کھڑے تھک گئے ہیں"۔

"اوہ اچھا.... خیر.... تم لوگ بیٹھ جاؤ.... آؤ چنگو منگو.... اب ان لوگوں کو بھی باندھ دو"۔ مکڑی نے کہا۔

"چنگو منگو.... یہ کون صاحبان ہیں؟"

"دو سگے بھائی.... بلکہ جڑواں بھائی"۔

ان الفاظ کے ساتھ ہی اندرونی دروازہ کھلا اور دو غنڈے اندر داخل ہوئے.... ان کی شکل و صورت بالکل ایک تھی.... سرے سے کوئی فرق نہیں تھا۔

"اوندھے منہ لیٹ جاؤ"۔ ان میں سے ایک نے کہا۔

"کک.... کیا مطلب؟"

"اوندھے منہ لیٹنے کا مطلب نہیں سمجھتے"۔ وہ غرایا۔

"نہیں"۔ انہوں نے نفی میں سر ہلایا۔

"حد ہو گئی.... ہے کوئی تک"۔ دوسرا چلایا۔

"آپ پہلے خود لیٹ کر دکھائیں نا.... پھر ہم لیٹ جائیں گے"۔

"حد ہو گئی"۔ مکڑی چیخا۔

www.Urdufanz.com

"دیکھئے جناب! اس طرح تو آپ کر لیں گے اپنا گلا خراب..... اور کچھ نہیں تو اپنے گلے کا ہی خیال کریں"۔

"تمہاری ایسی کی تیسی"۔

یہ کہتے ہوئے مکڑی نے اس پر چھلانگ لگائی..... وہ بدک کر بھاگا..... مکڑی اپنی جھونک میں دیوار سے ٹکرایا..... اس کے جسم کو حیرت کا ایک جھٹکا لگا..... آنکھیں پھیل گئیں۔

"کیا ہوا..... آپ کو..... کس بات پر حیران ہیں"۔

"یہ..... یہ میری زد سے بچ کیسے گیا..... اس بات پر حیرت ہے مجھے..... پھرتیلا ترین آدمی نہیں بچ سکتا میرے وار سے"۔

"بری بات ہے آفتاب..... بہت بری"۔ شوکی نے اسے ڈانٹا۔

"بہت بہتر بھائی جان..... اب ایسا نہیں کروں گا"۔

"کیا مطلب..... کیسا نہیں کرو گے"۔

"اگر انہوں نے مجھ پر چھلانگ لگائی اور مجھے دبوچ لینا چاہا تو میں اس طرح بدک کا دوسری طرف نہیں جاؤں گا..... فوراً ان کے ہاتھ آ جاؤں گا"۔

"دماغ تو نہیں چل گیا"۔ شوکی بھنا اٹھا۔

"آپ نے خود ہی تو کہا ہے..... بہت بری بات ہے آفتاب بہت بری"۔

"میں نے یہ اس لیے نہیں کہا تھا"۔ شوکی نے فوراً کہا۔

"تب پھر..... آپ نے یہ کس لیے کہا تھا..... مہربانی فرما کر وضاحت کر دیں"۔

"بس پتا نہیں..... کیوں کہا تھا..... تم صبر کرو..... صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے"۔

"اب آپ صبر کے پھل کو درمیان میں لے آئے..... خیر آپ کی مرضی"۔ مکھن نے منہ بنایا۔

"اب تم لوگ بندھنے سے پہلے میرے ہاتھوں سے مار کھاؤ گے"۔ وہ غرائے۔

"اللہ اپنا رحم فرمائے"۔

اور پھر وہ حرکت میں آ گیا..... آیا بھی بہت خوفناک انداز میں..... اب اس کے منہ سے مارے غصے کے جھاگ نکل رہا تھا اور آنکھیں گویا شعلے برسا رہی تھیں..... ہاتھ اور پیر آندھی اور طوفان کی طرح چل رہے تھے..... ان کے لیے اس کے وار سے بچنا مشکل نظر آ رہا تھا..... پھر بھی وہ بجلی کی طرح ادھر سے ادھر اچھل کود کر اس کے وار بچا رہے تھے۔

یہ ہنگامہ صرف تین منٹ جاری رہ سکا..... پھر شوکی برادرز گرتے چلے گئے اور کمرے میں سکوت چھا گیا..... ایسے میں مکڑی کی آواز ابھری۔

"باندھ دو انہیں"۔

انہیں بری طرح رسیوں میں جکڑ دیا گیا۔

"اب تم لوگوں کو تہ خانے میں جانے سے کون بچائے گا؟"

www.Urdufanz.com

"اللہ! اگر اسے منظور ہوا تو.... اگر ہمیں تہ خانے میں بھیجنا ہی اسے منظور ہے تو ہم جا کر رہیں گے"۔

"تب تم اپنے اللہ سے دعا مانگ لو.... کہ وہ تمہیں ڈھانچوں کے تہ خانے سے بچا لے"۔

"بہت بہتر"۔

اور وہ دعا کرنے لگے.... دل میں دعا کے الفاظ ادا کرنے لگے....

ایسے میں دروازے پر دستک ہوئی.... ان کے چہرے کھل اٹھے۔

"دیکھا.... اللہ تعالیٰ کی مدد آ گئی"۔

"پاگل ہو تم لوگ.... یہ میرا کوئی ساتھی ہے.... یا پھر باس خود آئے ہیں.... ورنہ یہاں اور کوئی نہیں آ سکتا"۔

"او کے.... دروازہ کھول کر دیکھ لیں"۔

جونہی دروازہ کھولا گیا.... انسپکٹر کامران مرزا اندر داخل ہو گئے.... وہ میک اپ میں نہیں تھے۔

"ہائیں انکل آپ"۔

"میں ہائیں انکل نہیں ہوں"۔ انہوں نے مسکرا کر کہا۔

"خوش آمدید.... السلام علیکم"۔ مکھن فوراً بولا۔

"پہلے السلام علیکم کہنا چاہیے"۔ آصف نے اسے گھورا.... ان کے بعد اندر داخل ہوئے تھے۔

"تم نے دیکھا مکڑی.... اللہ نے ہمیں بچا لیا"۔

"نہیں"۔ اس نے بھنا کر کہا۔

"کیا نہیں؟"

"نہیں بچایا"۔ وہ بولا۔

"یہ تم نے کیسے کہہ دیا؟"

"انسپکٹر کامران مرزا بھی میرے بائیں ہاتھ کی مار ہیں"۔

"اوہو اچھا.... انکل آپ نے سن لیا"۔

"ہاں! سن چکا ہوں.... تم فکر نہ کرو"۔

"بہت بہتر! آپ کہتے ہیں تو نہیں کرتے فکر.... لیکن آپ اچانک کیسے آ گئے؟"

"اچانک نہیں.... ہم پہلے سے ہال میں موجود تھے.... لیکن ریڈ میڈ میک اپ میں.... انسپکٹر جمشید نے دونوں پارٹیوں کو بلایا تھا.... کہا تھا کہ ہوٹل نور میں ٹھہرنا ہے"۔

"اوہ.... اوہ"۔

ایسے میں ایک بار پھر دروازے پر دستک ہوئی۔

www.Urdufanz.com

نہیں جانتا

انہوں نے چونک کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا۔

"اب کون آ گیا؟" مکڑی نے چونک کر کہا۔

"یہ آپ کا ہوٹل ہے.... آپ جانیں"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے کندھے اچکائے۔

"اب دیکھنا تو پڑے گا"۔ مکڑی نے کہا۔

"ارے تو روک کون رہا ہے.... دروازہ کھول دیں آ کر"۔

"دروازہ کھول دو"۔ مکڑی نے اپنے ایک ساتھی سے کہا۔

اس نے دروازہ کھول دیا.... باہر ایک سیاہ پوش کھڑا نظر آیا۔

"اوہ.... ب.... باس.... آپ.... یعنی کہ آپ.... لل.... لیکن.... یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔

"کیا کیسے ہو سکتا ہے؟" باس کی آواز گونجی.... یہ آواز وہ ہال میں سن چکے تھے۔

"آپ.... آپ یہاں کیوں آ گئے.... میں نبٹ لیتا ان سے"۔

"جب میں نے دیکھا.... کہ انسپکٹر کامران مرزا بھی کھیل میں

شامل ہو گئے ہیں.... تو میں نے سوچا.... اب مجھے یہاں آ جانا چاہیے"۔

"لیکن باس.... میں.... میں ان لوگوں کے لیے بہت کافی تھا"۔

"میں جانتا ہوں مکڑی.... لیکن ان لوگوں کی مرمت میں اپنے طور پر کرنا چاہتا ہوں"۔

"اوہ اچھا.... جیسے آپ کی مرضی.... ویسے تو مجھے اس بات پر بھی حیرت ہوئی تھی کہ آپ اس ہوٹل کے ہال میں کیسے آ گئے.... آپ تو آج تک کسی کے سامنے آئے ہی نہیں"۔

"بس آج آ گیا.... لیکن میری شکل و صورت یہ لوگ آج بھی نہیں دیکھ سکیں گے"۔

"اور مکڑی"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے مسکرا کر کہا۔

"مکڑی بھی نہیں.... میری صورت میرے لیے کام کرنے والوں نے بھی آج تک نہیں دیکھی"۔

"ہوں اچھا خیر.... اب کام کی بات ہو جائے.... یہ سب چکر کیا ہے؟"

"چکر.... تم لوگ پتا چلاؤ نا.... بڑے بین الاقوامی جاسوس بنے پھرتے ہو"۔

"وہ تو خیر.... ہم چلا لیں گے"۔

"تب پھر پوچھنے کی کیا ضرورت ہے"۔

"اگر آپ کہتے ہیں تو نہیں پوچھتے.... اب پروگرام کیا ہے؟"

www.Urdufanz.com

"مرمت کا.... دروازہ اندر سے بند کر دو مکڑی"۔

"یس باس"۔ اس نے فوراً" کہا اور دروازہ بند کر دیا۔

"میں نے سنا ہے مکڑی.... تم لڑائی اور بھڑائی کے بہت ماہر"۔

"یس باس.... اس میں تو کوئی شک نہیں"۔ اس نے فخر اور غرور کے انداز میں کہا۔

"تب میں ذرا تمہارے لڑنے کا انداز دیکھنا چاہتا ہوں.... اپنے ایک ماتحت سے لڑ کر دکھاؤ"۔

"جی.... اپنے ایک ماتحت سے کیوں.... انسپکٹر کامران مرزا سے کیوں نہیں.... یا ان کے بچوں سے کیوں نہیں"۔

"ان سے میں مقابلہ کروں گا.... لیکن آج جب کہ میں تمہارے سامنے آ گیا ہوں.... تمہارا کمال بھی دیکھنا چاہتا ہوں"۔

"بہت بہتر باس.... کیا میں ان میں سے ایک سے بچ بچ لڑوں؟"

"ہاں! لیکن اتنا سخت ہاتھ نہ مارنا کہ یہ پھر اٹھ ہی نہ سکے.... ہاں وقتی طور پر بے ہوش ہو جائے تو کوئی بات نہیں"۔

"یہ میرے لیے کچھ مشکل نہیں.... چلو تم آ جاؤ میرے مقابلے میں"۔

"نن نہیں.... استاد.... یہ.... یہ باس آپ کو ایسا کیوں کہہ رہے ہیں.... ہمیں حکم دیں نا.... ہم ان کی مرمت کریں"۔

"نہیں.... پہلے مکڑی تم سے"۔ باس غرایا۔

ساتھ ہی مکڑی نے اس پر حملہ کر دیا.... اس نے خود کو بچانے کی پوری کوشش کی.... لیکن نہ بچا سکا.... اور چاروں شانے چت گرا.... پھر اس میں اٹھنے کے آثار بھی نظر نہ آئے۔

"اب دوسرے سے لڑ کر دکھاؤ.... مزا نہیں آیا"۔

"آؤ آگے"۔ اس نے دوسرے سے کہا۔

"نن نہیں.... نہیں.... استاد"۔ وہ بھی بوکھلا گیا۔

"آؤ.... ورنہ سخت ہاتھ مار دوں گا"۔

وہ ڈرتا ہوا آگے آیا.... مکڑی نے اچھل کر اس پر وار کیا.... اس نے جھکائی دینے کی پوری کوشش کی.... لیکن کمر پر مکڑی کی لات کھا کر اوندھے منہ گرا.... ساتھ ہی مکڑی اوندھے منہ گرا.... انسپکٹر کامران مرزا نے موقع پا کر اس کی کمر پر لات رسید کر دی تھی"۔

"ٹھیک ہے.... پہلے آپ مکڑی سے مقابلہ کر لیں.... پھر میں کروں گا آپ سے"۔ باس ہنسا

انسپکٹر کامران مرزا نے اس کی پسلیوں میں ایک ٹھوکر خاص انداز سے جمائی.... اس کے منہ سے ایک ہولناک چیخ نکل گئی.... اور وہ ساکت ہو گیا۔

"یہ دونوں بے ہوش نہیں ہیں.... آفتاب، آصف ذرا انہیں بھی ایک ایک ٹھوکر اور رسید کر دو"۔ یہ کہہ کر انہوں نے مکڑی کی کنپٹی پر ایک ٹھوکر ماری.... اس کے بعد تو اس میں حرکت کے آثار بھی نہیں

www.Urdufanz.com

رہے.... تاہم وہ اب بھی ہوش میں تھا.... ادھر آفتاب اور آصف نے ککڑی کے دونوں ساتھیوں کی پسلیوں کی سکائی کر دی.... تاہم انہوں نے بھی اتنا نہیں مارا کہ وہ بے ہوش ہو جاتے.... اب تینوں ہوش میں تھے.... لیکن شاید اٹھنے کے قابل نہیں رہے تھے۔

"اٹھو ککڑی.... یہ کیا بزدلی ہے.... تم تو کہتے تھے.... میں انسپکٹر کامران مرزا سے نبٹ لوں گا"۔

"انسپکٹر کامران مرزا نے یہ وار اس وقت کیا باس.... جب میں اپنے ساتھی کی مرمت کرنے کے لیے چھلانگ لگا چکا تھا.... ہوا یہ تھا کہ انہوں نے میری کمر پر لات رسید کر دی"۔

"لیکن ککڑی.... اگر تم لڑائی بھڑائی میں اس قدر ماہر ہو.... تب تو تمہیں ان کا وار بھی روک لینا چاہیے تھا اور اپنے ساتھی کو بھی ضرب لگا دینی چاہیے تھی.... لیکن ایسا ہوا نہیں"۔

"دراصل میں ان کی طرف سے بے خبر تھا"۔

"کیا یہ بات لڑائی کے اصول کے خلاف نہیں ککڑی"۔ باس کی آواز گونجی۔

یس سر.... لیکن بس.... ہو گئی غلطی.... نتیجہ بھی تو پا لیا میں نے"۔

"ہوں.... خیر.... ایک بار تو اٹھنے کی کوشش کرو.... انسپکٹر کامران مرزا تم پر اس وقت تک وار نہیں کریں گے' جب تک کہ تم پوری

طرح اٹھ نہ جاؤ.... اور لڑائی کے لیے تیار نہ ہو جاؤ"۔

"کک.... کیا واقعی؟"

"ہاں بالکل"۔ باس نے کہا۔

"تب پھر میں ضرور اٹھوں گا"۔

اس نے کہا اور اٹھنے کی کوشش کرنے لگا.... ایسے میں اس کی آنکھوں میں حیرت نظر آئی.... اس نے بوکھلا کر کہا۔

"لل.... لیکن.... یہ کیسے ہو سکتا ہے باس؟"

"کیا کیسے ہو سکتا ہے"۔

"انسپکٹر کامران مرزا آپ کی بات کیوں ماننے لگے.... یہ مجھے اٹھنے کی مہلت کیوں دینے لگے"۔

"اس لیے کہ میں تمہاری طرح بزدل نہیں ہوں"۔ انسپکٹر کامران مرزا مسکرائے۔

"کیا کہا.... بزدل"۔ وہ غرایا۔

"ہاں.... بزدل"۔ وہ بولے۔

اس کے جسم کو جھٹکا لگا.... وہ ایک دم سیدھا کھڑا ہو گیا.... پھر اس نے اپنے جسم کو ادھر ادھر ہلایا.... انگڑائی لی اور بولا۔

"اب میں آپ کو بتاؤں گا.... میں بزدل ہوں یا بہادر"۔

ان الفاظ کے ساتھ ہی اس نے ان پر چھلانگ لگائی.... انہیں حیرت سی ہوئی.... کیونکہ ان کے خیال میں وہ ایسا کرنے کے قابل نہیں

www.Urdufanz.com

رہ گیا تھا.... تاہم انہوں نے پھرتی سے جھکائی دی اور وہ دیوار سے جا ٹکرایا.... ایک بار پھر وہ بے سدھ ہو گیا۔

"بس مکڑی.... یا اور کوشش کرو گے"۔

"بس.... اب مجھ میں ہمت نہیں رہ گئی"۔

"چلو پھر.... ان تینوں کو باندھ دو بھئی"۔ باس نے ہنس کر ان سے کہا۔

"جی.... جی.... کیا مطلب؟" مکڑی اور اس کے دونوں ساتھی زور سے چونکے.... کیونکہ اب باس کی آواز وہ نہیں رہی تھی۔

"کس بات کا مطلب پوچھ رہے ہو بھئی"۔

"یہ آپ کی آواز کو کیا ہوا؟"

"ابھی تو اپنی اصل آواز میں بولا ہوں"۔

ان الفاظ کے ساتھ ہی ان نے اپنا نقاب اتار ڈالا.... مکڑی اور اس کے دونوں ساتھی چونک اٹھے.... کیونکہ باس تو کسی کو اپنا چہرہ دکھاتا ہی نہیں تھا.... وہ تو کسی کے سامنے آتا ہی نہیں.... پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ باس نقاب اتار دیتا۔

"یہ سب کیا ہے؟" مکڑی چونک اٹھا۔

"تمہارے باس کی شرط تھی.... کہ انسپکٹر جمشید اور ان کے بچے اس کیس سے دست بردار ہو جائیں.... سو وہ ہو گئے.... لیکن ان کے ساتھی تو اس کیس پر کام کر سکتے ہیں نا.... اور میں ان کی خفیہ فورس کا

ایک ادنیٰ سا کارکن ہوں"۔ اس نے کہا جو اب تک باس بنا رہا تھا۔

"تب پھر.... یہ باس کا ڈھونگ رچانے کی کیا ضرورت تھی؟"

"یہ اس لیے کہ باس صاحب غصے میں آ جائیں اور آ کر چلا اٹھیں.... باس یہ نہیں.... میں ہوں.... لیکن اس نے غصہ نہیں کیا.... اگر وہ اس ہوٹل میں موجود ہے.... تو بھی اس نے ذہانت کا ثبوت دیا.... کہ سامنے نہیں آیا.... اگر عمارت میں موجود نہیں تھا.... تب بھی اس کے کسی آدمی نے پل پل کی رپورٹ اسے ضرور دی ہو گی"۔

"اوہ.... اوہ.... اس کا مطلب ہے.... اپنے ڈرامے میں.... آپ بھی ہار گئے"۔

"نہیں! ہم ہارے نہیں.... وقتی طور پر ناکام ضرور ہوئے ہیں.... اور اس ناکامی کے باوجود ہم نے باس کے تین آدمیوں کو گرفتار کر لیا ہے.... پولیس کو فون کریں بھئی"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے جلدی جلدی کہا۔

پھر وہ انہیں دفتر لے آئے.... اور حوالات میں بند کر دیا گیا.... اس کے بعد انہوں نے گھر کا رخ کیا.... سب نہایت گرم جوشی سے ملے۔

"ہم اپنے منصوبے میں ناکام رہے.... باس سامنے نہیں آیا"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے انہیں بتایا۔

"کوئی بات نہیں.... آخر وہ کب تک بچا رہے گا.... قانون کی

www.Urdufanz.com

گرفت میں تو آ کر رہے گا"۔

"اوہو.... وہ.... وہ تو رہ ہی گیا.... جس کی تلاش میں ہم ہوٹل نور گئے تھے.... یعنی.... شوبا"۔ پروفیسر داؤد بولے۔

"کوئی بات نہیں.... اس کی بجائے مکڑی جو قابو میں آ گیا۔ ویسے میرا خیال ہے.... مکڑی سے بہت کچھ معلوم کیا جا سکتا ہے"۔ انسپکٹر جمشید بولے۔

"تب پھر ہم اسے کمرۂ امتحان میں کیوں نہ لے جائیں"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے کہا۔

"ضرور لے جائیں.... وہ صرف باس کے بارے میں نہیں جانتا.... اور بہت کچھ بتا سکے گا"۔ انہوں نے کہا۔

"ایک بات سمجھ میں نہیں آئی"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے کہا۔

"اور وہ کیا؟"

"مجرم نے آپ کو صرف عملی طور پر کام نہ کرنے پر مجبور کیا ہے.... یعنی آپ اس کے خلاف دوڑ دھوپ نہیں کر سکتے.... اور ہر طرح کیس پر کام کر سکتے ہیں.... یعنی دوسروں کو مشورے دے سکتے ہیں.... اپنی خفیہ فورس سے کام لے سکتے ہیں.... یہاں تک کہ آپ نے ہمیں تک بلا لیا.... آخر وہ صرف آپ کو میدان عمل میں کیوں دیکھنا نہیں چاہتا"۔

"بس یہی بات میں اب تک نہیں سمجھ سکا.... اس میں زیادہ

عجیب بات یہ ہے کہ اکرام کو بھی اس کیس میں نہیں لگا سکتا ہیں.... یہ شرط بھی اس نے منوائی ہے.... اس سے مجھے گمان گزرتا ہے.... کہ شاید ہم کسی زمانے میں اسے دیکھ چکے ہیں.... اس کی آواز سن چکے ہیں.... یا اس سے مل چکے ہیں.... اب اسے خطرہ ہے کہ اگر بھی کیس کی تفتیش کے دوران اس کا ہم سے آمنا سامنا ہو گیا تو ہم اس کے بارے میں اندازہ لگا لیں گے"۔

"میرے خیال میں بھی اس کے سوا کوئی بات نہیں ہو سکتی"۔ انسپکٹر کامران مرزا بولے۔

"بہرحال مکڑی سے ہو سکتا ہے کوئی کام کی بات معلوم ہو جائے"۔

"ٹھیک ہے.... جاتے ہیں پھر ہم"۔

"لیکن کھانا کھانے کے بعد"۔ انہوں نے بیگم جمشید کی آواز سنی اور مسکرا دیے۔

کھانے سے فارغ ہو کر وہ کمرۂ امتحان میں پہنچ گئے.... توحید احمد مکڑی کو وہاں لا چکا تھا.... اس کی خطرناکی کے پیش نظر وہ اسے باندھ کر لائے تھے.... اس کے دو ساتھیوں کو فی الحال حوالات میں ہی رہنے دیا گیا تھا۔

"ہاں مکڑی صاحب.... کیا خیال ہے پھر؟" انسپکٹر کامران مرزا نے مسکرا کر کہا۔

www.Urdufanz.com

"کس بارے میں؟"

"باس کے بارے میں"۔

"میں اس کے بارے میں بالکل کچھ نہیں جانتا.... ایک میں کیا.... کوئی بھی نہیں جانتا"۔

"چلو یہ بات ہم مان لیتے ہیں"۔

"اور وہ بات کیا ہے.... جو آپ نہیں مان سکتے"۔

"یہ کہ آپ اس سلسلے میں ہمیں کچھ بتا ہی نہیں سکتے"۔

"جو کچھ میں جانتا ہوں.... بتانے کے لیے تیار ہوں.... لیکن یاد رکھیے.... باس سات پردوں میں چھپا ہوا ہے"۔

"کوئی پروا نہیں.... وہ سو پردوں میں چھپا ہو گا' تب بھی ہم اسے تلاش کر لیں گے.... اس تک پہنچ جائیں گے"۔

"مشکل ہے.... وہ نہ جانے کب سے جرائم کی دنیا میں اپنا لوہا منوا رہا ہے.... اب تک اسے ایک بار بھی نہیں پکڑا جا سکا"۔

"ہمارے مقابلے پر وہ پہلی بار آیا ہے.... بس سمجھ لو.... اس کی شامت تو گئی آ"۔ آفتاب مسکرایا۔

"اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ انسپکٹر جمشید' ان کے بچوں اور ان کے ماتحت اکرام خوف زدہ ہے"۔

"یہ آپ کی خوش فہمی ہے.... وہ بھی کسی سے خوف زدہ نہیں ہوتا.... اس کا کہنا تو یہ ہے کہ خوف تو خود اس سے ڈرا رہتا ہے"۔

"تب پھر انسپکٹر جمشید وغیرہ کو پابند کرنے کی کیا ضرورت تھی اسے"۔

"اس سوال کا جواب باس ہی دے سکتا ہے"۔

"خیر چھوڑو.... تم نے باس کے لیے کام کرنا کب شروع کیا"۔

"آج سے دس سال پہلے"۔ اس نے کہا۔

"گویا اسے مجرمانہ کام کرتے دس سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے"۔ انسپکٹر کامران مرزا کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اس میں تو خیر شک نہیں.... لیکن مکڑی.... تمہارے لیے تو اس نے کچھ بھی نہیں کیا.... مطلب یہ کہ تمہیں ہم نے پکڑ لیا.... کیا اس کے کان پر جوں رینگی؟"

"وہ مجھے بھی چھڑا لے گا.... اسے چھڑانا آتا ہے"۔ مکڑی نے کہا۔

"نہیں مکڑی.... ایسا نہیں ہو گا.... تم نہیں چھوٹ سکو گے"۔

ان الفاظ کے ساتھ ہی انسپکٹر کامران مرزا نے بجلی کی طرح چھلانگ لگائی۔

○☆○

www.Urdufanz.com

آپ ہیں کون

انہوں نے مکڑی کو دبوچ لیا.... اس کے دونوں ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیے۔

"اس کے ہاتھ کمر کے پیچھے باندھ دیے جائیں"۔ انہوں نے کہا۔

ایک ماتحت نے ہاتھ باندھ دیے۔

"آپ نے ایسا کیوں کیا.... اس نے تو کوئی حرکت نہیں کی تھی"۔ آفتاب نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ حرکت کرنے ہی والا تھا.... جب ہم اس کے سامنے آئے تھے تو اس نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں بغل کی طرف لے جانے کی کوشش کی تھی.... لیکن میں اس کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا.... لہٰذا اس نے ہاتھ فوراً نیچے کر لیا.... جونہی میں نے منہ دوسری طرف کیا.... اس نے ہاتھ پھر بغل کی طرف لے جانا چاہتا.... میں نے پھر اس کی طرف دیکھا.... اور اب جب میں نے یہ پوچھا.... تم باس کے بارے میں کیا جانتے ہو تو یہ فوراً ہاتھ پھر بغل کی طرف لے گیا.... اور اس بار اس

نے میرے دیکھتے رہنے کا باوجود ہاتھ ہٹانے کی کوشش نہیں کی تھی.... اس لیے مجھے چھلانگ لگانی پڑی.... یہ کوئی چیز بغل میں سے نکالنا چاہتا تھا.... میرا خیال ہے.... اس جگہ اس کی قمیض میں کوئی جیب ہے.... اور جیب میں موت کا کیپسول.... کیونکہ اس کے باس نے اسے یہی ہدایت کی ہو گی.... کہ اگر یہ کبھی پولیس کے ہاتھ لگ جائے اور پولیس اس سے اس کے بارے میں پوچھے تو اس کے لیے بہتر یہ رہے گا کہ خودکشی کر لے"۔

"اوہ.... اوہ"۔ ان کے منہ سے نکلا۔

پھر اس کی بغل کو دیکھا گیا.... وہاں واقعی ایک ننھی سی جیب تھی اور اس جیب میں ایک کیپسول موجود تھا۔

"دیکھا.... آپ لوگوں نے"۔ انسپکٹر کامران مرزا مسکرائے۔

"کمال ہے.... یہ لوگ اپنے باس کے لیے جان تک دینے کا جذبہ رکھتے ہیں"۔ آصف نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ بات نہیں.... بلکہ باس کا خوف انہیں ایسا کرنے پر مجبور کر ہے"۔ شوکی کی آواز سنائی دی۔

"بالکل یہی بات ہے.... خیر.... اب ذرا میں اس سے دو دو باتیں کر لوں.... میرا خیال ہے.... اس کے دونوں پیر بھی باندھ دینے چاہئیں.... کہیں یہ پیروں سے کوئی حرکت نہ کر بیٹھے"۔

اس کے پیر بھی باندھ دیے گئے۔

www.Urdufanz.com

"اب میں اپنا سوال دہراتا ہوں مکڑی.... تم باس کے بارے میں کیا جانتے ہو"۔

"پہلے تو آپ یہ سن لیں کہ میں نے کیپسول باس کے خوف سے کھانے کی کوشش نہیں کی تھی"۔ اس نے جل کر کہا۔

"تب پھر؟"

"باس کے بارے میں تو کوئی کچھ جانتا ہی نہیں.... لہٰذا باس کو کسی کام کرنے والے سے کیا خطرہ ہو سکتا ہے"۔

"تب پھر تم کیوں کیپسول کھانا چاہتے تھے؟"

"میں ان مشینوں سے بہت ڈرتا ہوں"۔ اس نے کہا۔

"چلو خیر.... یہی بات ہو گی.... اب اگر تم نے کچھ نہ بتایا تو پھر یہ مشینیں ہوں گی اور تم ہو گے"۔

"یہی تو مصیبت ہے.... جب میں باس کے بارے میں کچھ جانتا نہیں تو بتاؤں گا کیا.... اور جب کچھ بتاؤں گا نہیں تو آپ مجھے مشینوں میں ہی کسیں گے.... اسی لیے کیپسول کھا رہا تھا"۔

"بھئی جو تمہیں معلوم ہے.... وہ بتا دو"۔

"مثلاً کیا.... آپ پوچھیں.... میں جواب دوں گا"۔

"او کے.... تم نے باس کے لیے کب کام کرنا شروع کیا؟"

"آج سے دس سال پہلے.... جب میں سزا کاٹ کر جیل سے نکلا.... تو اس کا فون ملا"۔

"فون کہاں ملا؟"

"جیل سے چھوٹ کر میں سیدھا ہوٹل نور گیا تھا.... یہ سوچنے کے لیے اب میں کیا کروں گا.... کس قسم کی زندگی گزاروں گا"۔

"تب پھر.... وہاں تمہیں باس کا فون ملا.... اس نے فون پر کیا کہا؟"

"یہی کہ میں اس کے ساتھ کام کروں.... وہ مجھے بہت اچھی تنخواہ.... دے گا اور کام بالکل بے خطر ہو گا.... اس کی ہدایات پر عمل کرنا ہو گا"۔

"اس نے ان دس سالوں میں تم سے کس قسم کے کام لیے ہیں؟"

"صرف یہ کام.... فلاں جگہ سے پیکٹ اٹھاؤ.... فلاں کو دے آؤ.... فلاں جگہ سے پیکٹ اٹھاؤ.... فلاں کو دے آؤ"۔

"یوں کام نہیں چلے گا"۔ انسپکٹر کامران مرزا مسکرائے۔

"کیا مطلب؟"

"فلاں فلاں نہ کہو.... نام لو.... نام.... کس جگہ سے پیکٹ اٹھایا اور کس جگہ پہنچایا"۔

"اوہ اچھا.... میں لکھ دیتا ہوں.... میرے ہاتھ کھول دیجیے.... مجھے قلم کاغذ دے دیں"۔

"یہ نہیں ہو سکتا"۔ انسپکٹر کامران مرزا مسکرائے

www.Urdufanz.com

"کیا نہیں ہو سکتا؟"

"ہاتھ نہیں کھول سکتے.... ہم.... تم لکھوا دو.... ہم لکھ لیں گے"۔

"اچھی بات ہے.... زیادہ پرانے نام تو میں شاید بتا نہیں سکوں گا"۔

"کیوں نہیں بتا سکو گے.... کیا تمہاری یادداشت کمزور ہے"۔

"نن نہیں"۔ وہ ہکلایا۔

"ارے تو بتاؤ.... ورنہ پھر مشینوں میں کسنے کے لیے تیار ہو جاؤ.... اور یہ بھی سن لو.... اگر تم نے فرضی نام پتے بتائے تو پھر ان مشینوں پر تمہارا بہت برا حال کیا جائے گا"۔

"نن نہیں"۔ وہ چلا اٹھا.... چند لمحے تک سوچ میں ڈوبا رہا، آخر بولا۔

"اسی لیے میں کیپسول کھانا چاہتا تھا کہ یہ باتیں بھی نہ بتا سکوں"۔

"آخر کیوں.... تم ان باتوں کو چھپا کر اب کیا کرو گے"۔

"چلیں خیر.... لکھیں.... پہلا نام.... ویسے آپ کے لیے زیادہ آسانی اور طرح ہے"۔ اس نے کچھ سوچ کر کہا۔

"اور وہ کیا؟" شوکی نے اسے گھورا۔

"میں نے یہ سوچ کر کہ شاید کبھی ان ناموں اور پتوں کی

ضرورت پڑ جائے.... اپنی ایک نوٹ بک میں یہ سارے نام پتے لکھنا شروع کر دیے تھے.... جب باس کسی جگہ مجھے بھیجتا تو میں لکھ لیتا تھا.... اور یہ نوٹ بک میرے گھر میں ایک خفیہ جگہ موجود ہے"۔

"بہت خوب! یہ ہوئی نا بات.... اپنے گھر کا پتا لکھواؤ.... اس خفیہ جگہ کے بارے میں بتاؤ"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے کہا۔

"گھر کا پتا ہے ۳۳۷ پوپا گارڈن.... گھر میں میری بیوی ہے.... وہ میرا صندوق نکال کر دے دے گی.... اس صندوق میں ایک خفیہ خانہ نچلے حصے میں ہے.... آپ لوگ تلاش کر ہی لیں گے.... نہ مل سکے تو صندوق یہیں لے آیئے گا.... میں نکال دوں گا"۔

"جھوٹ بول رہے ہو دوست؟" انسپکٹر کامران مرزا نے کہا۔

"بھلا اس میں کیا جھوٹ ہو سکتا ہے"۔

"دیکھ لو.... اگر اس میں جھوٹ ہوا تو مجھ سے برا کوئی نہ ہو گا"۔

"ٹھیک ہے"۔ اس نے کہا۔

"شوکی برادرز.... تم جاؤ.... اس صندوق میں سے وہ نوٹ بک نکال کر لے آؤ.... نوٹ بک نہ مل سکے تو صندوق لیتے آنا"۔

"اچھی بات ہے"۔ شوکی نے فوراً کہا اور وہاں سے نکل کر باہر آ گئے.... باہر ان کی کار موجود تھی.... وہ اس میں بیٹھے اور پوپا گارڈن پہنچے.... ۳۳۷ نمبر کا مکان تلاش کرنے میں انھیں دیر نہ لگی.... دستک

کے جواب میں اندر سے ایک عورت کی آواز ابھری۔

"کون؟"

"ہمیں کوثری نے بھیجا ہے..... اس وقت وہ پولیس کے قبضے میں ہے..... اس نے اپنے صندوق میں سے اپنی نوٹ بک منگائی ہے"۔

"وہ کیسے پکڑا گیا؟"

"ایک دن تو مجرموں کو پکڑا ہی جانا ہوتا ہے"۔

"اچھا! میں دروازہ کھول رہی ہوں میں پردہ کرتی ہوں..... دروازہ کھلنے کے فوراً بعد آپ اندر نہ آئیں..... ایک منٹ بعد آئیں"۔

"جی اچھا"۔ شوکی نے کہا۔

"مم..... مجھے ڈر لگ رہا ہے"۔ ایسے میں رفعت نے دبی آواز میں کہا۔

"تو تم ڈرتی رہو..... ہمیں کوئی اعتراض نہیں"۔ مکھن نے منہ بنایا۔

"میں..... اندر نہیں جاؤں گی"۔

"شوق سے نہ جاؤ..... ہمیں تمہاری اندر کوئی ضرورت نہیں"۔ شوکی نے جل کر کہا۔

پھر جونہی دروازہ کھلا..... اور وہ اندر داخل ہوئے..... رفعت وہاں سے ہٹتی چلی گئی..... اور دور جا کر رکی..... ایسے میں دروازہ اندر سے بند کر لیا گیا..... اس کا دل زور سے دھڑکا۔

وہ انتظار کرتی رہی..... لیکن پانچ منٹ بعد بھی دروازہ نہ کھلا..... آخر وہ ڈرتے ڈرتے آگے بڑھی اور دروازے پر دستک دی..... چند سیکنڈ بعد آواز سنائی دی۔

"باہر کون ہے؟"

آواز مردانہ تھی۔

"جی..... دودھ والا..... دودھ کا بل"۔

"پھر کسی وقت آنا..... اس وقت گھر کے لوگ گھر میں نہیں ہیں"۔ آواز کھردری تھی۔

"جی اچھا"۔ اس نے کہا اور ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہو گئی..... پھر جب اس نے محسوس کر لیا کہ دروازے کے پاس آنے والا جا چکا ہے..... تو مکان کا جائزہ لیا..... یہ غیر آباد علاقہ تھا..... مکانات کافی فاصلے پر تھے..... اس نے مکان کے گرد ایک چکر لگایا..... ایک پائپ، اوپر تک جاتا نظر آیا..... وقت بھی دن کا تھا..... کوئی اسے پائپ پر چڑھتے دیکھ سکتا تھا..... لیکن اب وہ اور کر بھی کیا سکتی تھی..... جوتے اتارے اور پائپ پر چڑھتی چلی گئی..... اسے حیرت ہوئی..... کہ وہ اس قدر آسانی سے اوپر کیسے چڑھ رہی ہے..... بہت کم موقعوں پر اسے ایسا کام کرنا پڑتا تھا..... عام طور پر یہ کام فاروق کرتا تھا..... یا پھر آفتاب۔

چھت پر پہنچ کر اس نے زینے کا رخ کیا..... لیکن زینہ دوسری طرف سے بند تھا..... ایک بار پھر وہ چکر کھا گئی..... کہ اب کیا کرے۔

www.Urdufanz.com

اس نے منڈیر سے نیچے جھانکا.... صحن میں کوئی نظر نہ آیا.... البتہ سامنے والے کمرے کا دروازہ بند اور اندر سے آوازیں آ رہی تھیں۔

"اب صبر کرو.... زیادہ تڑپو نہیں.... جونہی تمہارے انسپکٹر کامران مرزا کمٹری کو رہا کریں گے.... ہم تم چاروں کو چھوڑ.... ارے.... یہ تو پانچ نہیں تھے.... ہوٹل نور میں تو پانچ آئے تھے"۔

"کیوں.... تمہارے ساتھ جو لڑکی تھی.... وہ کہاں ہے؟"

"سیر کرنے کے لیے باہر رک گئی ہو گی"۔ محمود کی آواز سنائی دی۔

"حد ہو گئی.... باہر جاؤ.... تلاش کرو اسے.... کہیں وہ کام نہ خراب کر دے"۔

"او کے استاد"۔ اس آواز کے ساتھ ہی دروازہ کھلا.... دو غنڈے باہر نکلے اور بیرونی دروازہ کھول کر باہر نکل گئے.... اب رفعت کے لیے موقع بہت اچھا تھا.... وہ فوراً پائپ کے ذریعے نیچے اترنے لگی.... لیکن جونہی اس نے قدم نیچے رکھا.... ایک آواز سنائی دی۔

"بہت خوب! تو تم یہاں ہو"۔

وہ زور سے اچھلی.... پھر ان کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔

"ہاں! میں یہاں ہوں"۔

"چلو آؤ.... ان میں سے ایک نے اس کا بازو پکڑنا چاہا.... وہ بھڑک کر بھاگی۔

"ارے ارے"۔ دونوں چلائے اور اس کے پیچھے بھاگے۔

رفعت بھلا کہاں ان کے ہاتھ آنے والی تھی.... دبلی پتلی اور پھرتیلی رفعت.... بہت جلد ان کی پہنچ سے دور نکل گئی.... اور ان سے پہلے چکر کاٹ کر اس مکان تک پہنچ گئی.... وہ دروازہ کھلا چھوڑ گئے تھے.... لہٰذا رفعت نے آؤ دیکھا نہ تاؤ.... فوراً اندر داخل ہوئی اور دروازہ اندر سے بند کر دیا.... پھر تیر کی طرح اس کمرے کی طرف بڑھی جس میں سے باتوں کی آواز سن چکی تھی.... مکان میں داخل ہونے کے بعد اس نے کوئی آواز پیدا نہیں کی تھی.... اس کمرے کا دروازہ بھی اندر سے بند نہیں تھا.... وہ بے دھڑک اندر داخل ہو گئی.... اور اندر موجود آدمی سے جا ٹکرائی.... وہ بالکل بے خبر تھا اور شاید اپنے ساتھیوں کا انتظار کر رہا تھا.... اس کے ہاتھ میں ایک پستول بھی تھا.... جو اس کے گرتے ہی ہاتھ سے نکل گیا.... وہ بوکھلا کر رفعت کی طرف مڑا.... ساتھ ہی اس نے اپنی لات گھمائی.... رفعت فوراً زمین پر گر کر لوٹ لگا گئی.... اور لوٹ بھی اس نے پستول کی طرف لگائی تھی.... دوسرے ہی لمحے پستول اس کے ہاتھ میں تھا اور وہ پرسکون آواز میں کہہ رہی تھی۔

"ہاتھ اوپر اٹھا دو.... ورنہ سینے میں ایک عدد سوراخ کر دوں گی"۔

کمرے میں موجود خوفناک شکل صورت کے آدمی کے ہاتھ سست انداز میں اٹھ گئے.... اس کی آنکھوں میں حیرت دوڑ گئی.... بھلا کر

www.Urdufanz.com

بولا۔

"وہ دونوں الو کے پٹھے کہاں گئے؟"

"وہ میرے تعاقب میں تھے"۔ رفعت نے بتایا۔

"تب پھر.... وہ کہاں رہ گئے؟"

"انہوں نے یہ بات مجھے نہیں بتائی.... آپ خود پوچھ لیجیے گا"۔

عین اس لمحے دروازے پر زوردار انداز میں دستک ہوئی۔

"لیجیے.... آ گئے.... دونوں الو کے پٹھے"۔

"ارے تو جا کر دروازہ کھول دو نا"۔ اس نے جھلا کر کہا۔

"میں تمہاری نوکر نہیں"۔

"تو میں کھول دیتا ہوں"۔ اس نے دروازے کی طرف ایک قدم بڑھایا۔

"میں اتنی بے وقوف بھی نہیں"۔

"کیا مطلب؟"

"کہ تمہیں دروازہ کھولنے کے لیے جانے دوں.... بس تم ہاتھ اوپر اٹھائے رہو.... اور انہیں دروازہ کھٹکھٹانے دو"۔

وہ منہ بنا کر رہ گیا.... اب رفعت اپنے ساتھیوں کی طرف مڑی.... وہ ساکت پڑے تھے۔

"آپ سب کو کیا ہوا.... سکتہ تو نہیں ہو گیا"۔

"نہیں.... انہوں نے ہمیں کوئی چیز سنگھائی ہے.... بس اس کے بعد

ہاتھوں پیروں میں جان نہیں رہ گئی"۔

"اور وہ چیز انہوں نے مجھے کیوں نہیں سنگھائی"۔

"اس کا انہیں ابھی موقع ہی کب ملا ہے"۔ شوکی ہنسا۔

"اب کیا کرنا ہے"۔ وہ بولی۔

"انکل کو فون کر کے حالات بتا دو.... کہیں مکڑی کو چھوڑ نہ دیں"۔

"اوہ اچھا"۔

کمرے میں فون موجود تھا.... رفعت نے ان کے نمبر ملائے.... جونہی سلسلہ ملا' ایک کھردری آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔

"بہت اچھے.... کافی اونچا اڑ رہی ہو.... یاد رکھو.... جتنا کوئی زیادہ اونچا اڑتا ہے.... وہ اتنی ہی زیادہ اونچائی سے گرتا بھی ہے"۔

"کیا مطلب.... میں نے تو محکمہ سراغرسانی کے ایک کمرے کے نمبر ملائے تھے"۔

"اس نمبر سے بات بعد میں ہو گی.... پہلے آپ مجھ سے بات کر لیں"۔

"آپ ہیں کون؟"

"وہی.... جس کی تلاش میں تم ہو.... یہ لو اپنے انکل سے بات کر لو"۔

○☆○

www.Urdufanz.com

وکیل + مجسٹریٹ

اور ساتھ ہی انسپکٹر کامران مرزا کی آواز سنائی دینے لگی۔

"السلام علیکم.... کون صاحب بات کر رہے ہیں؟"

"یہ میں ہوں انکل"۔ رفعت بولی۔

"اور تم سے پہلے کون بات کر رہا تھا"۔

"اس نے بتایا تھا.... وہ وہ ہے جس کی تلاش میں ہم لوگ ہیں"۔

"مطلب یہ کہ باس؟" وہ چونکے۔

"اس کا کہنا تو یہی تھا؟"

"ہوں اچھا خیر.... کیا چکر ہے.... تم تو ٹکڑی کی نوٹ بک لینے کے لیے گئے تھے.... اور پھر ادھر سے باس کا پیغام ملا کہ تم اس کے قبضے میں ہو"۔

"یہاں تین ٹکڑے اور مل گئے تھے.... لیکن اب ہم ان کے قبضے میں نہیں ہیں"۔

"کیا مطلب؟" وہ چونکے۔

اب رفعت نے انہیں تفصیل سنا دی۔

"بہت خوب! میں محمد حسین آزاد اور توحید احمد کو بھیج رہا ہوں.... وہ سنبھال لیں گے.... جب وہ وہاں پہنچ جائیں.... اس وقت تم ادھر آ جانا.... لیکن آنا پولیس کی گاڑی میں"۔

"جی اچھا"۔ اس نے کہا۔

"آپ تو گئے کام سے"۔ رفعت نے ان کی طرف مسکرا کر دیکھا۔

"وہ کیسے؟"

"باہر تمہارے دو ساتھی دروازے پر موجود ہیں.... اندر تم ہو.... ادھر ہمارے دوست آنے والے ہیں.... زیادہ سے زیادہ باہر موجود تمہارے ساتھی فرار ہو جائیں گے.... لیکن تم تو فرار نہیں ہو سکو گے"۔

"کوئی پروا نہیں.... باس کوئی انتظام کر دے گا"۔

"وہ تو ٹکڑی کے لیے کچھ نہیں کر سکا"۔

"دیکھا جائے گا"۔

"تمہاری مرضی.... ویسے تمہارے باس باخبر بہت ہیں.... آخر اسے یہ کس طرح اندازہ ہو گیا تھا کہ ہم یہاں آئیں گے"۔

"یہ پروگرام اس نے ٹکڑی کو پہلے ہی سمجھا دیا تھا"۔

"اوہ.... اس سے بھی تو اس کے باخبر ہونے کی تصدیق ہوتی

www.Urdufanz.com

ہے"۔

"اس میں شک نہیں کہ وہ بہت باخبر ہے.... لیکن آخر کار ایک دن پکڑا جائے گا.... اس کی ساری چالاکی دھری کی دھری رہ جائے گی"۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے.... تم لوگوں کی چالاکی دھری کی دھری رہ جائے"۔

"اللہ کو ہی پتا ہے.... کیا ہو گا"۔

اور پھر وہاں محمد حسین آزاد اور توحید احمد اپنے ماتحتوں کے ساتھ پہنچ گئے.... ان کی آواز سن کر انہوں نے دروازہ کھول دیا.... اس خوفناک آدمی کو گرفتار کر لیا گیا.... پولیس کی گاڑی کو آتے دیکھ کر باہر والے فرار ہو چکے تھے.... پھر گھر کی تلاشی لی گئی.... وہاں کوئی نہیں تھا.... کوئی عورت نہیں تھی.... نہ کوئی صندوق تھا.... جس کا مطلب یہ تھا کہ مکڑی نے باس کی سکھائی ہوئی کہانی گھڑی تھی.... وہ ان لوگوں کو پھانس کر مکڑی کو چھڑانا چاہتا تھا۔

"اور اب! یہاں مکڑی کے ساتھ ایک اور صاحب آ گئے.... ان دونوں کو مشین میں کس دو.... مکڑی صاحب! اب آپ کیا کہانی سنائیں گے؟" انسپکٹر کامران مرزا نے طنزیہ انداز میں پوچھا۔

مکڑی خاموش رہا.... البتہ اس کا چہرہ مارے خوف کے سفید ہو گیا تھا.... انہیں مشین میں کس دیا گیا۔

"بٹن دبانے سے پہلے میں پوچھتا ہوں.... تم باس کے بارے میں

کیا جانتے ہو؟"

"افسوس! ہم اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے.... وہ آج تک کسی کے سامنے نہیں آیا"۔

"یہ غلط ہے"۔ وہ بولے۔

"غلط کیسے؟" مکڑی نے بھنا کر کہا۔

"غلط ایسے کہ اس نے انسپکٹر زاہد کو کیوں موت کے گھاٹ اتارا.... اگر انسپکٹر زاہد اس کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا تھا تو اسے ہلاک کرنے کی کیا ضرورت تھی؟"

"وہ اس بات کا گواہ تھا کہ راجا صفدر ہی کاشوری ہے"۔

"اوہ ہاں! واقعی"۔ انہوں نے سر ہلایا۔

"لہٰذا درست بھی یہی ہے کہ باس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا.... وہ کسی کے سامنے نہیں آتا"۔

"کوئی تو ایسا ہے.... خیر.... باس کو انسپکٹر جمشید سے کیا خطرہ ہے"۔

"وہ کسی طرح اسے پہچان چکے تھے.... لہٰذا اس نے انہیں پابند کر دیا"۔

"بٹن دبا دو"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے کہا۔

"ک.... کیا کہا.... آپ نے.... بٹن دبا دو.... کیا ہماری بات پر یقین نہیں آیا"۔

www.Urdufanz.com

"نہیں آیا.... تم باس کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہو"۔

"یہ آپ سے کس نے کہہ دیا.... کس کا اندازہ ہے یہ؟"

"انسپکٹر جمشید کا.... اور ان کے اندازے بہت کم غلط ہوتے ہیں"۔

"نہیں.... ہم باس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے"۔

"یار بٹن کیوں نہیں دبایا؟" انسپکٹر کامران مرزا نے مشین مین کی طرف دیکھا۔

اس نے فوراً بٹن دبا دیا.... دونوں کی چیخیں آسمان سے باتیں کرنے لگیں.... یہاں تک کہ وہ پکار اٹھے.... چلا اٹھے۔

"بند کرو.... بند کرو.... ہم بتائیں گے.... ضرور بتائیں گے.... جب وہ ہماری مدد کو نہیں آیا تو ہم کیوں اسے بچائیں"۔

عین اس وقت دروازے پر دستک ہوئی۔

"بٹن بند کر دو.... اور دروازہ مت کھولو"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے پریشان ہو کر کہا۔

مشین کا بٹن بند کر دیا گیا۔

"ہاں! اب بتاؤ"۔

"وہ.... پہلے یہ تو دیکھ لیں کہ باہر کون ہے؟"

"بعد میں دیکھیں گے.... پہلے تم بتاؤ"۔

"او کے.... کاشوری ہی باس ہے"۔

"کیا.... نہیں"۔ وہ بے یقینی کے انداز میں چلائے۔

"سچ یہی ہے.... آپ راجا صفدر کو گرفتار کر لیں.... وہ خود یہاں آ کر سچ اگل دے گا"۔

"او کے.... ہم یہ بھی کریں گے.... اب دروازہ کھول دو"۔

اس وقت تک تین بار دستک دی جا چکی تھی.... لیکن انہوں نے دروازے کی طرف کوئی توجہ نہیں دی تھی.... اب جو دروازہ کھولا گیا.... تو ایک مجسٹریٹ اور ایک وکیل بھناتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔

"یہ یہاں کیا ہو رہا ہے.... کس قانون کے تحت ہو رہا ہے.... کیا ہمارے ملک میں کوئی قانون نہیں ہے"۔

"ہمارے ملک میں قانون ہے.... بالکل ہے"۔ انسپکٹر کامران مرزا بولے۔

"تب پھر بتائیں.... ان دونوں کو کس قانون کے تحت گرفتار کیا ہے.... وارنٹ گرفتاری دکھائیں"۔

"جی اچھا.... یہ رہے وارنٹ گرفتاری"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے مسکرا کر کہا اور جیب سے وارنٹ گرفتاری کے کاغذات نکال کر دکھائے۔

"یہ تو صرف ککڑی کے ہیں.... اس شخص کو کیوں گرفتار کیا گیا ہے؟"

www.Urdufanz.com

"ککڑی سے پوچھیں"۔

"کیا مطلب؟" وکیل نے چونک کر کہا۔

"میں نے کہا ہے.... ککڑی سے پوچھیں"۔

"کیا پوچھوں؟" اس نے جل کر کہا۔

"یہ کہ اس شخص کو ہم نے کیوں گرفتار کیا ہے؟"

"اس کے پاس ہمیں ککڑی نے ہی بھیجا تھا.... ککڑی بتاؤ انہیں.... ورنہ پھر بٹن دبے گا"۔

"وکیل صاحب کی موجودگی میں"۔ ککڑی ہنسا۔

"ہاں! ان کی اور مجسٹریٹ صاحب کی موجودگی میں"۔

"کیا کہہ رہے ہیں آپ.... انسپکٹر جمشید تو آپ ہو نہیں سکتے"۔

"مجھے انسپکٹر کامران مرزا کہتے ہیں"۔

"اوہ یہ آپ ہیں.... خیر.... آپ نے کیا کہا.... آپ میری اور مجسٹریٹ کی موجودگی میں ان پر سختی کریں گے"۔

"ہاں بالکل کروں گا"۔

"کیا یہ قانونی ہو گا؟" وکیل نے پوچھا۔

"اس سوال کا جواب آپ دیں گے.... جب میں آپ سے پوچھوں گا کہ یہ قانونی ہے یا غیر قانونی"۔

"پتا نہیں.... آپ کیا کہہ رہے ہیں.... شاید آپ اپنے ہوش میں نہیں ہیں"۔

"میں ہوش میں ہوں.... اور حواس میں بھی.... وکیل صاحب اور مجسٹریٹ صاحب.... اگر آپ کے بیٹے کی ہو بہو نقل تیار کر کے آپ کے بیٹے کو اغوا کر لیا جائے.... اور اس نقل کو بیٹے کے طور پر آپ کے پاس بھیج دیا جائے.... اور آپ کے بیٹے کو مار کر ایک تہ خانے میں ڈال دیا جائے.... تو ایسے مجرموں کا آپ کیا کریں گے.... ان کا اکرام کریں گے.... ان کی عزت کریں گے.... ان کی آؤ بھگت کریں گے.... یا ان سے سچ اگلوائیں گے.... ظالم یہ ہیں یا ہم.... ہم نے تو انہیں جان سے نہیں مارا.... انہوں نے تو دوسرے کے بیٹوں کو جان سے مارا ہے"۔

"لیکن جناب.... ان باتوں کا آپ کے پاس کیا ثبوت ہے؟"

"یہ رہا ثبوت.... انہوں نے آگے بڑھ کر ککڑی پر ہاتھ رکھ دیا۔

"کیوں مسٹر ککڑی.... آپ کیا کہتے ہیں.... میں آپ کا وکیل ہوں.... آپ کی ہر طرح مدد کروں گا.... آپ کو انسپکٹر صاحب کے دباؤ میں آ کر بیان نہیں دینا چاہیے"۔

"جی اچھا.... میں بالکل بے گناہ ہوں.... انسپکٹر صاحب نے بلاوجہ الزامات لگائے ہیں.... میرا دامن بالکل پاک ہے"۔

"واہ.... پاک دامن بھی ہوں گے تو ککڑی جیسے"۔

"انسپکٹر صاحب.... آپ ثبوت بھی تو کوئی دیں نا"۔

"اچھی بات ہے.... یہاں میرے اور ان کے درمیان جو باتیں

ہوئی ہیں.... وہ ان سے پوچھیں.... اس وقت تو ہم نے مشین کا بٹن نہیں دبایا تھا.... وہ باتیں آپ سنیں.... سناؤ مکڑی.... یہاں کیا باتیں ہوئی ہیں"۔

"یہاں کچھ باتیں نہیں ہوئیں.... یہ بس ہم سے زبردستی جرم کا اقبال کروانا چاہتے تھے.... اور ہمیں مشین میں کسوا کر بٹن دبوا کر بیان لینا چاہتے تھے.... مرضی کا بیان"۔ "آپ سن رہے ہیں مجسٹریٹ صاحب"۔

"ہاں! انسپکٹر کامران مرزا صاحب.... یہ تو سخت قابل اعتراض ہے"۔

"جی نہیں.... اس لیے کہ مکڑی یہاں ہونے والی بات چیت نہیں دہرا رہا.... لیجیے.... اب میں سناتا ہوں.... آپ کو"۔ یہ کہہ کر وہ ساری بات چیت سنانے لگے.... وکیل اور مجسٹریٹ برے برے منہ بنا کر سنتے رہے.... آخر ان کے خاموش ہونے پر وہ بولے۔

"یہ آپ کا بیان ہے.... آپ اپنا بیان عدالت میں سنائیے گا.... یہ کوئی ثبوت نہیں ہے.... کیوں مجسٹریٹ صاحب؟" وکیل اس کی طرف مڑا۔

"بالکل! یہ صرف ایک بیان ہے.... جو غلط بھی ہو سکتا ہے.... عدالت میں تو ثبوت چلتے ہیں"۔

"اچھی بات ہے.... میں نے جو بیان آپ کو سنایا ہے.... وہ آپ

کے ذہن میں ہے نا"۔

"کیا مطلب.... ذہن میں ہونے نہ ہونے سے آپ کو کیا فرق پڑ جائے گا"۔

"اگر وہ آپ کے ذہن میں نہیں ہے.... تو میں پھر سنا دیتا ہوں"۔ انسپکٹر کامران مرزا مسکرائے۔

"نہیں.... اس کی ضرورت نہیں.... ہماری یادداشت اتنی کمزور نہیں"۔

"اگر یہ گفتگو واقعی ہی ہوئی ہو یہاں"۔

"اوہو.... بھائی.... آپ کے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے.... کہ یہاں آپ کے اور مکڑی کے درمیان یہ بات چیت ہوئی ہے"۔

"ثبوت پیش کرنے لگا ہوں.... پہلے آپ بتائیں.... اگر میرے بیان کے مطابق یہ گفتگو یہاں ہوئی ہو تو.... اس صورت میں مکڑی مجرم ہے یا نہیں"۔

"ہاں! اس صورت میں ہم مان لیں گے"۔

"چلیے ہو گئی پھر چھٹی"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے مسکرا کر کہا۔

"جی کیا فرمایا آپ نے.... ہو گئی پھر چھٹی.... لیکن کس کی؟"

"ان حضرت کی بھی اور مکڑی کی بھی"۔

"پتا نہیں آپ کیا کہہ رہے ہیں"۔

"لیجیے.... سنیے.... ٹیپ کیا گیا بیان"۔

www.Urdufanz.com

"کیا مطلب.... ٹیپ کیا گیا بیان..... یہ ٹیپ ریکارڈ کہاں ہے"۔

"آج کل ایسے ایسے ٹیپ ریکارڈر آ گئے ہیں.... جو انسانی آنکھ کو نظر نہیں آتے اور وہ اپنا کام کرتے رہتے ہیں.... یہ کہہ کر انہوں نے اپنی گھڑی کا ایک بٹن دبا دیا۔

اس سے گفتگو نشر ہونے لگی.... وکیل اور مجسٹریٹ غور سے اس کو سننے لگے.... ادھر ٹکڑی اور اس کے ساتھی کی آنکھوں میں خوف بڑھتا چلا گیا.... ان کے چہروں پر مسکراہٹیں گہری ہوتی گئیں.... وکیل اور مجسٹریٹ کے چہرے لٹکتے چلے گئے.... یہاں تک کہ گفتگو ختم ہو گئی۔

"اب.... اب آپ لوگوں کا کیا خیال ہے.... یہ گفتگو کہاں سے آ گئی.... اور اگر یہ یہاں ہوئی نہیں تو میں نے پہلے ہی آپ کو زبانی کیسے سنا دی"۔

"اس میں شک نہیں کہ یہ گفتگو یہاں ہوئی ہے.... آپ اپنے بیان میں بالکل درست ہیں.... اب ہم ٹکڑی کی وکالت نہیں کریں گے اور نہ اس کے ساتھی کی.... آپ ان کے ساتھ جو سلوک کر رہے ہیں اب یہ اس سلوک کے مستحق ہیں.... لہٰذا ہم چلتے ہیں"۔ یہ کہہ کر وہ لگے مڑنے۔

"نہیں جناب! آپ اس طرح نہیں جا سکتے"۔ انسپکٹر کامران مرزا کی سرد آواز سنائی دی۔

"کیوں.... اب کیا ہے؟"

"ایک بات رہ گئی ہے"۔ وہ مسکرائے۔

"اور وہ کیا؟"

"آپ جو یہاں آئے ہیں.... تو آخر.... آپ نے ٹکڑی کی وکالت کسی کے کہنے پر کرنے کا فیصلہ کیا تھا.... ٹکڑی تو آپ کو وکیل کر نہیں سکا.... لہٰذا ہمیں اس آدمی کا نام چاہیے.... جس نے آپ کو اس کی وکالت کے لیے مقرر کیا ہے"۔

"مجھے افسوس ہے.... وکیل لوگ قانوناً ایسی باتیں راز میں رکھتے ہیں.... میں نہیں بتا سکتا کہ مجھے ٹکڑی کے لیے وکیل کس نے کیا تھا"۔

"دیکھیے جناب.... یہ معاملہ قتل تک پہنچا ہوا ہے.... جو شخص ٹکڑی کو بچانا چاہتا ہے.... وہ کئی آدمیوں کا قاتل بھی ہے اور بھی اس کے گھناؤنے جرائم ہیں.... ہم اسے گرفتار کر کے رہیں گے.... بس آپ اس آدمی کا نام بتا دیں"۔

"سوری! میں نہیں بتا سکتا"۔

"تب پھر.... آپ نہیں جا سکتے.... انہیں حراست میں لے لیا جائے"۔

"کیا مطلب!!!" وہ دونوں بہت زور سے اچھلے۔

○☆○

عجیب احساس

ایک پولیس مین نے ان کی طرف رائفل تان لی.... اور ان میں سے دو ان کی طرف ہتھکڑیاں لے کر بڑھے۔

"خبردار! آپ ایک خوفناک جرم کر رہے ہیں.... میں ایک وکیل ہوں اور یہ ایک مجسٹریٹ.... آپ ہم دونوں کو کس جرم کے تحت گرفتار کر رہے ہیں"۔

"کیا آپ نے سنا نہیں.... میں نے آپ سے کیا کہا ہے"۔ انسپکٹر کامران مرزا کو غصہ آگیا۔

"کیا کہا ہے"۔

"یہ کہا ہے کہ اس آدمی کا نام بتا دیں.... جس نے آپ کو مکڑی کے لیے وکیل کیا ہے.... کیونکہ یہ معاملہ قتل تک پہنچا ہوا ہے.... اور بھی کئی گھناؤنے جرم اس نے کیے ہیں.... لیکن آپ یہ سن کر بھی اس کا نام نہیں بتا رہے"۔

"بس! اتنی سی بات پر آپ ہمیں گرفتار کر رہے ہیں.... آپ کا ضرور دماغ چل گیا ہے.... اس لیے کہ ہم نے کوئی جرم نہیں کیا"۔

"اس کا نام نہ بتا کر آپ جرم کر رہے ہیں.... کیونکہ میں اس جرم کی نوعیت بتا چکا ہوں"۔

"وکیل صاحب.... میں تو چلتا ہوں.... کیونکہ میرا تو کسی بھی جرم سے کوئی تعلق نہیں.... کیوں انسپکٹر صاحب.... مجھے تو وکیل صاحب ساتھ لائے تھے.... کہ ایک جگہ غیر قانونی تشدد ہو رہا ہے.... آپ کو بطور گواہ لے جانا ہے.... تاکہ آپ بعد میں عدالت کے سامنے اس تشدد کی گواہی دے سکیں.... لہٰذا میں تو ان کے کسی جرم میں شریک نہیں.... میں تو جا سکتا ہوں نا"۔ یہ کہہ کر مجسٹریٹ پھر دروازے کی طرف بڑھا۔

عملے نے سوالیہ نظروں سے انسپکٹر کامران مرزا کی طرف دیکھا.... جیسے کہہ رہے ہوں.... کیا کریں.... کیا انہیں جانے دیں۔

وہ مسکرا دیے اور پرسکون آواز میں بولے۔

"مجسٹریٹ صاحب.... معاف کیجیے گا"۔

"معاف کیا.... مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں"۔

"یہ بات نہیں.... مجھے تو آپ سے شکایت ہے نا.... آپ بھی نہیں جا سکتے.... انہیں بھی ہتھکڑیاں لگا دو بھئی"۔

"او کے سر"۔ عملے میں سے ایک نے کہا اور پھر ان دونوں کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں نظر آئیں۔

"آخر آپ مجھے کس جرم میں گرفتار کر رہے ہیں"۔ مجسٹریٹ

www.Urdufanz.com

نے کہا۔

"اس شخص کا نام نہ بتانے کے جرم میں"۔

"اوہو... مجھے تو وکیل صاحب گواہ بنا کر لائے ہیں... میرا ان معاملات سے کیا تعلق"۔

"تعلق ہے"۔ وہ سرد آواز میں بولے۔

"کیا مطلب... کیا کہا آپ نے... تعلق ہے"۔

"ہاں بالکل... تعلق ہے"۔

"آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں؟"

"اور میں اس تعلق کو ثابت کر سکتا ہوں"۔ ان کا لہجہ بدستور سرد تھا۔

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے"۔

"اچھی بات ہے... مجسٹریٹ صاحب... آپ کا نام کیا ہے؟"

"میرا نام ادریس باجوہ ہے... اور میں مجسٹریٹ درجہ اول ہوں... دفعہ ۳۰ کے اختیارات ہیں میرے پاس"۔

"آپ نے کیا نام بتایا... ادریس باجوہ"۔

"ہاں... ہاں"۔ اس نے بھنا کر کہا۔

"ایک منٹ جناب"۔

یہ کہہ کر انہوں نے کسی کو فون کیا... پھر بولے۔

"ہمارے شہر میں کوئی مجسٹریٹ ادریس باجوہ صاحب بھی ہیں؟"

"جی ہاں... بالکل ہیں"۔

"ذرا ان کا فون نمبر لکھوا دیں"۔

"جی اچھا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر فون نمبر لکھوا دیا گیا۔

اب انہوں نے ان نمبروں پر رنگ کیا... اسی وقت وہاں موجود مجسٹریٹ کا رنگ اڑتا نظر آیا... انسپکٹر کامران مرزا کے چہرے پر مسکراہٹ گہری ہونے لگی... اسی وقت سلسلہ مل گیا۔

"کیا یہ ادریس باجوہ صاحب کا گھر ہے؟"

"ہاں جناب! فرمایئے کیا خدمت کر سکتا ہوں... ادریس باجوہ ہی بات کر رہا ہوں"۔

"بہت خوب! بس یہی معلوم کرنا تھا"۔

"لیکن بات کیا ہے؟"

"یہاں محکمہ سراغ رسانی کے ایک کمرے میں اس وقت ایک مجسٹریٹ صاحب ہیں... جو خود کو درجہ اول کا مجسٹریٹ بتاتے ہیں اور ان کا بیان ہے کہ ان کے پاس دفعہ تیس کے اختیارات ہیں... وہ اپنا نام ادریس باجوہ بتاتے ہیں"۔

"تب وہ کوئی فراڈ ہے... کیونکہ شہر میں میرے علاوہ اور کوئی ادریس باجوہ مجسٹریٹ نہیں ہے... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"شکریہ! یہی معلوم کرنے کے لیے فون کیا تھا"۔

www.Urdufanz.com

"آپ کون صاحب بات کر رہے ہیں.... انسپکٹر جمشید؟"

"جی نہیں.... انسپکٹر کامران مرزا.... آج کل وہ کام کاج کے قابل نہیں ہیں.... ان کی جگہ میں نے سنبھالی ہوئی ہے"۔

"اوہ اچھا.... اور کچھ"۔

"جی نہیں بس.... شکریہ"۔

فون بند کر کے وہ ان کی طرف مڑے۔

"تو میرا خیال درست نکلا.... یہ دونوں فراڈ ہیں اور باس کے آدمی ہیں.... اب آئے گا مزا.... پہلے ہمارے قبضے میں دو آدمی تھے.... اب چار ہو گئے"۔

"لیکن تم ہم سے باس کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں کر سکو گے"۔ وکیل نے بھنا کر کہا۔

"اوہ اچھا.... تو یہ بات بھی ہے.... بہت جلد وکالت کی پٹڑی سے اتر آئے"۔ وہ ہنسے۔

"میں نے کہا نا.... کچھ معلوم نہیں کر سکیں گے"۔

"وہ تو بعد کی بات ہے.... پہلے تو آپ صرف اتنا بتا دیں کہ کیا آپ باس کا نام جانتے ہیں؟"

"بالکل نہیں جانتے.... اسی لیے تو کہہ رہے ہیں کہ آپ نہیں معلوم کر سکیں گے ہم سے"۔

"اچھی بات ہے.... کس دو بھئی انہیں بھی.... یہ بھی کیا یا

کریں گے.... آئے تھے اپنے ساتھیوں کو بچانے.... اور خود بھی پھنس گئے"۔

"اوکے سر"۔

انہیں بھی کس دیا گیا.... چاروں کے کسنے کے بعد بٹن دبائے گئے.... اور ان کی چیخوں نے آسمان سر پر اٹھا لیا.... اچانک مجسٹریٹ صاحب پکار اٹھے۔

"بند کرو.... بند کرو.... میں باس کا نام بتاتا ہوں"۔

بٹن آف کر دیے گئے.... چند منٹ تک وہ لمبے لمبے سانس لیتے رہے.... آخر مجسٹریٹ نے کہا۔

"اس کا نام راجہ صفدر ہے.... یعنی سابقہ کاشوری"۔

"یہ بات تو مکڑی بھی بتا چکا ہے"۔

"بس تو پھر میری بات کی تائید ہو گئی"۔

"لیکن میں اسے باس نہیں سمجھتا.... باس کوئی اور ہے"۔

"تب پھر ہم اور کچھ نہیں بتا سکتے.... اس لیے کہ ہم اسی کو باس سمجھتے ہیں"۔

"بتاؤ گے.... تم میں سے کوئی ایک تو ضرور باس کا نام جانتا ہے.... لہٰذا وہ بتائے گا"۔

"آخر آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں؟"

"بس اندازہ ہے میرا"۔

www.Urdufanz.com

"غلط اندازہ ہے.... باس آج تک کسی کے سامنے نہیں آیا"۔

"کوئی ایک ضرور ہے.... جو اس کا نام جانتا ہے.... یہ میری بات لکھ لو"۔

"آپ کا مطلب ہے.... ہم چار میں سے ایک؟" مکڑی نے کہا۔

"نہیں.... اس کے لیے کام کرنے والوں میں سے ایک ضرور اسے جانتا ہے.... لیکن ہم نہیں جانتے.... وہ کون ہے.... تاہم اسے تلاش کر کے رہیں گے.... زیادہ امکان اس بات کا ہے کہ مکڑی ہے.... یا پھر راجا صفدر عرف کاشوری"۔ انہوں نے جلدی جلدی کہا۔

"کم از کم میں نہیں جانتا.... وہ کون ہے"۔

"آپ کا نام کیا ہے مسٹر؟" انہوں نے وکیل سے کہا۔

"جاوید پرواز"۔ اس نے کہا۔

"جاوید پرواز"۔ ان کے منہ سے حیرت سے نکلا۔

"کیوں کیا ہوا.... آپ کو میرا نام سن کر حیرت ہوئی کیا؟" وکیل بولا۔

"ہاں کچھ ہوئی تو ہے.... اور مجسٹریٹ صاحب.... آپ کا نام؟"

"راشد بلوانی"۔ اس نے کہا۔

"آپ دونوں کیا کام کرتے ہیں؟"

"باس کے خادم ہیں.... ہر وہ کام کرتے ہیں جس کا وہ حکم دے"۔

"آخر باس آپ سے کیا کام لیتا ہے؟"

"مختلف قسم کے کام.... جیسا آج لیا ہے.... یہاں ہمیں وکیل اور مجسٹریٹ کے روپ میں پہنچنے کا حکم دے دیا.... تاکہ ہم مکڑی اور اس کے ساتھی کو چھڑا سکیں"۔

"ارے"۔ رفعت اچھلی۔

"خیر تو ہے"۔ انسپکٹر کامران مرزا اس کی طرف مڑے۔

"اس سے پہلے کیا باس نے اپنے کسی ساتھی کو چھڑانے کی کوشش کی"۔

"نہیں.... بالکل نہیں"۔

"تب پھر باس مکڑی کے لیے فکرمند کیوں ہے"۔

"اوہ ہاں.... واقعی.... مسٹر مکڑی.... تمہارے پاس اس سوال کا کیا جواب ہے؟"

"میں اس کی نظروں میں اہم ہوں گا"۔ مکڑی مسکرایا۔

"نہیں.... بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ تم اسے جانتے ہو"۔

"یہ غلط ہے.... میں اسے نہیں جانتا"۔

"مکڑی پر نفسیاتی طریقہ آزمایا جائے گا.... اسے خفیہ ٹھکانے پر لے چلتے ہیں"۔ انسپکٹر کامران مرزا بولے۔

"بہت بہتر"۔

"یہ تم لوگ اچھا نہیں کر رہے.... باس تم لوگوں سے نبٹ لے

گا"۔

"کیا تم جانتے ہو.... باس کون ہے؟"

"ہاں جانتا ہوں.... اگلوا سکتے ہو تو اگلوا لو"۔ اس نے تیز آواز میں کہا۔

"تمہارا آپس میں تعلق کب شروع ہوا؟"

"دس سال پہلے جب میں جیل سے نکلا تو مجھے اس کا فون ملا.... میں اس سے ملا.... اس وقت اس نے تفصیل بتائی تھی.... کہ وہ کس قسم کا کام کرنا چاہتا ہے.... اور اس کام کے سلسلے میں اسے میری ضرورت تھی.... میں نے معقول معاوضے پر کام کرنا منظور کر لیا.... لیکن ساتھ ہی عہد کیا کہ میں اس کا نام کسی صورت میں بھی کسی کو نہیں بتاؤں گا"۔

"آخر اسے تمہارے سامنے آنے کی کیا ضرورت تھی.... یہ باتیں تو وہ فون پر بھی کر سکتا تھا"۔

"اس وقت اسے اندازہ نہیں تھا کہ آگے چل کر اس کا منصوبہ کس قدر انوکھا اور کامیاب ثابت ہو گا اور وہ دولت میں کھیلنے لگے گا.... بعد میں اندازہ ہوا تو اس نے فیصلہ کیا کہ اب وہ سات پردوں میں چھپ کر کام کرے گا اور کسی کے سامنے بھی نہیں آئے گا.... اس روز کے بعد تو وہ میرے سامنے بھی نہیں آیا.... تاہم اس نے مجھ سے کہہ رکھا ہے.... جس دن میں اس کا نام زبان پر لایا.... وہ دن میری زندگی کا

آخری دن ہو گا"۔

"اوہ.... نہیں نہیں"۔ وہ ایک ساتھ بولے۔

"ہاں جناب.... گویا آپ مجھے موت کے منہ میں دھکیل رہے ہیں.... میری موت کے ذمے دار آپ ہوں گے"۔

"دیکھو بھئی.... تم فوراً" اس کا نام بتا دو.... اس صورت میں تو ہم اسے فوری گرفتار کر لیں گے.... وہ پھر آپ کے خلاف کیا کر سکے گا"۔

"مجھے ڈر ہے.... ادھر میں آپ کو اس کا نام بتاؤں گا.... ادھر وہ مجھے ختم کر دے گا"۔ مکڑی بولا۔

"لیکن کیسے.... کیا وہ یہاں موجود ہے.... کیا وہ ہوا کے ذریعے تمہیں ختم کر دے گا.... پاگل تو نہیں ہو مکڑی"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے جل کر کہا۔

"کچھ بھی ہو.... میں اس کا نام نہیں بتاؤں گا"۔

"انہیں خفیہ ٹھکانے پر لے چلو.... تاکہ باس صاحب خلل نہ ڈال سکیں"۔

وہ انہیں خفیہ ٹھکانے پر لے آئے.... یہاں مکڑی کے لیے عجیب و غریب طریقے موجود تھے.... اسے ان کے بارے میں معلوم نہیں تھا.... یہ طریقے انسپکٹر جمشید کے اپنے ایجاد کردہ تھے.... اور ان میں پروفیسر داؤد کے مشورے بھی شامل تھے.... اس کے دماغ پر ایک لوہے کا

www.Urdufanz.com

ہیٹ رکھا گیا.... تسموں سے اس ہیٹ کو باندھا گیا.... اس ہیٹ میں بے شمار بلب لگے ہوئے تھے.... مختلف رنگوں کے ان گنت تار تھے.... پورا ایک گورکھ دھندا تھا وہ ہیٹ.... پھر اس ہیٹ کا بٹن دبایا گیا.... اس کے ہاتھ پیر باندھ کر اس کے جسم کو بھی ایک کرسی میں جکڑ دیا گیا تھا.... وہ سب کچھ خوف کے عالم میں دیکھتا رہا.... منہ سے کچھ نہیں بولا تھا.... لیکن جب بٹن دبایا گیا.... تو وہ مسکرانے لگا اور بولا۔

"بھئی واہ.... یہ ہیٹ تو بہت مزے کا ہے.... سر پر مزے دار قسم کی مالش کر رہا ہے"۔

"ہے نا مزے کا.... چلو اس خوشی میں باس کا نام بتا دو"۔

"اس خوشی میں کیوں بتاؤں.... مجھے کیا ضرورت ہے بتانے کی"۔

"اچھا تمہاری مرضی"۔ انہوں نے کندھے اچکا دیے۔

ایک منٹ بعد اس کی ہنسی غائب ہو گئی.... اس نے قدرے پریشان ہو کر کہا۔

"مالش میں تیزی آ گئی ہے.... اس کو آہستہ کریں"۔

"یہاں تمہاری بات ماننے کے لیے نہیں لایا گیا"۔

"اوہ"۔ اس کے منہ سے مارے خوف کے نکلا۔

"اب کیا ہوا؟"

"میرے دماغ میں پٹاخے چلنے لگے ہیں"۔

"ابھی کیا ہے.... آگے آگے دیکھنا.... کیا ہوتا ہے.... ابھی تو بم

چلیں گے دماغ میں"۔

"کیا نہیں.... نہیں.... اتاریں اس کو.... اتاریں اس کو"۔

"ابھی تو تم بہت خوش ہو رہے تھے"۔

"میں نے کیا کہا ہے.... اتار دو اس کو"۔

"نہیں.... پہلے باس کا نام"۔

"باس کا نام بتاتی ہے میری جوتی.... یہ پٹاخے میرا کیا بگاڑ لیں گے"۔

"ایک منٹ اور انتظار کرو"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے کہا۔

ایک منٹ اور گزر گیا.... اب تو اس جسم تننے لگا.... رگیں پھولنے لگیں.... اس نے چیخ کر کہا۔

"اس کو اتار دو.... میں باس کا نام بتاتا ہوں"۔

"نہیں.... پہلے باس کا نام"۔

"راجا صفدری باس ہے.... اس کا اصل نام کاشوری ہے.... آپ مانیں یا نہ مانیں.... لیکن میں اس بات کے بہت سے ثبوت آپ کو دے سکتا ہوں"۔

"کیا واقعی؟" انسپکٹر کامران مرزا نے مارے حیرت کے کہا۔

"ہاں واقعی"۔

"ٹھیک ہے.... دو پھر ثبوت"۔

"وہ ثبوت میں یہاں کیسے دے سکتا ہوں.... ثبوت میرے پاس

www.Urdufanz.com

میرے گھر میں ہیں"۔

"اوہ! تو تم ہمیں ایک بار پھر اپنے گھر لے جانا چاہتے ہو"۔

"یہ بات نہیں.... میں آپ کو وہاں اب کس سازش کے تحت لے جاؤں گا.... جب پہلی ہی ناکام ہو چکی ہے.... میرے پاس کچھ چیزیں ایسی ہیں.... جن سے ثابت ہو جائے گا کہ کاشوری ہی باس ہے"۔

"اچھی بات ہے.... تب ہم سب چلتے ہیں"۔

"ٹھیک ہے.... لیکن جب میں ثبوت پیش کر دوں.... تو پھر کیا آپ مجھے چھوڑ دیں گے"۔

"یہ تو خیر نہیں ہو گا.... تم نے بھی آخر اس کے ساتھ رہ کر جرائم کیے ہیں.... ہاں! اگر کوئی سنگین جرم تمہارا ثابت نہ ہو سکا.... تو پھر تمہیں رعایت ضرور دلوانے کا وعدہ کرتا ہوں"۔

"چلیے یہی بہت ہے.... اب میں آپ کو چند ایسی چیزیں دکھاؤں گا کہ آپ کی آنکھیں کھل جائیں گی"۔

"اس صورت میں ہم تمہارا شکریہ ادا کریں گے"۔ وہ مسکرا دیے۔

پھر وہ اسے اپنی گاڑی میں لے کر روانہ ہوئے.... گھر کے دروازے پر اب تالا لگا ہوا تھا.... اور یہ تالا محمد حسین وغیرہ لگا کر گئے تھے.... کیونکہ اب یہاں کوئی نہیں تھا۔

تالا کھولنے سے پہلے انہیں ایک عجیب سا احساس ہوا.... خاص

طور پر رفعت کو بے چینی سی محسوس ہوئی.... وہ رہ نہ سکی.... بول اٹھی۔

"کہیں ہم ایک بار پھر کسی جال میں تو نہیں پھنسنے جا رہے"۔

"جب اوکھلی میں سر دیا تو موصلوں کا کیا ڈر"۔

عین اس لمحے تالا کھل گیا.... دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوئے.... اور پھر دھک سے رہ گئے۔

○☆○

جوتا

اندر تمام کاغذات وغیرہ کو جلا کر راکھ کر دیا گیا تھا.... وہ یہ دیکھ کر وہیں رک گئے.... انسپکٹر کامران مرزا نے دونوں ہاتھ پھیلا کر سب کو آگے بڑھنے سے روک دیا اور بولے۔

"جلانے والا شاید اپنی انگلیوں کے نشانات چھوڑ گیا ہو.... پٹرول کا پلاسٹک بیگ تو ساتھ ہی اس نے جلا دیا ہو گا.... لیکن بہرحال اندر کس طرح داخل ہوا.... تالا کھول کر یا پائپ کے ذریعے.... اگر زینے کا دروازہ اندر کی طرف سے بند ہوا تو وہ چھت کے راستے نہیں آیا.... پھر اس نے تالا کھولا ہو گا.... سوال یہ ہے کہ دن کے وقت یہ کام وہ کس طرح کر سکتا تھا.... جب کہ اس گھر میں کچھ دیر پہلے ہی ایک واقعہ ہوا تھا اور پولیس یہاں آئی تھی۔

"اس کا جوب یہ ہے انکل کہ وہ پولیس کی وردی میں آیا ہو گا.... اس صورت میں اسے کون روکتا.... بلکہ شاید دو آدمی آئے ہوں.... انہوں نے تالا کھولا.... اندر داخل ہوئے.... اندر سے دروازہ بند کیا.... اپنی کارروائی مکمل کی اور چلتے بنے.... ایسا کرنے میں بھلا

انہیں کیا مشکل تھی"۔ شوکی نے جلدی جلدی کہا۔

"ہوں.... واقعی.... یہی بات ہو سکتی ہے.... لیکن ان کی انگلیوں کے نشانات تو مل ہی سکتے ہیں"۔

"مل بھی گئے تو کیا ہو گا.... زیادہ سے زیادہ وہ بھی یہی بتائیں گے کہ راجا صفدر باس ہے اور بس"۔

"ہوں مسٹر ککڑی.... تم بتاؤ.... وہ ثبوت کیا تھے؟"

"کچھ کاغذات.... جن پر اس کے دستخط موجود تھے.... یعنی جس وقت اس نے مجھے اپنے ساتھ شامل کیا تھا.... اس وقت کے کاغذات.... آپ ان کاغذات کی تحریر کو.... آج کے راجا صفدر کی تحریر سے ملا کر دیکھ سکتے ہیں"۔

"اور کوئی بات؟"

"ایک کیسٹ جس میں میں نے باس کی آواز ریکارڈ کی تھی.... جب وہ مجھ سے براہ راست ملا کرتا تھا.... اس وقت کی گفتگو"۔

"اوہ.... یہ کیسٹ ضرور اہم تھی.... لیکن افسوس.... اب تو وہ بھی جل چکی ہے"۔

"بس اسی قسم کی چیزیں تھیں"۔ ککڑی بولا۔

"لیکن انکل ہمیں ان جلی ہوئی چیزوں کا تو جائزہ لینا چاہیے.... ہو سکتا ہے.... کوئی چیز جلنے سے رہ گئی ہو"۔ رفعت نے بے چین ہو کر کہا۔

www.Urdufanz.com

"اوہ ہاں! اس کی ضرورت ہے"۔

انہوں نے راکھ ہونے والی چیزوں کو ادھر ادھر کر کے دیکھا... لیکن کوئی چیز مکمل طور پر جلنے سے نہیں بچی تھی... بلکہ جلانے کے بعد جلانے والوں نے راکھ کو بھی خوب مسلا تھا۔ انسپکٹر کامران مرزا نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں بھئی... یہاں کچھ نہیں بچا... گویا ہم باس کے خلاف کوئی ثبوت حاصل نہیں کر سکے... آؤ چلیں"۔

وہ مڑنے لگے... ایسے میں اشفاق کی نظر ایک چیز پر پڑی... اس کی آنکھوں میں حیرت دوڑ گئی۔

"انکل... آپ... آپ نے اس جوتے کو دیکھا"۔ اس نے ایک طرف پڑے ہوئے صرف ایک جوتے کی طرف اشارہ کیا... دائیں پاؤں کا جوتا۔

"ہاں دیکھا... تب پھر... اس میں کیا خاص بات ہے؟"

"یہ... ایک کیوں ہے... دو کیوں نہیں ہیں"۔

"اوہ... اوہ... مسٹر مکڑی... کیا یہ تمہارا ہے؟"

"نن نہیں"۔ مکڑی ہکلایا۔

"تب پھر یہ آگ لگانے والوں کا ہے... لیکن ایک کیوں ہے؟"

"اس لیے کہ دوسرے پر پٹرول گر گیا تھا... اس کو آگ لگ گئی تھی... آگ لگانے والے نے جلدی سے اس کو اتار دیا... اب وہ جلا

ہوا جوتا کیسے پہن کر جاتا... سو اس نے اس کو بھی آگ میں جھونک دیا... اب دوسرا جوتا ساتھ لے کر کیوں جاتا... یہیں چھوڑ گیا"۔

"لیکن یہ ہمارے کس کام آئے گا"۔

"آئے گا... ضرور آئے گا... ہم اس جوتے کو کہیں دیکھ چکے ہیں"۔

"کک... کیا مطلب؟" مکڑی کے منہ سے مارے حیرت کے نکلا۔

اس کی حیرت پر انہیں اور حیرت ہوئی۔

"تمہیں کیا ہوا مسٹر مکڑی؟"

"کک... کچھ نہیں"۔ اس نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

"مسٹر مکڑی... ضرور تم اس جوتے کے بارے میں کچھ جانتے ہو... بولو... یہ کس کا ہے"۔

"نن... نہیں... نہیں"۔

"بولو... ورنہ میں پستول کی گولی ابھی تمہارے سر میں اتارتا ہوں"۔

"نہیں... نہیں"۔ اس نے مارے خوف کے کہا۔

"ارے بھائی... ہو کیا گیا ہے آخر... کس کا ہے یہ جوتا"۔

"یہ... باس کا"۔

"کیا!!!" وہ ایک ساتھ چلائے۔

www.Urdufanz.com

"ہاں! باس کا"۔

اس نے گھٹی گھٹی آواز میں کہا۔

"آخر تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو.... اور پھر تمہارا کہنا تو یہ ہے کہ باس راجا صفدر ہے.... اگر یہ جوتا راجا صفدر کا ہے.... تب اس میں پریشان ہونے کی کیا بات ہے.... تب تو اس کے خلاف ایک چھوٹا سا ثبوت مل گیا"۔

آصف نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"نن.... نہیں.... نہیں"۔

مکڑی مارے خوف کے چلایا۔

"اوہو.... ہو کیا گیا ہے.... کچھ کہو بھی تو"۔

آفتاب جھلا اٹھا۔

"مم.... میں.... میں"۔ وہ پھر کہتے کہتے رک گیا۔

"ہاں ہاں .... کہو"۔

انسپکٹر کامران مرزا نے نرم لہجے میں اس کی ہمت بندھائی۔

"میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ مجرم راجا صفدر نہیں ہے"۔

مکڑی گہرا سانس لیتے ہوئے بولا۔

"کیا مطلب؟" اب وہ اچھلے۔

"آج تک میں اس خیال میں رہا.... کہ مجرم راجا صفدر ہے.... اس کی آواز مجھے بالکل راجا صفدر کی لگتی رہی.... اس لیے کئی اور کام

کرنے والوں کا بھی یہی خیال تھا کہ مجرم راجا صفدر ہے.... اسی لیے میں نے آپ سے کہا تھا کہ مجرم وہی ہے.... لیکن اس جوتے نے مجھے بتایا ہے کہ مجرم راجا صفدر نہیں ہے.... کوئی اور ہے"۔

"یہ کیا بات ہوئی.... جوتے نے یہ بات کیسے بتا دی؟"

"اس لیے کہ یہ جوتا راجا صفدر کا ہے"۔

"کیا!!!" وہ ایک ساتھ چلائے۔

○☆○

www.Urdufanz.com

آوازیں

چند لمحے سکتے کے عالم میں گزر گئے.... پھر انسپکٹر کامران مرزا نے کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی آخر.... اگر یہ جوتا راجا صفدر کا ہے تو وہ باس کیوں نہیں ہو سکتا"۔

"اس لیے کہ اب اس قسم کے چھوٹے موٹے کام خود ہرگز نہیں کرتا.... وہ تو بڑے بڑے کام بھی خود نہیں کرتا.... دوسروں کو حکم دے کر جب وہ کام نکال لیتا ہے.... تو اسے خود یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی .... وہ تو کسی کو بھی حکم دے سکتا تھا.... اس لیے میں سو فیصد یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ مجرم راجا صفدر نہیں ہے.... اگرچہ آج سے پہلے تک میں یقین سے یہی بات سمجھتا تھا"۔

"وحشت تیرے کی"۔ آصف نے جھلا کر اپنی ران پر ہاتھ مارا۔

"کیا ہو گیا بھئی.... اب تم محمود بن گئے کیا؟" آفتاب نے اسے گھورا۔

"یہ بات نہیں.... ہم مجرم سے اب بھی اتنا ہی دور ہیں.... جتنا

کہ پہلے تھے.... ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھے"۔

"کوئی بات نہیں.... مجرم آخر مجرم ہے.... اسے آخر کار پکڑے ہی جانا ہے"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے منہ بنایا۔

"لیکن راجا سے یہ غلطی کس طرح ہو گئی.... اگر اس کا ایک جوتا جل گیا تھا.... تو اس نے دوسرا بھی کیوں نہ جلا دیا.... آیا تو خیر وہ گاڑی پر ہو گا.... لہذا گاڑی میں بیٹھ کر ننگے پاؤں چلا گیا ہو گا"۔

"اب پھر چلیے اس کے پاس.... گرفتاری کا جواز تو اب مل گیا ہے نا"۔ آفتاب نے کہا۔

"ہاں بالکل.... چلو"۔

وہ اسی وقت ہوٹل نور پہنچے.... راجا صفدر اپنے دفتر میں موجود تھا' ان کے ساتھ مکڑی کو دیکھ کر اس نے حیرت سے پلکیں جھپکائیں۔

"یہ.... یہ تو مکڑی ہے.... اسے آپ نے کہاں سے پکڑ لیا"۔

"یہ خود ہی ہماری پکڑ میں آ گیا.... اس جوتے کو پہچانتے ہیں آپ مسٹر راجا صفدر عرف کاشوری؟"

"میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ میرا نام کاشوری نہیں ہے"۔

"مسٹر مکڑی کا کہنا بھی یہی ہے کہ کاشوری اور راجا صفدر ایک ہی آدمی کے دو نام ہیں"۔

"اس کے کہنے سے کیا ہوتا ہے.... کیا اس کے پاس اس بات کا کوئی ثبوت ہے؟"

www.Urdufanz.com

"پہلے آپ اس جوتے کے بارے میں وضاحت کر دیں.... مکڑی کا کہنا ہے.... یہ کہ آپ کا ہے"۔

"میں نے کہا نا.... اس کے کہنے سے کیا ہوتا ہے.... آپ اسے سکھا پڑھا کر لے آئے ہیں.... یہ آپ کے قبضے میں ہے.... آپ کی ہدایات کے مطابق بیان نہیں دے گا' تو کیا کرے گا"۔

"تو اس جوتے سے آپ کا دور دور کا بھی تعلق نہیں؟"

"نہیں.... بالکل نہیں"۔

"یہ بات نوٹ کر لیں مسٹر کاشوری.... اگر یہ جوتا آپ کا ہے.... تو ہم یہ بات ثابت کر سکتے ہیں"۔ ایسے میں فرحت بول اٹھی۔

"کیا مطلب؟" مکڑی سے پہلے انسپکٹر کامران مرزا نے حیرت زدہ انداز میں کہا۔

"آپ کیوں حیران ہیں انکل"۔ فرحت مسکرائی۔

"تم کس طرح ثابت کرو گی بھلا"۔

"بلڈ ہاؤنڈ کتے کے ذریعے.... انکل جمشید کے پاس کئی بلڈ ہاؤنڈ کتے ہیں.... کتا جوتے کو سونگھ کر اگر کاشوری پر جھپٹ پڑا.... تو یہ جوتا اس کا ہے.... ورنہ نہیں.... بے شک کاشوری کو سو آدمیوں کے درمیان بٹھا دیا جائے.... بلڈ ہاؤنڈ صرف اسی کی طرف آئے گا.... اگر جوتا اس کا ہے.... ورنہ وہ اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا"۔ فرحت نے جلدی جلدی کہا۔

"بہت خوب فرحت.... تم نے ایک مشکل مسئلہ چٹکی بجاتے میں حل کر دیا.... ذہانت ہو تو ایسی"۔

آفتاب' آصف اور شوکی برادرز کے منہ بن گئے.... یہ دیکھ کر انسپکٹر کامران مرزا مسکرائے.... اور انہوں نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

"بھئی اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ باقی لوگ عقل سے پیدل ہیں"۔

"لیکن اس کا یہ مطلب تو ضرور ہے کہ ہم فرحت کی نسبت کم عقل ہیں"۔ آصف نے منہ بنایا۔

"خیر میں تو یہ بھی نہیں کہتا"۔

"حد ہو گئی انکل.... تب پھر آپ کیا کہنا چاہتے ہیں"۔

"بس کچھ بھی نہیں.... ہمیں اس بحث میں پڑنے کی ضرورت ہی کیا.... ہاں تو مسٹر کاشوری کیا ہم بلڈ ہاؤنڈ منگوائیں؟"

"نن نہیں.... نہیں"۔

"تب پھر.... بتا دیں.... یہ جوتا آپ کا ہے"۔

"نن نہیں.... نہیں"۔ اس نے چیخ کر کہا۔

"جوتا بھی آپ کا نہیں.... اور ہم بلڈ ہاؤنڈ بھی نہ منگوائیں.... آخر یہ کیسے ممکن ہے"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے جل کر کہا۔

"یہ جوتا میرا نہیں ہے"۔

www.Urdufanz.com

"اچھی بات ہے"۔

یہ کہہ کر انہوں نے انسپکٹر جمشید کو فون کیا... ایک خوفناک قسم کا بلڈ ہاؤنڈ بھیجنے کے لیے کہا۔

دو محافظ ایک کتے کو وہاں لے آئے... اس کے گلے میں لوہے کی موٹی زنجیر تھی... اس زنجیر کو ان دونوں نے مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا... اب بلڈ ہاؤنڈ کو وہ جوتا اچھی طرح سنگھایا گیا... جب جوتا سنگھایا گیا... اس وقت کاشوری کو الگ رکھا گیا تھا... اور اس کے ساتھ اور لوگوں کو بٹھا دیا گیا تھا... جوتا سنگھایا جا چکا تو ہال کا دروازہ کھولا گیا... جس میں سب لوگ موجود تھے... اب بلڈ ہاؤنڈ کو اندر لایا گیا۔

"زنجیر مضبوطی سے پکڑے رہنا... ورنہ یہ اس آدمی کو چیر پھاڑ ڈالے گا... جس کا یہ جوتا ہو گا"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے ہدایات دیں۔

"او کے سر... آپ فکر نہ کریں"۔

کتا آگے بڑھنے کے لیے زور لگانے لگا... دونوں محافظ مضبوطی سے زنجیر پکڑ ایک ایک قدم آگے بڑھنے لگے... وہ لوگوں کے پاس سے گزرتا گیا... آگے بڑھنے کے لیے وہ پورا زور لگا رہا تھا... گویا وہ چاہتا تھا... اس کی زنجیر چھوڑ دی جائے۔

وہ کسی کے پاس نہ رکا... درمیان میں راجا صفدر تھا... اس کا رنگ مارے خوف کے اب دودھ کی طرح سفید ہو چلا تھا... جونہی کتا اس کے نزدیک پہنچا... وہ زور زور سے بھونکنے لگا... اور راجا کے

نزدیک ہونے کے لیے پورا زور لگانے لگا... ادھر محافظ پورا زور صرف کر رہے تھے... اسے روکنے کے لیے۔

"یہ... یہ ضرورت سے زیادہ زور لگا رہا ہے سر... ہمارے لیے اسے روکنا مشکل ہو رہا ہے"۔ ان میں سے ایک نے چیخ کر کہا۔

"اوہ اچھا... ٹھہرو"۔ یہ کہہ کر وہ آگے بڑھے اور زنجیر سنبھال لی... کتا اب بھی راجا کی طرف بڑھنے کے لیے زور لگا رہا تھا... جونہی زنجیر ان کے ہاتھ میں آئی... وہ ایک قدم پیچھے ہٹ آئے... کتا پھر بھی زور لگا رہا تھا... ایسے میں وہ بولے۔

"ہاں تو راجا صاحب... اب آپ کیا کہتے ہیں... کتا تو آپ کے پاس سے ہٹنے کو تیار نہیں ہے"۔ یہ کہتے وقت وہ مسکرا دیے۔

"یہ... یہ جانور ہے... اسے کیا پتا؟"

"جی نہیں... اس کتے کی یہی تو خصوصیت ہے... جس کا کپڑا، جوتا، رومال اسے سنگھایا جائے... یہ اس کی طرف جائے گا اور اس پر جھپٹ پڑے گا... آخر یہاں اتنے لوگ ہیں... یہ ان کی طرف کیوں نہیں گیا... بولو... یہ جوتا تمہارا ہے یا نہیں... ورنہ میں زنجیر چھوڑ دوں گا"۔ یہ کہہ کر انہوں نے ایک انچ کے قریب زنجیر چھوڑ دی... کتا اس کے اور نزدیک ہو گیا... اور لگا زور زور سے بھونکنے... راجا صفدر کی پیشانی پر پسینہ آ گیا... اس نے چیخ کر کہا۔

"اسے روکیں... پیچھے کریں... جوتا میرا ہی ہے"۔

www.Urdufanz.com

"واہ.... تو مکڑی کے گھر کی چیزوں کو آگ آپ نے لگائی تھی جا کر؟"

"ہاں! ایسی بات ہے"۔

"کیوں لگائی تھی؟"

"ہم.... میں ڈر گیا تھا"۔

"کیا مطلب.... تم ڈر گئے تھے.... کس بات سے ڈر گئے تھے؟"

"اس بات سے کہ اگر وہ چیزیں پکڑی گئیں تو باس میں ثابت ہو جاؤں گا.... جب کہ باس میں ہوں نہیں"۔

"ہاں یہ بات راجا صاحب نے درست کہی"۔ مکڑی ہنسا۔

"حد ہو گئی.... اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے؟" آصف نے منہ بنایا۔

"یہ بات ہے اس میں ہنسنے کی.... کہ اس نے میری بات کی تصدیق کر دی.... اپنے گھر میں اس کا جوتا دیکھ کر میں نے بھی فوراً کہا تھا.... راجا صفدر باس نہیں ہے"۔

"تب پھر.... سوال تو یہی ہے.... باس کون ہے"۔

"افسوس! ہم نہیں جانتے"۔

"انسپکٹر زاہد کو کس نے ہلاک کیا؟"

"میں نے.... اسے بھی میں نے اسی لیے مارا.... کہ وہ بھی یہی سمجھتا تھا.... باس میں ہوں.... سچ تو یہ ہے کہ باس نے مجھے باس بنانے

کی ہر طرح کوشش کی ہے.... وہ اپنے ماتحتوں سے میری آواز میں بات کرتا رہا ہے.... اس کی اس بات نے مجھے ہمیشہ پریشانی میں مبتلا کیے رکھا"۔

"تم جیل سے کس طرح بھاگ نکلے تھے؟"

"باس نے انسپکٹر زاہد کے ذریعے نکلوایا تھا"۔

"یہ کیا بات ہوئی.... اگر باس کوئی اور ہے اور اس نے ہی تمہیں جیل سے نکلوایا تھا.... تو یہ تمہیں کیسے باس سمجھتا رہا؟"

"یہ اس نے بعد میں سمجھنا شروع کیا تھا.... باس نے یہ ظاہر کیا ہو گا کہ وہ تو خود کاشوری کا ایک ماتحت ہے"۔

"حیرت ہے.... خیر.... ہم محسوس کر رہے ہیں کہ بات اسی طرح ہے.... تو اسے تمہاری مدد کی ضرورت تھی.... اس لیے اس نے تمہیں جیل سے نکلوایا"۔

"ہاں! مجھ جیسے لوگوں کی اسے بہت ضرورت تھی.... جو جیل سے نکل کر معاشرے میں کہیں کھپ نہیں سکتے.... اور چاہتے ہیں معاشرے میں رہنا.... وہ بھی باعزت زندگی.... لہٰذا ایسے لوگوں کے باس خوب کام آتا ہے.... اور مجھ سے اسے اور کام لینا تھا.... یعنی ظاہری باس بنانا تھا"۔ اس نے منہ بنایا۔

"دیکھیے.... اگرچہ اب ہم جانتے ہیں.... لیکن تمہارے منہ سے سننا زیادہ بہتر رہے گا"۔

www.Urdufanz.com

"تو میں بتا دیتا ہوں.... باس پلاسٹک سرجری کے ذریعے ایک انسان کی بالکل نقل تیار کراتا ہے.... جس کی نقل تیار کی جاتی ہے.... اس کی پہلے وڈیو فلمیں بنوائی جاتی ہیں.... اس شخص کو وڈیو فلمیں ہزاروں بار دکھائی جاتی ہیں.... اس کی طرح اٹھنا بیٹھنا سکھایا جاتا ہے.... پھر اس نوجوان کو اغوا کر لیا جاتا ہے.... اور اس کی جگہ نقلی کو بھیج دیا جاتا ہے.... راجا صفدر ہوٹل کا مالک تھا اور مجھ جتنے قد اور قامت کا تھا.... لہٰذا میرے لیے اس نے اس جگہ کو پسند کیا.... اور اس طرح بے چارہ راجا صفدر قید خانے میں پہنچ گیا.... اور میں ہوٹل کا مالک بن گیا"۔

"اس طرح اس نے اور کتنے نقلی لوگوں کو مالک بنایا ہوگا"۔

"یہ وہی بتا سکے گا.... سب کے بارے میں مجھے نہیں معلوم.... گوگی کے بارے میں میں جانتا ہوں.... اپنے بارے میں جانتا ہوں.... اور ایک دو اور نوجوانوں کے بارے میں بھی جانتا ہوں"۔

"بہت خوب! ان اور نوجوان کے نام پتے بھی لکھ دیں.... تاکہ ان کے گھر والوں کو اس فریب سے نجات دلوا دی جائے"۔

"ہاں! میں لکھ دیتا ہوں"۔ اس نے سر کو جھٹکا دیا اور نام پتے لکھ دیے۔

"اس کا مطلب ہے.... باس ابھی تک سات پردوں میں چھپا ہوا ہے"۔ آفتاب نے کہا۔

"ہاں! شاید ہم اس تک نہ پہنچ سکیں.... مجرم کی کسی کمزوری یا نشانی کی وجہ سے انکل جمشید اس تک پہنچ سکتے تھے.... لیکن انہیں مجرم نے پابند کر دیا"۔ رفعت نے منہ بنا کر کہا۔

"اوہو.... ایسی بھی کوئی بات نہیں.... ہم بھی اس تک پہنچیں گے.... اب ہم چلیں گے.... ان نوجوان کی گرفتاری کا کام توحید احمد اور محمد حسین آزاد کریں گے"۔

ان کی ڈیوٹی لگا کر وہ گھر آ گئے.... ان کے چہروں پر تھکن دیکھ کر انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"مطلب یہ کہ ابھی تک کوئی کامیابی نہیں ہو سکی"۔

"ہوئی بھی ہے.... اور نہیں بھی"۔ انسپکٹر کامران مرزا بولے اور ساری تفصیل انہیں سنا دی۔

وہ سوچ میں ڈوب گئے.... پھر بولے۔

"سوال تو وہی ہے.... اگر میں باہر میدان میں ہوتا تو مجرم کی کون سی بات سے میں مجرم تک پہنچتا.... آخر وہ بات ہماری سمجھ میں کیوں نہیں آ رہی"۔

"تو اس پر غور کر لیتے ہیں"۔ فرزانہ بولی۔

"ہاں! اب یہی کرتے ہیں.... سب مل کر غور کرتے ہیں"۔

وہ سب سوچ میں ڈوب گئے.... آخر فرحت نے سر اوپر اٹھایا۔

"میری سمجھ میں ایک بات آئی ہے.... باقی لوگوں کی سمجھ میں جو

www.Urdufanz.com

بات آئے.... وہ بھی بتائیں.... میں بھی بتاتی ہوں"۔

"ٹھیک ہے.... بتاؤ"۔ انسپکٹر کامران مرزا نے خوش ہو کر کہا۔

"اس کیس کا جو مجرم ہے.... پہلے کسی وقت یعنی کسی زمانے میں بھی مجرمانہ کام کرتا رہا ہے.... وہ انکل کے ہاتھوں گرفتار ہوا تھا.... انکل اس کی آواز سن کر جان سکتے ہیں.... کہ یہ تو فلاں ہے.... اب اس وقت وہ جس روپ میں ہے.... اس روپ میں صرف دیکھنے سے اس کے بارے میں اندازہ نہیں لگایا جا سکتا.... ظاہر ہے.... ہم کیس سے متعلق سب لوگوں سے مل چکے ہیں اور مجرم ان میں سے ایک ضرور ہے.... انکل سب لوگوں سے نہیں مل سکے.... اس سے پہلے کہ ملاقات کی باری آتی.... اس نے انہیں پابند کر دیا.... اب جب تک یہ اس کی آواز نہیں سن لیں گے.... نہیں جان سکیں گے کہ یہ تو دراصل فلاں آدمی کی آواز ہے.... اور ایسا ہوتے ہی وہ پکڑا جائے گا"۔

"بالکل یہی بات ہے"۔ انسپکٹر جمشید پرزور انداز میں بولے۔

"میرے ذہن میں بھی یہی بات آئی تھی.... اس نے دراصل پلاسٹک سرجری کروا کر شکل صورت تو اس طرح بدل لی.... کہ اسے پہچانا نہیں جا سکتا.... لیکن وہ اپنی آواز کو اس حد تک نہیں بدل سکا.... کہ آپ اس کی آواز سن کر نہ چونکیں"۔

"تب پھر سب لوگوں کی آوازیں تو ہم ریکارڈ کرتے رہے ہیں.... وہ انہیں سنوا دی جائیں"۔

"اوہ ہاں.... یہ بھی ٹھیک ہے"۔

اب انہوں نے ٹیپ کی ہوئی آوازیں انہیں سنوانا شروع کیں.... ایک آواز کو سن کر انسپکٹر جمشید بہت زور سے اچھلے.... ان کی آنکھیں مارے حیرت کے پھیل گئیں۔

○☆○

www.Urdufanz.com

عدالت میں

انہیں اس قدر حیرت زدہ دیکھ کر وہ بھی حیرت میں ڈوب گئے۔

"جلدی بتائیں.... مجرم کون ہے؟"

"اف مالک! ہم نے پہلے اس طرف کیوں توجہ نہ دی"۔

"جی.... کس طرف؟" فاروق نے حیران ہو کر کہا۔

"مرتے وقت.... بھلا انسپکٹر زاہد نے کیا لفظ منہ سے نکالا تھا؟"

"جہاں تک مجھے یاد ہے.... اس نے بڑی مشکل سے صرف اتنا کہا تھا.... جم.... پپ"۔

"بس! میں نے جان لیا.... مجرم کون ہے"۔

"صرف اتنی سی بات سے؟" آصف نے حیران ہو کر کہا۔

"نہیں.... اس بات سے تو وہ بات یقین کی حد تک پہنچی ہے"۔ وہ مسکرائے۔

"اور اس سے پہلے آپ نے اس کی آواز سن کر اسے پہچانا ہے"۔

"ہاں! ایک تیسری بات بھی ہے.... پان کا کاغذ"۔

"پان کا کاغذ؟" وہ ایک ساتھ بولے۔

"ہاں! انسپکٹر زاہد نے جس جگہ جان دی.... وہاں پان کا ایک کاغذ ڑا ملا تھا.... جس میں پان لپیٹا گیا تھا.... گویا وہاں کسی نے پان کھایا ا"۔

"تب پھر.... اس سے آپ کیا سمجھے؟"

"ایک شخص تھا.... اس کا نام تھا' فاضل گیلانی.... وہ ایک چھوٹا ا ڈاکٹر تھا.... پلاسٹک سرجری تھوڑی بہت جانتا تھا.... اس زمانے میں ں نیا نیا انسپکٹر لگا تھا.... مجھے پلاسٹک سرجری کا کام جاننے والے کی رورت پیش آئی.... معلوم کرنے پر مجھے کسی نے اس کا نام بتایا.... میں ں سے ملا.... اس کام کے سلسلے میں مجھے اس سے کئی بار ملنا پڑا تھا ر بس"۔

"اور بس.... کیا مطلب انکل.... یہ یہاں اور بس کہاں سے ٹپک ا؟" آفتاب نے بوکھلا کر کہا۔

"اس کی آواز میرے ذہن میں ریکارڈ ہے.... وہ لاکھ آواز بدل ر بولے.... میں جان لوں گا.... کہ یہ فاضل گیلانی کی آواز ہے.... اور بات میں نے اسے بتا دی تھی"۔

"جی کون سی بات؟"

"یہ کہ اس کی آواز بہت خاص قسم کی ہے.... اور میں ہزاروں میوں میں بھی اس کی آواز پہچان سکتا ہوں.... اس پر اس نے کہا تھا

www.Urdufanz.com

کہ اگر وہ آواز بدل کر بولے.... تب بھی پہچان لیں گے.... اس [...]
جواب میں میں نے یہ کہا تھا کہ ہاں میں اس صورت میں بھی پہچان [...]
ہوں.... بس اس دن کے بعد پھر میری اس سے ملاقات نہیں ہوئی۔
ایسا معلوم ہوتا ہے.... وہ اس کے بعد سے ملک سے باہر چلا گیا.... وہاں
اس نے پلاسٹک سرجری کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی.... اور جب بہت [...]
ماہر بن گیا تو ادھر لوٹ آیا.... لیکن اب اس کا ذہن مجرمانہ بن گیا تھا۔
نہ جانے کیسے.... بہرحال اس نے جرم کا انوکھا راستا اختیار کیا.... اس
نے جرائم پیشہ اور سزا یافتہ لوگوں سے رابطہ قائم کیا.... مثلاً "ایک [...]
سے نکل کر آنے والے کو اس نے کہا کہ اگر تمہاری شکل صورت
بالکل فلاں ہوٹل کے مالک جیسی بنا دوں.... اور اس کے طور طریقے
انداز بھی سکھا دوں.... اور ہوٹل کے مالک کو غائب میں خود کرا دوں
اور اس کی جگہ اس ہوٹل کا مالک بنا دوں تو وہ اسے کیا دے گا.... ظاہر
ہے جیل سے نکلنے والا کیا دے سکتا ہے.... یہی کہے گا.... کہ کاروبار میں
برابر کا شریک بنا لیتا ہوں.... گویا بیٹھے بٹھائے وہ مفت میں ہوٹل [...]
مالک بن گیا یا نہیں.... پھر ساتھ میں وہ یہ دھمکی بھی دیتا ہو گا کہ
کسی وقت اس نے معاہدہ سے پھرنے کی کوشش کی تو وہ اس کا [...]
کھول دے گا.... دنیا کو بتا دے گا کہ وہ اصل میں کون ہے.... یہ تھا [...]
کا طریقہ.... اور میرا خیال ہے.... آخرکار یہ کیس بھی ختم ہو گیا....
مجرم ہمارے سامنے ہے"۔

"ارے باپ رے.... انکل.... آپ.... کے سامنے تو میں
ہوں"۔ شوکی نے گھبرا کر کہا۔

"میرا مطلب ہے.... ہم جان گئے ہیں.... مجرم کون ہے"۔

"لیکن اس کیس میں ہم اب تک کسی فاضل گیلانی سے نہیں
ملے"۔

"اس نے اپنا نام تبدیل کر لیا ہو گا.... ملک واپس آنے کے بعد
اس نے پہلا کام یہی کیا ہو گا.... میونسپل کارپوریشن میں درخواست دی
ہو گی کہ اسے اپنا یہ نام پسند نہیں.... اور وہ یہ نام رکھنا چاہتا ہے.... نام
تبدیل کیے جا سکتے ہیں.... لہٰذا اس کے خلاف ایک ثبوت ہمارے ہاتھ
یہ لگ سکتا ہے کہ اس کی نام تبدیلی کی درخواست ہمیں مل سکتی ہے....
لہٰذا آپ سب سے پہلے اس کی وہ درخواست حاصل کریں"۔

"ٹھیک ہے"۔

وہ اٹھ کھڑے ہوئے.... کیونکہ اب وہ جان چکے تھے.... مجرم کون
ہے.... وہ سیدھے میونسپل کارپوریشن کے متعلقہ شعبے میں پہنچے.... نام
تبدیلی کی درخواستیں' دس سال پہلے کے ریکارڈ کی دیکھنا زیادہ مشکل
ثابت نہ ہوا.... کیونکہ بہت کم لوگ.... ہزاروں میں سے ایک دو نام
تبدیل کرواتے ہیں.... آخرکار انہیں وہ درخواست مل گئی....

"اف توبہ! کس قدر مشکل مجرم ثابت ہوا یہ شخص.... ہم [...]
سراغ ہی نہیں لگ رہا تھا.... اور سراغ لگا تو اس کی آواز سے اور

www.Urdufanz.com

ثبوت ملا تو اس کاغذ سے..... دھت تیرے کی"۔ آصف نے جلے کٹے انداز میں کہا۔

سب مسکرانے لگے..... اب وہ سیدھے مجرم کی کوٹھی پہنچے۔ یہاں وہ آ چکے تھے..... ملاقاتی کارڈ اندر بھجوائے گئے..... انہیں فوراً اندر بلوا لیا گیا۔

"خیر تو ہے..... آپ سب پھر آ گئے"۔

"ہم مجبور تھے آنے پر"۔

"کیسی مجبوری پیش آ گئی"۔ اس نے کہا۔

"آپ سے ایک سوال پوچھنے کی مجبوری پیش آ گئی"۔ آفتاب نے مسکرا کر کہا۔

"میں سمجھا نہیں"۔

"آپ کے ماں باپ نے آپ کا کیا نام رکھا تھا؟" انسپکٹر کامران مرزا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"میرا نام..... یہی رکھا تھا..... جو میرا نام ہے"۔

"جی نہیں"۔ انسپکٹر کامران مرزا مسکرائے۔

"کیا جی نہیں؟" اس نے بھنا کر کہا۔

"آپ کے ماں باپ نے آپ کا نام جمال پرویز نہیں رکھا تھا"

"تو پھر..... اور کیا رکھا تھا..... یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں" اس نے بھنا کر کہا۔

"آپ کے ماں باپ نے آپ کا نام فاضل گیلانی رکھا تھا..... کیا یہ بات درست نہیں؟"

"آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں؟" وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"آپ ذرا سکون اختیار کریں..... اچھل اچھل نہ پڑیں..... کیا یہ بات درست نہیں کہ آپ کا پیدائشی نام فاضل ہے؟"

"نہیں..... میرا پیدائشی نام جمال پرویز ہے"۔

"اچھی بات ہے..... کیا آپ اس درخواست کو پہچانتے ہیں؟" انہوں نے جیب سے اس کی درخواست نکال کر اس کے سامنے رکھ دی۔

اس درخواست کو دیکھتے ہی اس کا رنگ سیاہ پڑ گیا..... چند لمحے سکتے کے عالم میں انہیں گھورتا رہا پھر بولا۔

"ہاں! یہ ٹھیک ہے..... میں نے اپنا بچپن کا نام تبدیل کر لیا تھا..... مجھے یہ نام پسند نہیں تھا"۔

"بہت خوب! تب پھر جب آپ ڈاکٹر فاضل گیلانی تھے..... اس وقت آپ پلاسٹک سرجری کے اتنے ماہر نہیں تھے..... پھر آپ ملک سے باہر چلے گئے اور پلاسٹک سرجری کی مہارت حاصل کر کے وطن واپس لوٹے..... لیکن آپ کے دماغ میں جرم کے جراثیم حملہ آور ہو چکے تھے..... یہی بات ہے نا..... آپ نے پہلا کام یہ کیا کہ اپنا نام تبدیل کر دیا اور نئے نام سے شہر میں ایک ماہر ترین پلاسٹک سرجن کے طور پر کام

www.Urdufanz.com

شروع کیا.... خود آپ نے اپنے چہرے پر بھی پلاسٹک سرجری کی تھی اور اپنے چہرے میں اس طرح تبدیلی کی تھی کہ کوئی آپ کو فاضل کے طور پر پہچان نہ سکے"۔

"تو کیا ہوا.... میں چاہتا تھا.... کوئی یہ نہ کہے.... کل تک تو آپ ایک معمولی سے پلاسٹک سرجری جاننے والے تھے.... آج اتنے بڑے ماہر بن گئے.... بس اس لیے میں اپنا نام تبدیل کیا.... اس کی وجہ جرائم کا راستا اختیار کرنا نہیں تھا"۔

"جی نہیں.... آپ جرائم کا راستا اختیار کرنے کا فیصلہ کر چکے تھے.... اس نئے نام کی تبدیلی ضروری تھی.... اور پھر انسپکٹر جمشید آپ سے کئی بار ملاقات کر چکے تھے.... وہ آپ کی خاص آواز کو ہزار آوازوں میں پہچان سکتے تھے.... اس خوف کے پیش نظر آپ نے انہیں پابند کرنے کی چال چلی.... اور انہوں نے اخلاقاً" یہ پابندی اپنے پر لاگو کر لی.... لیکن اس کے باوجود تم نہ بچ سکے.... اور ہم آخر تم تک پہنچ گئے"۔

"لیکن.... سوال یہ ہے کہ آپ نے یہ کیسے کہہ دیا کہ جرم سے میرا کوئی تعلق ہے.... آپ کے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے؟"

انسپکٹر زاہد کو آپ نے خود قتل کیا تھا.... آپ کاشوری کا جوتا پہن کر وہاں خود گئے تھے.... اور اس بات کا ثبوت پان کا وہ کاغذ ہے.... جو آپ وہاں گرا آئے تھے.... آپ نے اسے قتل کیا اور پھر بے خیالی

میں جیب سے پان نکال کر کھا لیا اور کاغذ وہیں گرا آئے.... آپ نے سوچا بھی نہیں ہو گا.... کہ ایک معمولی سا پان کا کاغذ آپ کے گلے کا پھندہ بن سکتا ہے"۔

"کیوں.... کیا اس پوری دنیا میں صرف میں ہی پان کھاتا ہوں؟"

"جی نہیں.... پان تو بے شمار لوگ کھاتے ہیں.... لیکن قتل کر کے وہاں پان کا کاغذ نہیں گراتے.... یہ کام صرف آپ نے کیا ہے"۔

"میرا مطلب ہے.... کیا وہاں کوئی اور پان کا کاغذ نہیں گرا سکتا تھا.... صرف میں ہی کیوں؟"

"اس لیے کہ اس کاغذ پر آپ کی انگلیوں کے نشانات ہیں"۔

"لیکن میرے ہاتھوں پر تو دستانے...."

وہ کہتے کہتے اچانک رک گیا.... اس کا چہرہ تن گیا.... پھر آنکھوں میں بے پناہ خوف طاری ہو گیا۔

"واہ.... یہ آپ کیا کہہ گئے.... اس قدر چالاک مجرم اس طرح بھی اقبال جرم کر سکتا ہے.... یہ تو ہم نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا"۔ انسپکٹر کامران مرزا بولے۔

"تو اب سوچ لیں انکل"۔ شوکی بولا۔

سب مسکرا دیے۔

"آپ یہ جملہ نہ کہتے.... تب بھی پان کا کاغذ آپ کے خلاف کافی ثبوت ہے.... اس پر آپ کی انگلیوں کے واضح نشانات ہیں...."

www.Urdufanz.com

دراصل جب آپ کو آپ کے ملازم نے وہ پان لا کر دیا تھا.... یا اس جیسے کئی پان لا کر دیے تھے.... اس وقت تو شاید آپ کو معلوم بھی نہیں تھا کہ آپ کو انسپکٹر زاہد کو قتل کرنا پڑے گا.... اور پھر جونہی آپ کو پتا چلا کہ انسپکٹر جمشید، انسپکٹر زاہد کی طرف اب ضرور جائیں گے.... تو آپ اس کی طرف دوڑ پڑے.... اس وقت آپ نے ہاتھوں پر دستانے پہن لیے.... اور آپ اس خیال میں رہے کہ آپ کے ہاتھوں پر تو دستانے ہیں.... پان کے کاغذ پر نشان کیوں آنے لگے.... لیکن وہ نشانات اس وقت کے ہیں جب آپ نے پان کے پیکٹ وصول کیے تھے.... اب رہی یہ بات کہ آپ کے بارے میں انسپکٹر زاہد کو کیسے معلوم تھا.... تو اس کا جواب یہ ہے کہ اسے بھی آپ کے بارے میں بالکل کچھ معلوم نہیں تھا.... آپ پر تو بس ایک ہی دھن سوار تھی.... کہ وقت آنے پر باس کے طور پر راجا صفدر گرفتار ہو.... وہ ہر لحاظ سے مجرم ثابت ہو جائے.... اور کوئی شک تک نہ کر سکے کہ وہ مجرم نہیں.... اسی لیے آپ اپنی زندگی میں اس کی آواز میں فون پر بات کیا کرتے تھے.... اب بھی اگر آپ اپنی صفائی میں کچھ کہنا چاہیں تو کہہ سکتے ہیں.... ہم سننے کے لیے تیار ہیں"۔

"آپ کی یہ کہانی فرضی ہے.... آپ مجھے عدالت میں مجرم ہرگز ثابت نہیں کر سکیں گے"۔ اس نے مسکرا کر کہا۔

"وہ کیسے؟"

"یہ آپ کو عدالت میں معلوم ہو گا.... اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آ گئی"۔

"انہیں گرفتار کر لیا جائے"۔

انسپکٹر کامران مرزا نے محمد حسین آزاد کی طرف دیکھا.... وہ عملے کو بھی ساتھ لائے تھے.... پہلے عملہ باہر ٹھہر گیا تھا.... لیکن جب انہوں نے کہانی شروع کی اس وقت وہ اندر آ گئے تھے.... لہٰذا ڈاکٹر جمال پرویز کو گرفتار کر لیا گیا.... اسے حوالات بھیج کر وہ گھر آ گئے۔

"مجرم کا جملہ مجھے پریشان کر رہا ہے"۔ فرحت کی آواز سنائی دی۔

"اس نے کیا کہا تھا؟" فرزانہ نے پوچھا۔

"یہ کہ ہم عدالت میں اسے مجرم ثابت نہیں کر سکیں گے"۔

"لیکن اس کے خلاف ثبوت مکمل ہے"۔ انسپکٹر کامران مرزا بولے۔

"تب پھر اس نے یہ جملہ کیوں کہا؟"

"ہر مجرم اس قسم کی باتیں ہانکتا ہے.... کوئی نئی بات نہیں"۔

"اس کے باوجود میں الجھن محسوس کر رہی ہوں"۔

"خیر.... کل عدالت میں دیکھا جائے گا"۔

○

دوسرے دن عدالت میں بہت رش تھا۔ یہ مقدمہ سارے شہر میں

www.Urdufanz.com

پھیل چکی تھی.... کہ پلاسٹک سرجری کے ماہر ترین ڈاکٹر جمال پرویز کو انسپکٹر کامران مرزا وغیرہ نے ایک سنگین الزام کے تحت گرفتار کیا ہے.... اور وہ اپنا سنگین الزام کل عدالت میں سنائیں گے.... جب کہ ڈاکٹر جمال پرویز کا کہنا ہے کہ وہ بے گناہ ہیں' ان پر لگایا جانے والا الزام بے بنیاد ہے.... اور وہ عدالت میں خود کو بالکل بے گناہ ثابت کر دیں گے.... ان خبروں کی وجہ سے اس معاملے کی شہرت بے پناہ ہو گئی تھی.... ساتھ ہی لوگوں کو یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ انسپکٹر جمشید اس معاملے سے پہلے ہی الگ ہو چکے ہیں.... ان کے الگ ہونے کی تفصیلات بھی لوگوں تک پہنچ چکی تھیں.... گویا اس معاملے میں دلچسپی عروج پر پہنچ چکی تھی۔

آخر مقدمے کی کارروائی شروع ہوئی.... سب سے پہلے مجرم کے خلاف جو الزام تھا' انسپکٹر کامران مرزا نے سرکاری وکیل کی حیثیت سے وہ مکمل طور پر سنایا.... پھر واقعات' جرائم.... کافی لمبی چوڑی تفصیل سنائی.... آخر میں پان کے کاغذ کا ذکر آیا.... جس پر مجرم کی انگلیوں کے نشانات پائے گئے تھے.... یہاں تک بیان کرنے کے بعد انھوں نے پرزور انداز میں کہا۔

"جناب والا! اگر مجرم نے کوئی جرم نہیں کیا.... مجرم کا اس سارے معاملے سے کوئی تعلق نہیں تو پھر یہ بتائیں.... اس کاغذ پر ان کی انگلیوں کے نشانات کیوں ہیں.... اس بات کا جواب یہ دے دیں"۔

یہ کہہ کر وہ خاموش ہو گئے۔

"ڈاکٹر جمال پرویز صاحب.... آپ کوئی بیان دینا چاہتے ہیں.... کیونکہ عدالت کے خیال میں تو آپ کے خلاف ثبوت مکمل ہے.... اور اس ثبوت کے ہوتے ہوئے آپ کو حوالات میں رکھا جا سکتا ہے.... مزید تفتیش آپ سے کی جا سکتی ہے اور آپ پر باقاعدہ مقدمہ چلانے کی کارروائی شروع کی جا سکتی ہے"۔

"جناب والا.... مجھ پر لگایا گیا الزام بالکل غلط' بے بنیاد اور جھوٹا ہے.... میں اس کا ثبوت پیش کر سکتا ہوں"۔

"کیسے.... آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟" مجسٹریٹ صاحب نے منہ بنایا.... اس لیے کہ ان کا خیال میں ڈاکٹر پکا مجرم ثابت ہو چکا تھا۔

"انسپکٹر صاحب کا بیان ہے کہ کاغذ پر میری انگلیوں کے نشانات ہیں.... لیکن میں کہتا ہوں کہ اس پر میرے نشانات نہیں"۔

"کیا مطلب؟" مجسٹریٹ بولے.... باقی لوگ بھی بول اٹھے۔

"یہ میری انگلیاں عدالت میں حاضر ہیں جناب.... ان کو چیک کر لیا جائے.... نشانات لے لیے جائیں"۔

"کیا مطلب.... کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ کاغذ پر آپ کے نشانات نہیں ہیں"۔

"جی ہاں! بالکل یہی بات ہے"۔

"ڈاکٹر صاحب کا دماغ ضرور پھر گیا ہے"۔ انسپکٹر کامران مرزا مسکرائے۔

www.Urdufanz.com

"ہاتھ کنگن کو آر سی کیا.... انسپکٹر صاحب خود میری انگلیوں کے نشانات لے کر کاغذ پر پائے جانے والے نشانات سے ملا لیں"۔

"ضرور.... کیوں نہیں"۔ انسپکٹر کامران مرزا بولے۔

انہوں نے نشانات لیے.... کاغذ والے نشانات ملائے اور پھر بہت زور سے اچھلے.... ان کی آنکھوں میں حیرت دوڑ گئی.... نشانات بالکل مختلف تھے.... ایسے میں انہوں نے ڈاکٹر کی طنزیہ آواز سنی۔

"کیا ہو گیا انسپکٹر صاحب.... خیر تو ہے.... نشانات مختلف دیکھ کر چکرا گئے آپ"۔

"ہاں! اس میں شک نہیں کہ میں چکرا گیا ہوں.... لیکن مجھے اس میں شک نہیں مجرم تم ہی ہو"۔

"عدالت آپ کے یقین کو ثبوت کا درجہ نہیں دے سکتی"۔

"ہاں جناب! آپ خود دیکھ سکتے ہیں"۔

اب انہیں نشانات دکھائے گئے۔

"تب تو مقدمہ خارج.... ڈاکٹر جمال کا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں"۔

"شکریہ جناب والا"۔

وہ عدالت سے باہر آئے.... ان کے منہ لٹکے ہوئے تھے جب کہ ڈاکٹر جمال اور اس کے ساتھ آنے والے لوگ سینے چوڑے کر کے عدالت سے نکلتے نظر آئے۔

"اچھا انسپکٹر صاحب.... ہم چلتے ہیں.... مجھ پر کسی قسم کا شک ہو تو پھر آ جائیے گا.... پوچھ گچھ کرنے.... میں کوئی اعتراض نہیں کروں گا"۔

یہ کہہ کر وہ آگے بڑھ گیا.... وہ گھر آئے.... ان کے منہ لٹکے ہوئے دیکھ کر انسپکٹر جمشید ہنسنے لگے۔

"میرا خیال تھا کہ عدالت میں ایسا ہو گا.... کیونکہ میں مجرم کی چالاکی کو شروع سے ہی بھانپ رہا ہوں"۔

"لیکن یہ ہو کیسے گیا؟" آصف نے پریشان ہو کر کہا۔

"اس نے شروع سے اپنے ہاتھ کی انگلیوں پر کسی اور انسانی انگلیوں کی جلد چڑھا لی تھی.... لہذا اس کی انگلیوں کے نشانات جہاں سے بھی ملے.... وہ اس چڑھی ہوئی جلد کے تھے.... ان کی اپنی انگلیوں کے نہیں تھے.... لیکن.... عدالت میں پیش ہونے سے پہلے اس نے وہ جلد اتار دی"۔ انسپکٹر جمشید نے وضاحت کی۔

"اوہ.... اوہ"۔ وہ دھک سے رہ گئے۔

اس قدر چالاک مجرم سے ان کا واسطہ زندگی میں شاید ہی کبھی پڑا تھا۔

"لیکن اب کیا ہو گا.... کیا مجرم یونہی دندناتا رہے گا.... وہ تو اپنا کام جاری رکھے گا"۔

"نہیں.... ہم اسے گرفتار کر کے رہیں گے"۔ انسپکٹر کامران مرزا

www.Urdufanz.com

نے مسکرا کر کہا۔

"وہ کیسے؟"

"ہمیں اس آدمی کو تلاش کرنا ہو گا.... جس کی انگلیوں کی جلد اس نے اتاری ہے"۔

"اور ہمیں کیا معلوم.... اس نے کس آدمی کی انگلیوں کی جلد اتار کر اپنی انگلیوں پر چپکائی ہے"۔

"ایسا اس نے انسپکٹر زاہد کے قتل کے وقت کیا ہو گا.... بھلا ہم اب تک کس آدمی کو تلاش نہیں کر سکے"۔

"ڈرائیور شوبا.... وہ ہمارے ہاتھ اب تک نہیں آیا"۔

"اور اگر اس کی انگلیوں کی جلد اس نے اتاری ہے.... تو وہ اس بات کا بھی گواہ ہو گا کہ یہ کام جمال کا ہی ہے"۔

"اوہ.... ہاں.... بالکل.... لیکن سوال یہ ہے کہ ہم شوبا کو کہاں تلاش کریں"۔

"شوبا جس قدر ضروری شخص بن گیا ہے ہمارے لیے.... اتنا ہی خطرناک بن گیا ہے ڈاکٹر کے لیے.... میرے خیال میں اس نے اسے اپنی کوٹھی میں ہی کہیں چھپایا ہو گا.... ارے باپ رے.... وہ اسے قتل کرنے ہی والا ہو گا.... عدالت سے گھر جانے کے فوراً بعد وہ یہ کام کرے گا.... دوڑو"۔ انسپکٹر کامران مرزا چلائے۔

وہ بے تحاشا بھاگ اٹھے.... آندھی اور طوفان کی طرح گاڑی

چلاتے ڈاکٹر جمال کی کوٹھی تک پہنچے۔

"ہم دروازے کی طرف سے جا رہے ہیں.... آفتاب تم کسی پائپ کے ذریعے اندر داخل ہو جاؤ.... اس بات کی پروا نہ کرو.... کہ دن کا وقت ہے"۔

انہوں نے آگے بڑھ کر گھنٹی بجائی.... اور بجاتے ہی چلے گئے بٹن پر سے ہاتھ نہ اٹھایا.... پھر دروازہ کھلا اور ایک ملازم کی خوفناک آواز سنائی دی۔

"یہ کیا ہے.... آپ کیوں مسلسل گھنٹی بجا رہے ہیں؟"

انہوں نے ملازم کو زوردار دھکا دیا وہ دور جا کر گرا.... اور انہوں نے اندر کی طرف دوڑ لگا دی.... لیکن وہ اس انداز سے دوڑ رہے تھے کہ آواز پیدا نہیں ہو رہی تھی.... آخر وہ اس کمرے میں داخل ہوئے.... جس میں انہوں نے ڈاکٹر سے ملاقات کی تھی.... وہ دبے پاؤں اندر داخل ہوئے تھے.... انہوں نے سنا' ڈاکٹر کہہ رہا تھا۔

"شوبا.... تم یہ انجکشن لے لو.... تمہیں اس کی ضرورت ہے"۔

"لیکن میں بالکل ٹھیک ہوں ڈاکٹر صاحب.... مم.... مجھے کیا ہوا ہے؟" شوبا کی آواز میں خوف تھا.... شاید وہ بھانپ گیا تھا کہ ڈاکٹر کیا کرنا چاہتا ہے۔

"تم ذہنی بیمار ہو.... تمہیں برے برے خواب آتے ہیں.... تم نے کئی بار مجھ سے شکایت کی ہے نا.... یہ انجکشن تمہیں برے خوابوں

www.Urdufanz.com

سے بچا لے گا"۔

"نہیں ڈاکٹر صاحب... مجھے اس کی ضرورت نہیں"۔

"حد ہو گئی... بھئی میں جو کہہ رہا ہوں... لے لو... آستین اوپر چڑھاؤ"۔

"نہیں نہیں... ڈاکٹر صاحب نہیں"۔ وہ چلا اٹھا... ایسے میں اس کی نظریں ان پر پڑیں... ڈاکٹر کی پشت ان کی طرف تھی... اس لیے ابھی تک وہ انہیں نہیں دیکھ سکا تھا... شوبا کو چونکتے دیکھ کر وہ ان کی طرف مڑا اور ساکت رہ گیا۔

"آپ لوگ... اس طرح... ... بغیر اجازت"۔ اس کے منہ سے مارے غصے کے نکلا۔

"آپ ہاتھ اوپر اٹھا دیں... مسٹر شوبا... ڈاکٹر صاحب آپ کو یہ انجکشن لگانے والے تھے نا؟"

"جج... جی... جی ہاں"۔ اس نے بوکھلا کر کہا۔

"انہوں نے کیا بتایا ہے... یہ انجکشن کس چیز کا ہے"۔

"سکون کا... اس کو لگوانے سے مجھے برے خواب نہیں آئیں گے"۔

"تب پھر... مسٹر شوبا... تم غلطی کر رہے تھے"۔

"پپ پتا نہیں"۔ وہ ہکلایا۔

"او کے... ڈاکٹر صاحب... یہ سرنج آپ مجھے دے دیں...

ورنہ میں گولی ... کے دماغ میں اتار دوں گا"۔

"اور عدالت کو کیا بیان دیں گے؟"

"آپ عدالت کی فکر نہ کریں... سرنج مجھے دے دیں"۔

ایسے میں آفتاب نے اس پر چھلانگ لگائی... وہ اسی وقت اندر داخل ہوا تھا... اور اندر داخل ہوتے ہی اس نے دیکھا تھا کہ وہ سرنج اپنے منہ کی طرف لے جا رہا تھا... گویا وہ سرنج کی دوائی اپنے منہ میں انڈیلنا چاہتا تھا... آفتاب نے اسے ایسا کرتے دیکھ لیا... جب کہ دوسرے اس وقت شوبا کی طرف متوجہ ہو گئے تھے... آفتا پوری قوت سے اس سے ٹکرایا... وہ اوندھے منہ گرا... سرنج اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر قالین پر گری... رفعت نے لپک کر اس کو اٹھا لیا۔

"خبردار رفعت... اس پر اس کے موجودہ نشانات والی انگلیوں کے نشانات ہیں... اور اب یہ نشانات اس کی موت کا پھندہ ثابت ہوں گے... اب تو ہمیں عدالت میں شوبا کو پیش کرنے کی ضرورت بھی نہیں رہی... جس کی انگلیوں کی جلد اس نے اپنی انگلیوں پر پلاسٹک سرجری کے ذریعے چسپاں کی تھی"۔

"اوہ... تو آپ کو اس بات کا پتا چل گیا"۔

"ہاں! اسی لیے تو ہم یہاں دوڑ کر آئے ہیں... ورنہ ہم تو گئے تھے"۔

"یہی میرا خیال تھا کہ یہ اب مجھے موت کے گھاٹ اتارنے کے

www.Urdufanz.com

چکر میں ہے"۔

"تو تم عدالت میں اس کے خلاف گواہی دو گے"۔

"بھلا کیوں نہیں دوں گا.... اس شخص کے خلاف.... جس کی میں خدمت کرتا رہا.... اور وہ مجھے جان سے مار ڈالنا چاہتا تھا.... آپ تو پھر مجھے بچانے کے لیے دوڑے آئے"۔

"لیکن بھئی.... جیل تو بہرحال تمہیں بھی جانا ہو گا.... اس لیے کہ تم نے اس کے اشاروں پر جرائم کیے ہیں"۔ انسپکٹر کامران مرزا بولے۔

"میرے جرائم بہت ہلکے ہیں.... کچھ رعایت آپ دلوا دیں گے.... کیا خیال ہے آپ کا"۔

"ہاں ضرور.... اگر تم نے عدالت میں اس کے خلاف مکمل بیان دیا.... ویسے تو اب کسی ثبوت اور بیان کی ضرورت نہیں رہ گئی.... یہ سرنج اس کے خلاف سب سے بڑا ثبوت ثابت ہو گی"۔ انہوں نے مسکرا کر کہا۔

"ایک بات سمجھ میں نہیں آئی ابا جان"۔ آصف نے چونک کر کہا۔

"اور وہ کیا؟"

"مجرم نے اصل گوگی کو حادثے میں کیوں ہلاک کیا.... وہ تو ایسے نوجوانوں کو تہ خانے میں مار ڈالتا تھا.... یا مار کر تہ خانے میں پھینک دیتا

تھا"۔

"اوہ ہاں! یہ سوال کئی بار میرے ذہن میں گونجا.... پھر اس کا جواب سوجھ گیا.... گوگی کسی طرح اس کے آدمیوں کے ہاتھوں سے بھاگ نکلا تھا.... لہٰذا انہیں اسے گاڑی سے کچلنا پڑا"۔

"اوہ ہاں.... واقعی.... اور اصل میں تو یہ خدا کی قدرت سے ہوا.... ورنہ وہ تاجر اس ہوٹل میں دوسرے گوگی کو دیکھ کر کیوں چونکتا اور کیوں ہمارے پاس آتا"۔

"بالکل"۔ ان کے منہ سے نکلا۔

"ایک کام ابھی رہتا ہے"۔ ایسے میں انسپکٹر جمشید نے مسکرا کر کہا۔

"اور وہ کیا؟" وہ ایک ساتھ بولے۔

"سیٹھ قاسم کی گرفتاری.... میں نے اسے پہچان لیا تھا.... وہ بھی جیل سے بھاگا ہوا ایک مجرم ہے، اب جرائم کے ذریعے حاصل کی ہوئی دولت کے بل پر سیٹھ بنا بیٹھا ہے"۔

"اوہ.... اوہ"۔ ان کے منہ سے نکلا۔

اور اس وقت انہوں نے دیکھا.... مجرم کے چہرے پر موت کی سیاہی پھیل چکی تھی.... کبھی نہ مٹنے کے لیے۔ وہ یہ سوچتے ہوئے وہاں سے باہر نکلے کہ جرم کبھی میٹھا پھل نہیں دیتا۔ یہ تو بالکل کڑوا۔

☆

www.Urdufanz.com

آئندہ ناول کی ایک جھلک

محمود، فاروق، فرزانہ اور انسپکٹر جمشید سیریز

آفتاب، آصف، فرحت اور انسپکٹر کامران مرزا کا مشترکہ ناول

ناول نمبر 653

سیاہ خوف

مصنف: اشتیاق احمد

☆ عامر جمالی کے گھر ایک پراسرار نوجوان کی آمد۔

☆ اس نوجوان نے عامر جمالی کو ایک ایسی بات بتائی کہ اس کے ہوش اڑ گئے، پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔

☆ عامر جمالی کے بچوں کا فون محمود، فاروق اور فرزانہ کو ملا۔

☆ ان کی حیرت میں حد درجے اضافہ۔

☆ ایک حد درجے پراسرار کھیل اچانک شروع۔

☆ لیکن پھر یہ پراسرار کھیل حد درجے خوفناک ہوتا چلا گیا۔

☆ خان رحمان کے گھر پر اچانک بم پھٹا۔

☆ وہ سب بے ہوش، بے ہوشی کی حالت میں انہیں کہاں لے جایا گیا؟

☆ وہ کچھ نہیں جانتے تھے۔

☆ اس ہسپتال کی دیوار دیکھ کر انسپکٹر جمشید کیوں چونکے۔

☆ وہ سب حد درجے بے بس .... ہاتھ پیر ہلانے کے قابل نہیں چھوڑا تھا دشمنوں نے انہیں۔

☆ انہیں روزانہ زہریلے انجکشن لگائے جا رہے تھے اور ان کے دماغوں کی پلیٹیں صاف ہوتی جا رہی تھیں۔

☆ انہوں نے اس قدر زیادہ بے بسی کم موقعوں پر محسوس کی ہوگی۔

☆ اس ہسپتال سے نکلنا ان کے لیے قریب قریب ناممکن ہو گیا تھا۔

☆ ایسے میں خیال ظاہر کیا گیا کہ ان لوگوں کی گمشدگی کے بعد آئی جی صاحب یا صدر صاحب انسپکٹر کامران مرزا کو ہماری تلاش کے لیے بلائیں گے۔

☆ اس پر انسپکٹر جمشید نے ایک عجیب اعلان کیا.... یہ کہ انسپکٹر کامران مرزا

www.Urdufanz.com

انہیں تلاش نہیں کر سکیں گے۔

☆ کیا ایسا ہی ہوا.... انسپکٹر کامران مرزا بھی انہیں تلاش نہیں کر سکے؟

☆ انسپکٹر کامران مرزا کی آمد کے ساتھ ہی واقعات میں ڈرامائی تبدیلی۔

☆ انہیں خان رحمان کے گھر سے ایک بال پوائنٹ ملا۔

☆ اس پر کسی کی انگلیوں کے نشانات تھے۔

☆ جب وہ اس شخص کے گھر پہنچے تو.....؟

☆ انسپکٹر کامران مرزا کے لیے بھی تفتیش کے تمام راستے بند ہوتے چلے گئے۔

☆ ایک انوکھے مجرم سے ملیے.... جس نے اپنے خلاف سارے ثبوت مٹا دیے تھے۔

☆ لیکن.... آخر میں اس سے ایک غلطی ہو گئی۔

☆ وہ غلطی کیا تھی.... آپ دھک سے رہ جائیں گے۔

☆ آخر میں آتے مہمانوں کو دیکھ کر تو آپ بے ساختہ مسکرا دیں گے۔

20 اپریل کو پڑھیے۔ قیمت صرف 66 روپے

انداز بک ڈپو 3۔ عابد مارکیٹ' جوائے شاہ روڈ' سانده کلاں۔ لاہور

فائدے کی باتیں

آئندہ ماہ انشاءاللہ آپ مندرجہ ذیل ناول پڑھیں گے....

☆ "سیاہ خوف" (قیمت 66 روپے) "انوکھا پروگرام" (قیمت 36 روپے) "بن بلائے مہمان" (قیمت 36 روپے) "مجرم کی تلاش" قیمت (36 روپے) "خطرناک پاگل" (قیمت 36 روپے)

☆ اور اب آتے ہیں "فائدے کی باتیں" کی طرف۔

☆ ان تمام ناولوں کی کل قیمت 210 روپے ہے.... لیکن براہ راست ادارے سے منگوانے پر آپ کو یہ تمام ناول رعایتی قیمت 180 روپے میں ملیں گے.... ناول بذریعہ وی پی پی ارسال کیے جاتے ہیں۔

☆ پوسٹ مین آپ سے رعایتی قیمت سے 10 روپے زیادہ وصول کرے گا۔ اس طرح آپ کو یہ تمام ناول 190 روپے میں گھر بیٹھے ملنے کے ساتھ ساتھ 20 روپے کی بچت ہو گی۔

☆ وقت کی بچت.... روپے کی بچت.... یعنی ایک ٹکٹ میں دو مزے۔

☆ عین وقت پر گھر بیٹھے ناول حاصل کرنے کے لئے ابھی فوراً اپنا آرڈر نوٹ کروائیں۔

انداز بک ڈپو عابد مارکیٹ' جوائے شاہ روڈ' سانده کلاں۔ لاہور

www.Urdufanz.com

اشتیاق احمد کے سنسنی خیز.... ہنگامہ آرا... مزاح اور جاسوسی سے بھرپور ناول

آئندہ ماہ کے ناول

آئندہ ماہ آپ انشاء اللہ مندرجہ ذیل ناول پڑھیں گے....

653	سیاہ خوف	شیرکی ناول	66روپے
22	انوکھا پروگرام	انسپکٹر کامران سیریز	36روپے
23	بن بلائے مہمان	انسپکٹر کامران سیریز	36روپے
24	مجرم کی تلاش	انسپکٹر کامران سیریز	36روپے
25	خطرناک پاگل	انسپکٹر کامران سیریز	36روپے

☆ ان تمام ناولوں کی کل قیمت 210 روپے ہے.... لیکن منگوانے پر آپ کو یہ تمام ناول رعایتی قیمت 180 روپے میں ملیں گے.... ناول بذریعہ وی پی ارسال کیے جاتے ہیں

☆ پوسٹ مین آپ سے رعایتی قیمت سے 10 روپے زیادہ وصول کرے گا۔ اس طرح آپ کو یہ تمام ناول 190 روپے میں گھر بیٹھے ملنے کے ساتھ ساتھ 20 روپے کی بچت ہوگی۔

☆ عین وقت پر گھر بیٹھے ناول حاصل کرنے کے لیے فوراً اپنا آرڈر نوٹ کروائیں۔

انداز بک ڈپو عابد مارکیٹ، چوک شاہ رو، سانڈہ کلاں۔ لاہور

یہ کتب سٹاک میں موجود ہیں

☆ ایک خط لکھ کر آپ جو کتابیں چاہیں، رعایتی قیمت پر ادارے سے براہ راست منگوا سکتے ہیں۔

☆ کتابیں بذریعہ وی پی ارسال کی جاتی ہیں۔

☆ ڈاک خرچ ادارہ ادا کرے گا۔

☆ سٹاک میں موجود کتب کی فہرست ہر ماہ شائع کی جاتی ہے۔

نام ناول	قیمت	نام ناول	قیمت
بلیک ہول خاص نمبر	120روپے	قاتل کاریں	60روپے
ٹیڑھا نشان	66"	حویلی میں موت	66"
چال کا جواب	36"	جاف کا جال خاص نمبر	60
ہولناک وباء	36"	فرضی مجرم	36"
سازش کی موت	18"	باس کا نام	120"
پرخوف فتنہ	36"	سنہری جال	36"
کیمرے کا قاتل	30"	جب باس	30"
سی مون کی واپسی	120"	سورج کا خوف	60"
ناتاب	60"	ایشیاء کا جلاد	36"
گڑیا کا چکر	36"	روشان تین	120"

نام ناول	قیمت	نام ناول	قیمت
آخری تیر	30"	سر پھرے	36روپے
برف کی روشنی	36"	شہنشاہ کی واپسی	36"
بھورانی کے مجرم	36"	خونی دھماکے	36"
ہزار سال کا شہر	36"	جاسوس آنکھیں	36"
باطل قیامت III	36"	سیاہ پوش	36"
جن + شیطان	60"	مارکوش خطرناک	75"
موت کا علاج	30"	پراسرار مجرم	36"
سرلاس	120روپے	ایک کنول جھیل کنارے	50"
دلدل میں لاش	30روپے	باس کا خوف	30"
وہی کاروان وہی راستے	50"	اینٹ کا جواب	36"
جعلی آدمی	36"	موت کا ستارہ	60"

خاص رعایت

تین سو روپے کا آرڈر ارسال کریں۔ 33% رعایت حاصل کریں۔ (نوٹ) کم از کم ایک سو روپے کے آرڈر کی تکمیل ہوگی۔

آرڈر دینے کے لئے پتہ نوٹ فرمالیں:۔

انداز بک ڈپو.... 3۔ عابد مارکیٹ' جوائے شاہ روڈ' سانده کلاں لاہور

اشتیاق احمد کے سنسنی خیز' ہنگامہ آرا' مزاح اور جاسوسی سے بھرپور ناول

گذشتہ ماہ کے ناول

- ☆ حویلی میں موت 66روپے
- ☆ ایشیاء کا جلاد 36روپے
- ☆ گڑیا کا چکر 36روپے
- ☆ برف کی روشنی 36روپے
- ☆ بھورانی کے مجرم 36روپے

انداز بک ڈپو 3۔ عابد مارکیٹ' جوائے شاہ روڈ سانده کلاں۔ لاہور

www.Urdufanz.com

جناب اشتیاق احمد صاحب

السلام علیکم!

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے تقریباً "ایک سال بعد پھر تحریری شکل میں آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی جسارت کر رہا ہوں۔ ویسے ارادہ تو گذشتہ دنوں بھی آپ کو خط لکھنے کا تھا۔ لیکن حکیم محمد سعید صاحب جیسی پاکستان کی نامور شخصیت' مشعل راہ' شفیق اور ہمدرد ہستی کے انتقال اور دکھ کی وجہ سے دل پر اداسی نے ڈیرے ڈال رکھے تھے۔ لیکن کیا کیا جائے زندگی میں ہمیشہ وہی کچھ نہیں ہوتا جیسا ہم چاہتے ہیں۔ کبھی کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ انسان سوچتا کچھ اور ہے اور ہوتا کچھ اور ہے اور ویسے بھی ہر شے فانی ہے آخر ایک دن ہمیں بھی فنا ہو جانا ہے۔ بس وہی کچھ سوچ کر اپنے آپ کو تسلی دی اور زندگی کے دھارے پر لا کھڑا کیا۔

اب آتے ہیں ایک چھوٹی سی شکایت کی طرف۔ وہ شکایت یہ ہے کہ میں نے آپ کو ۹۶ء میں ایک خط ارسال کیا تھا جس کا جواب آپ نے مورخہ ۲۶ اکتوبر ۹۶ء کو دیا اور لکھا کہ آپ کا یہ خط شائع ہو گا لیکن وہ خط شائع نہیں ہوا۔ میں نے پھر آپ کو ۹۷ء میں دوسرا خط لکھا آپ نے دوسرے کے متعلق پھر یہی لکھا کہ آپ کا یہ خط شائع ہو گا لیکن ۹۸ء ختم ہونے پر ہے اور وہ دوسرا خط شائع نہیں ہوا۔ امید کرتا ہوں کہ اگر اب آپ کوئی اس قسم کی بات لکھیں گے تو وہ آپ کے ذہن سے محو نہیں ہوگی۔ (دونوں خطوط کی فوٹو کاپی ارسال ہے۔)

اور اب کچھ خاص نمبر کی باتیں کی جائیں۔ آپ کا نیا خاص نمبر پڑھا۔ پڑھنے کے دوران ایسا لگا کہ جیسے اس کو زبردستی طول دینے کی کوشش کی گئی ہو۔ اور ویسے بھی دوسرے سیارے کی مخلوق کی آمد پر اس سے پہلے بھی کئی خاص نمبر آ چکے ہیں۔

خاص نمبر کی دو باتیں میں "غار کا سمندر" شائع ہونے سے متعلق پڑھا۔ آپ کی ترکیب
کچھ عجیب سی لگی۔ دیکھئے نا جب کوئی شخص 135 روپے کا خاص نمبر یا 66/(60) روپے
ناول حاصل کر کے پڑھ سکتا ہے تو وہ مکمل "غار کا سمندر" خرید کر کیوں نہیں پڑھ سکتا
دوسری بات یہ ہے کہ جن قارئین کے پاس "غار کا سمندر" موجود ہے تو وہ قارئین ا
64 صفحات کے جو "غار کا سمندر" کے ہر نئے ناول کے آخر میں شائع ہوں گے اضا
پیسے دینے پر مجبور ہوں گے۔

امید کرتا ہوں کہ اگر میرے پوائنٹس صحیح نہیں ہیں تو آپ مجھ کو ضرو
سمجھائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی قلم کی جنبش کو روکتا ہوں۔

فقط آپ کا قاری

محمد عامر الدین

G68/02 ملیر کالونی کراچی

☆☆☆

ڈیئر انکل اشتیاق احمد

السلام علیکم!

بعد سلام عرض کرتا ہوں کہ آپ خیریت سے ہوں گے اور میں بھی آپ
دعاؤں سے بالکل خیریت سے ہوں اور آپ کی خیریت نیک چاہتا ہوں انکل مجھے با
بھی یقین نہیں تھا کہ آپ میرے خط کا جواب دیں گے بلکہ میرا خیال تھا کہ آپ
پڑھ کر مجھے بھول جائیں گے بلکہ میرا خیال غلط نکلا اور آپ نے میرے خط کا جواب
اس کے لئے شکریہ انکل میں نے آپ کا اگلے [illegible] ناول "موت کا ستارہ" پڑھ
زبردست ناول تھا پورا ناول جاسوسی اور ...... [illegible]

www.Urdufanz.com

ستارے نے انسپکٹر جمشید کو ناکامیوں کی طرف دھکیلنا چاہا مگر آخر جیت اسلام کے سچے ہمدردوں کی ہوئی اور موت کے ستارے کے آخر میں اس ماہ کے ناول "دوسری دنیا کا انسان" کے بارے میں بھی پڑھا اس کی صرف جھلکیاں پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو گئے تو ناول پڑھنے سے کیا حال ہو گا۔ انکل میں چاہتا ہوں کہ آپ ناولوں کی "گولڈن جوبلی" پر اپنا پچاسواں ناول "غار کا سمندر" اگر نہیں تو کم سے کم دائرے کے سمندر کے برابر تو لکھنے گا اچھا اب اجازت چاہوں گا۔ خدا حافظ۔

والسلام

محمد خرم خان

☆☆☆

www.Urdufanz.com

IAQ AHMED

NDAZ BOOK DEPOT

www.Urdufanz.c